Posted On Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

کتاب نگری

www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

"لبوں پہ ٹھہری دعا ہو تم"

ایشاء گل

EPISODE : 99

"ایزل باجی سمجھنے کی کوشش کریں آپ کا فوری طور پہ ہوسپٹل جانا بہت ضروری ہے۔صاحب سے رابطہ ہو گیا ہے نا،آپ میرے ساتھ چلیں صاحب وہیں آجائیں گے۔"

مینا کی پوری کوشش جاری تھی کہ ایزل کو کسی طرح ہوسپٹل لے چلے۔

"سمجھنے کی کوشش تم کرو مینا۔۔۔اس وقت مجھے سب سے زیادہ ضرورت آغا کی ہے۔میں۔۔۔میں انتظار کرلوں گی ان کا۔"

ایزل کے ہاتھ پاؤں گھبراہٹ سے کانپ رہے تھے اور ایسے وقت میں اسے بس آغا فارز کا ساتھ درکار تھا۔اس کی آدھی گھبراہٹ تو انھیں دیکھ کر ہی ختم ہو جانی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اسے شدت سے انتظار تھا اس وقت کا مگر اب جب یہ وقت آیا تھا تو اس کا شوہر اس کے ساتھ نہیں تھا۔ان کے بغیر تو وہ چاہ کر بھی قدم نہیں اٹھا پا رہی تھی۔

"میں صاحب کو دوبارہ فون۔۔۔ایزل۔"

مینا آغا فارز کو پھر سے کال ملانے کو تھی جب آغا فارز چلے آئے۔ان کے آنے پہ مینا نے شکر ادا کیا۔

"ایزل میری جان۔"

وہ اسے پکارتے ہوئے بھاگتے ہوئے آئے اس کے پاس آئے۔

"آغا۔"

ایزل نے بھرائی آنکھوں سے انھیں دیکھتے ہوئے پکارا۔

"مم۔۔۔مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے آغا۔"

وہ اٹکتے ہوئے بولی۔

"ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں ایزل،اب میں آگیا ہوں نا۔گھبراؤ مت۔"

انہوں نے اس کے کانپتے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں بھرتے ہوئے کہا جو فل برف بن چکے تھے۔

"اب کھڑی ہو اور احتیاط سے میرے ساتھ قدم اٹھاؤ۔"

انہوں نے اب دوسرا ہاتھ اس کے دوسرے بازو پہ لے جاتے ہوئے اسے اٹھانا چاہا مگر وہ نفی میں سر ہلا گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"I can't move."

وہ بے بسی سے بولی کیونکہ پورا جسم لرز رہا تھا ٹانگوں میں جیسے جان باقی نہیں بچی تھی۔

"صاحب میں مدد۔۔۔اس کی ضرورت نہیں۔"

مینا نے اپنی مدد پیش کرنا چاہی مگر آغا فارز بے انکار کرتے ہوئے اسی لمحے ایزل کو اپنی بانہوں میں اٹھالیا۔

"افففف ایزل تم انسان ہو یا ہاتھی۔۔۔توبہ میرے تو بازو ٹوٹنے لگے ہیں۔ شکر ہے اب تمہارا ویٹ تھوڑا ریلیز ہوگا ورنہ تم تو پھٹنے کو آگئی تھی۔"

اتنی سیریس سچویشن میں بھی آغا فارز ایزل کے وزن کو لے کر مذاق کرنے سے باز نہیں آئے تھے اور یہ صرف اس لئے تاکہ ایزل کا دھیان تکلیف کی طرف سے ہٹا سکیں۔

مینا تو اس مذاق پہ مسکرا دی مگر ایزل مزید روہانی ہوگئی۔

"تنگ مت کریں آغا۔۔۔یہ کوئی وقت ہے مذاق کرنے کا۔"

وہ روتی ہوئی بولی تو آغا فارز اس کی بات پہ مسکراتے تیز تیز قدم اٹھانے لگے اور ایزل کو گاڑی میں بیٹھا کر خود بھی ڈرائیونگ سیٹ پہ براجمان ہوگئے اور گاڑی پوری رفتار سے سڑک پہ چڑھا دی۔

*_________________۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"مجھے تو بہت فکر ہو رہی ہے ایزل باجی کے لئے۔"

مینا کچن میں ظہیر کے پاس چلی تھی جو چاولوں کو دم دے رہا تھا۔

"پریشان مت ہو بس دعا کرو ماداما خیر سے گھر واپس آئیں۔"

فکر تو ظہیر کو بھی تھی مگر مینا کی طرح نہیں۔

"تم یہ فکر کرو کہ اب تمہاری ذمہ داریاں بڑھنے لگی ہیں۔ننھا پیس بھی آنے والا ہے جس کا خیال بھی تمہیں رکھنا ہو گا۔"

ظہیر نے اس کا دھیان اس طرح کرانا چاہا۔

"ہائے میں تو بے صبری سے انتظار کر رہی ہوں اس کا۔میں بہت پر جوش ہوں ظہیر بہت بہت زیادہ۔"

مینا پر جوشی سے بولی۔

"تمہیں بچے پسند ہیں کیا۔؟"

ظہیر فارغ ہی کھڑا تھا۔شلف سے ٹیک لگاتا پوچھنے لگا۔

"ہاں نا بہت زیادہ۔پتا ہے جب کام نہیں کرتی تھی تو گھر پہ ہی ہوتی تھی اور تب محلے کے چھوٹے چھوٹے بچے اکثر میرے پاس آجایا کرتے تھے۔بہت دل لگا رہتا تھا میرا۔بچوں کے ساتھ تو ویسے بھی بہت دل لگتا ہے میرا۔

Posted On Kitab Nagri

مگراب تو ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔یہ بڑا سا گھر ہے اوراس کی خاموشی بلکہ وہاں بھی بھابھی بچوں کو ڈپٹ کے بھگادیا کرتی تھی۔

مینا بچوں سنگ گزرے وقت کو یاد کرکے کچھ آزردہ ہوئی۔

"اگراتنا ہی دل لگا رہتا ہے بچوں کے ساتھ تو یوں کرو ناشادی کروالو اور درجن سے کم بچے۔۔ ظہیر کے بچے شرم کرو۔"

ظہیر مذاق کررہا تھا جب مینا اسے گھوریاں ڈالتی بیچ میں ٹوک گئی۔

"شادی تو تم کرواؤ بوڑھے ہو رہے ہو۔میں تو ابھی جوان ہوں پانچ چھ سال نہ بھی کرواؤں تو خیر ہے۔"

میناا تراکر بولی۔

"ارے کہاں کا بوڑھاہاں مگر بھائی صاحب بھی اب بہت اصرار کرنے لگے ہیں کہ اپنا گھر بسالو کب تک کنوارے رہو گے۔"

ظہیر نے بتایا۔

"کنوارے۔۔۔ہاہاہا۔۔۔تم اور کنوارے۔۔۔بھولو مت ایک بیوی بھگتا چکے ہو تم۔"

مینا نے اس کا مذاق اڑایا۔

"یاد کروانے کی ضرورت نہیں ہے۔ایسی لڑکی کو یاد کرنے سے اچھا میں خود کو کنوارہ ہی سمجھوں تو بہتر ہے۔"

Posted On Kitab Nagri

ظہیر تلخی سے بولا۔

"میں کہاں یاد کروارہی ہوں وہ تو تم ہی کنوارے بول کر مجھے ہنسانے پہ مجبور کر گئے۔ خیر دفع کرو ایسی لڑکی کو۔ ایسی لڑکیاں کبھی کسی کی نہیں بنتیں۔"

ظہیر کی کیا کہانی تھی مینا جانتی تھی۔ ظہیر کے ساتھ اس کی اچھی دوستی تھی اور جس طرح مینا اپنی باتیں اس سے شئیر کرتی تھی اسی طرح ظہیر بھی کرتا تھا بلکہ اس کی سابقہ بیوی کے متعلق مینا نے ہی اصرار کر کے پوچھا تھا۔

"تم یہ بتاؤ کہ تمہاری نظر میں کوئی اور ہے کیا میرا مطلب ہے کہ تمہیں کوئی پسند ہے کیا۔"

مینا نے کھنگالنا چاہا۔

"کسی کو بتاؤ گی تو نہیں۔؟"

ظہیر نے پہلے گارنٹی لینا چاہی کہ بات ان دونوں کے بیچ میں ہی رہے گی۔

"اس کا مم۔۔۔ مطلب کہ۔۔۔ سچ میں کوئی ہے۔"

مینا کا دل اس خدشے کے تحت دھڑکا۔

"پہلے تم بتاؤ کہ تم اتنا اٹک کیوں رہی ہو"

ظہیر نے اس کا اٹکنا واضح محسوس کیا تھا بلکہ اس کی تو نظریں ٹکی ہی مینا پہ تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

"ہاں ہے نا مگر بتاؤں گا اسی شرط پہ کہ تم کسی کو نہیں بتاؤ گی۔میرا مطلب ہے کہ صاحب یا مادام کو بھی نہیں۔"

ظہیر نے پھر سے اپنی بات دوہرائی۔

"نن۔۔۔نہیں بتاؤں گی۔"

مینا کا دل تو بہت برا ہوا تھا یہ جان کر کہ وہ کسی کو پسند کرتا ہے مگر اپنے تاثرات چھپانے کی کوشش کرتی اسے گارنٹی دینے لگی۔

"دراصل وہ۔۔۔وہ کوئی اور نہیں بلکہ۔۔۔سونی ہے۔"

"کیا۔۔۔"

اس نے ابھی بات مکمل کی ہی تھی کہ سونی کا نام سنتے ہی مینا کا حیرت سے منہ کھل گیا۔

"تت۔۔۔تمہیں سونی پسند ہے۔"

اس نے حیرت سے پوچھا۔

"ہاں نا صرف پسند نہیں بلکہ دل آگیا ہے میرا اس پہ۔دیکھا نہیں کیسے حسین حسین جوڑے پہن کر آتی ہے اور کتنے جچتے ہیں اس کی گوری رنگت پہ۔بال دیکھے ہیں اس کے کتنے سیدھے اور لمبے ہیں۔

اور بولتی کتنا پیارا ہے خاص کر جب مجھے میرا نام لے کر پکارتی ہے تو اففففف۔۔۔قیامت ڈھاتی ہے۔"

Posted On Kitab Nagri

ظہیر نے تو پورا نقشہ ہی کھینچ ڈالا تھا جبکہ اس کے ہر لفظ کے ساتھ ساتھ مینا کا دل بری طرح ٹوٹ کر چکنا چوڑ ہوتا جا رہا تھا۔

وہ کیا خواب سجائے بیٹھی تھی کہ ایزل یا صاحب ظہیر سے اس کے رشتے کی بات کریں گے اور وہ اس کے لئے ہاں کر دے گا مگر یہاں ظہیر نے اپنے خوابوں تلے اس کے خوابوں کو روند کر رکھ دیا تھا۔

"پہلے تو مجھے لگتا تھا کہ بس میرا دل ہی دھڑکتا ہے اس کے لیے مگر اب تو وہ بھی بہانے بہانے سے مجھے مخاطب کرنے لگی ہے۔"

ظہیر کی باتیں کیل کی مانند مینا کے دل پہ کھب رہی تھیں اور اس کے دل سے ٹھیسیں اٹھ رہی تھیں۔اس نے ذرا سا رخ پھیر کر اپنی آنکھوں کے نم کونے خشک کیے اور بولی۔

"جتنی بھی پیاری یا اداؤں والی ہو ہے تو ایک ملازمہ ہی نا۔"

مینا نے نخوت سے کہا۔

"ملازمہ ہے تو کیا ہوا میں کون سا کہیں کا افسر لگا ہوا ہوں میں بھی تو سرونٹ ہی ہوں جیسے وہ ہے۔دونوں کا رتبہ اک سا ہے ہاں بس اس سے خوبصورتی میں کم ہوں مگر چلے گا۔تم کیا کہتی ہو بات کروں مادام یا صاحب سے۔؟"

ظہیر نے مینا سے مشورہ مانگا۔

"کس بارے میں۔؟"

Posted On Kitab Nagri

اس نے پوچھا۔

"میرے اور سونی کے رشتے کے بارے میں۔"

وہ بڑے آرام سے بولا جبکہ مینا کے حلق میں اس لمحے آنسوؤں کا ریلا اٹکا۔

"رر۔۔۔رشتہ۔"

اس سے بولا ہی نہ گیا۔

"ہاں۔۔۔رر۔۔۔رشتہ۔ مگر سوچ رہا ہوں پہلے سونی سے خود بات کروں۔"

ظہیر نے بھی اس کی نقل اتارتے ہوئے کہا۔

"تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا۔صاحب اور مادام کی تو بات بعد میں پہلے وہی تمہیں ٹکا سا جواب دے گی۔ارے بڑی اکڑ ہے اس میں۔ بڑے اونچے اونچے خواب ہوں گے اس کے۔"

مینا نے ظہیر کو اس سب سے باز رکھنا چاہا بلکہ سونی سے بدظن کرنا چاہا۔

"ارے میں نے کہا نا کہ وہ بھی پسند کرتی ہے مجھے۔"

ظہیر نے اسے پھر سے بتایا۔

"غلط فہمی ہے تمہاری میری مانو تو تم فارغ کرواسے اور کوئی اور تلاشو۔"

مینا نے سونی کو فارغ کرانے کا کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"مگر میرا دل تو اسی پہ آیا ہوا ہے اور پھر کوئی اور کہاں سے تلاشوں میرے آس پاس کون سا لڑکیوں کی لائن لگی ہوئی ہے۔"

وہ الجھن زدہ لہجے میں پوچھنے لگا۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

"اپنے آس پاس دیکھو نا۔۔۔قریب کی نظر کمزور ہے کیا تمہاری۔"

Posted On Kitab Nagri

مینا نے اس کی توجہ اپنی جانب مبذول کروانا چاہی اور اس سے قبل وہ کچھ سوچتا یا بولتا تب کوئی چلا آیا۔

"ظہیر ایک گلاس پانی ملے گا کیا۔آج تو قسم سے بہت گرمی ہے۔دیکھو تو برا حال ہو گیا میرا۔"

وہ سونی تھی جو کچن کے اندر تک چلی آئی تھی اور دوپٹے سے ماتھے پہ آیا پسینہ صاف کرتا ہوئے بولی۔

"ہاں کیوں نہیں میں ابھی ی ی ی۔۔۔کیوں تمہارے اپنے ہاتھ ٹوٹے ہوئے ہیں کیا۔؟"

ظہیر فوراً سے گلاس پکڑے پانی دینے کو تھا جب مینا سختی سے بول اٹھی۔

"ٹوٹے تو نہیں مگر گندے ضرور ہیں۔"

صاف ہاتھوں کو اس نے گندہ کہتے ہوئے بہانہ بنایا۔

"ہاں تو کیا گھر میں پانی ختم ہو گیا ہے۔ہاتھ دھو اور لو خود ہی پانی۔ ظہیر تمہارا ملازم نہیں ہے جو اس پہ حکم چلا رہی ہو۔"

مینا نے ظہیر کے ہاتھ سے گلاس جھپٹتے ہوئے کہا۔وہ پہلے ہی سونی کی وجہ سے جلی بھنی کھڑی تھی اور اوپر سے وہ چلی بھی آئی۔

"ملازم تو خیر وہ ہے ہی اور رہی بات حکم کی تو میں نے بس گزارش کی تھی۔ہے نا ظہیر۔"

وہ آخر میں معصوم سی شکل بنا کر ظہیر سے بولی۔

"سونی ٹھیک کہہ رہی ہے مینا۔ایک گلاس پانی پلا دوں گا تو کیا چلا جائے گا میرا۔"

ظہیر نے مینا کے ہاتھ سے گلاس واپس لیا اور پانی بھر کر سونی کی طرف بڑھایا۔

Posted On Kitab Nagri

"شکریہ ظہیر۔۔۔سچ میں تم بہت اچھے ہو۔"

سونی نے پانی پی کر گلاس واپس اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا جبکہ مینا سے مزید یہ سب برداشت نہ ہو پایا تو پیر پٹختی وہاں سے نکل گئی۔

"اور بتاؤ کیا کر رہے ہو۔"

سونی جانے کی بجائے وہیں فرصت سے کھڑی ہو گئی۔

"کھانا بنا رہا ہوں۔۔۔اففف بہت کام پڑا ہے۔تم چاہو تو میری ہیلپ کروا سکتی ہو نہیں تو تم فارغ ہو کے ابھی گھر ہی جانے والی تھی نا۔تم ایسا کرو چلی جاؤ میں بھی فٹا فٹ کام نمٹا کر کوارٹر جاؤں گا اب۔"

ظہیر نے اب اپنے آپ کو مصروف ظاہر کیا۔

"ہاں میں بھی بہت تھک گئی ہوں اب گھر جا کر آرام کروں گی۔"

سونی تو ظہیر کی ہیلپ والی بات پہ جھٹ سے یہاں سے کھسکنے کو تیار ہوئی اور کھسک بھی گئی۔

"اب یہ محترمہ کہاں چلی گئی۔لگتا ہے ناراض ہو گئی۔"

ظہیر چاولوں کا چولہا بند کر کے ڈھکن ڈھیلا کرتا کچن سے نکل کر اس کے کمرے کی طرف آیا مگر مینا وہاں نہیں تھی۔

"کہاں چلی گئی یہ۔"

وہ اسے تلاشتا ہوا باہر چلا آیا تو اسے حال کے بیرونی زینوں پہ بیٹھا پایا۔

Posted On Kitab Nagri

"کیا ہوا تم یہاں کیوں بیٹھی ہوئی ہو۔"

ظہیر اس کے برابر بیٹھتا پوچھنے لگا۔

"تمہیں اس سے کیا میں جہاں بھی بیٹھوں میری مرضی۔ تم جاؤ اپنی سونی کے پاس جس کے خلاف ایک بات بھی برداشت نہیں تمہیں۔ جاؤ کرو اسی سے جی بھر کے باتیں"

وہ جلتی کڑھتی بولی تو ظہیر نے بامشکل اپنی مسکراہٹ دبائی۔

"باتیں کرنے کا تو بہت دل چاہ رہا تھا مگر اسے جلدی ہی اتنی تھی کہ وہ گھر چلی گئی۔ تم نے دیکھا تو ہے اسے جاتے ہوئے۔"

وہ بیرونی زینوں پہ ہی تو بیٹھی ہوئی تھی۔ کون آرہا ہے کون جارہا ہے اسے دکھ رہا تھا۔

"ہاں تو تم بھی چلے جاؤ نا اس کے پیچھے پیچھے اس کے گھر۔"

وہ تپی پڑی تھی۔

"میں کیوں جاؤں بھئی اس کے گھر۔ اب تو وہ آئے گی میرے گھر۔"

وہ چہک کر بولا جبکہ مینا نے بے یقینی سے اس کی طرف دیکھا۔ یعنی اس نے پورا ارادہ کر رکھا تھا۔

"ارے اب کہاں چل دی۔"

وہ اٹھی ہی تھی کہ ظہیر بولا۔

"میں جہاں بھی جاؤں تمہیں اس سے کیا۔ اپنے کام سے کام رکھو۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

مینا کو ڈر تھا کچھ دیر اور اس کے سامنے رہی تو کہیں رو ہی نہ پڑے۔کچھ روز قبل ہوئے اس آشکار پہ کہ وہ ظہیر کو چاہنے لگی ہے وہ بہت اچھا محسوس کرنے لگی تھی مگر آج اس کا دل بری طرح سے ٹوٹ کر رہ گیا تھا۔

"مینا مجھ سے ناراض مت ہو پلیز۔اچھا تم اگر کہتی ہو تو میں سونی سے زیادہ فری نہیں ہوں گا۔دیکھو ہماری دوستی سب سے پہلے ہے۔مجھے پتا ہے تمہیں اس کے سامنے میرا اس کی سائیڈ لینا اچھا نہیں لگا مگر آیندہ ایسا نہیں کروں گا۔"

ظہیر بھی اس کے پیچھے پیچھے چلا آیا۔

"مجھے اصل میں برا کیا لگا ہے یہ تم نہیں جانتے نہ ہی میں تمہیں بتانا چاہتی ہوں۔"

مینا اپنے دل میں بولی۔

"مینا سنو تو سہی۔"

مگر مینا اسے ان سنا کرتی کمرے میں آکر دروازہ بند کر گئی۔

"لگتا ہے معاملہ کچھ زیادہ ہی سنجیدگی اختیار کر چکا ہے۔"

ظہیر افسوس سے بڑبڑا کر رہ گیا۔

*_______________________۔

Posted On Kitab Nagri

"آغا۔۔۔"

ایزل کو ایمرجنسی میں لے جایا جا رہا تھا۔آغا فارز نے گاڑی میں بیٹھتے ہی حارث سے رابطہ کر لیا تھا اور حارث نے ڈاکٹر سارہ کو مطلع کر دیا تھا۔یہ ڈاکٹر سارہ کا چیک اپ ٹائم تھا مگر اکثر انھیں ایسی ایمرجنسیز آ جایا کرتی تھیں کہ انھیں پیشنٹس کو انتظار میں چھوڑ کر کیس نمٹانا پڑتا تھا۔

ایزل کو بھی وہیل چیئر پہ آپریشن روم میں لے جایا جا رہا تھا جب اس نے آغا فارز کو پکارا۔

"جی آغا کی جان۔"

انہوں نے پیروں کے بل ایزل کے پاس بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

"بہت ڈر لگ رہا ہے، عجیب وسوسے آ رہے ہیں۔بہت گھبراہٹ ہو رہی ہے۔۔۔میرے لئے دعا کیجئے گا نا آغا۔۔۔آغا جیسے میں جا رہی ہوں اگر ایسے واپس نہ لوٹی تو۔۔۔نہیں ایزل۔"

ایزل کی دل دہلا دینی والی باتوں پہ آغا فارز نے فوراً سے اس کے لبوں پہ ہاتھ رکھا۔

"مت سوچو ایسا۔۔۔اچھا اچھا سوچو بس۔کچھ نہیں ہو گا تمہیں۔تم جیسے جا رہی ہو ویسے ہی واپس لوٹو گی انشاءاللہ اب تو ہمارے بچے کو لے کر لوٹو گی۔

میں ہوں نا یہاں اپنی ایزل کے لئے پل پل دعا گو رہنے والا۔"

انہوں نے ایزل کے دونوں ہاتھوں کو باری باری چومتے ہوئے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"آئی وش کہ مااس وقت میرے ساتھ ہوتیں۔"

ایزل کی آنکھیں ایک دم سے بھر آئی تھیں۔اس وقت میں ماں سے بڑا سہارا اور کیا ہو سکتا تھا ایک بیٹی کے لئے۔

"ممانی نہیں ہیں تو کیا ہوا میری جان۔میں تو ہوں نا تمہارے پاس۔میرا ہونا کیا کافی نہیں۔"

انہوں نے اس کے چہرے کو ہاتھوں میں بھرتے ہوئے پیار سے پوچھا تو وہ اثبات میں سر ہلا گئی۔

"ساری گھبراہٹ اور ہر پریشانی نکال دو اپنے ذہن سے۔سب اچھا ہو گا ٹرسٹ می ایزل۔"

انہوں نے اپنے لفظوں سے اسے کچھ ریلیکس کرنا چاہا۔

"آپ ہیں تو سب ٹھیک ہے۔"

ایزل نے اپنے چہرے پہ ٹھہرے ان کے ہاتھوں پہ اپنے برفیلے ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"تو چلو اب جاؤ وہ بھی مسکراتے ہوئے۔"

انہوں نے اس کا گال تھپتھپاتے ہوئے کہا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"پہلے آپ مسکرائیں۔"

اس کی فرمائش پہ وہ بے ساختہ مسکرا دیے تو جواب میں ایزل بھی بھرائی آنکھوں سے مسکرا دی۔

"یہ ہوئی نا بات میری جان۔"

Posted On Kitab Nagri

انہوں نے آگے ہو کر اس کے ماتھے پہ بوسہ دیا اور نرس کو اشارہ کیا جو سر ہلاتی ایزل کو روم میں لے گئی۔وہ گئی تو ڈاکٹر سارہ بھی چلی آئیں۔

"سب ٹھیک ہو گا میری جان۔۔۔سب ٹھیک ہو گا۔"

بند دروازے کو دیکھتے وہ اپنے آپ سے بولے اور انتظار کرنے لگے اس دروازے کے کھلنے کا۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

*____________________-

"کیاہوانرمین کس کافون تھا۔؟"

نرمین کوکسی کافون آیاتھااور وہ سننے کے بعد پریشان سی ہوگئی تھیں۔

"نیلم کافون تھابتارہی تھی کہ اس کے دیور کی بیٹی کاایکسیڈنٹ ہوگیاہے تووہ ہوسپٹل جارہی ہے۔دیورتو شہرسے باہر گیاہواہے بزنس کے کسی کام کے سلسلے میں تودیورانی اکیلی پریشان ہورہی ہے۔

اس وقت میں ظاہر ہے کسی مرد کی ضرورت ہے جو بھاگ دوڑ کرے تو عفان اور نیلم فوری طور پہ ہوسپٹل جارہے ہیں۔

مجھے تواس نے ساتھ ہی یہ اطلاع اس لئے دی کہ کل بارات کاجوڑاتولے لیاتھامگرولیمے کاکوئی خاص پسند نہیں آیاتوآج دوسری مارکیٹ جاناتھامگراب کہہ رہی تھی کہ آج اس وجہ سے نہیں جاسکے گی۔"

نرمین نے تفصیلاً بتایا۔

اللہ خیر کرے کیسے ہواایکسیڈنٹ اور کوئی خطرے والی بات تونہیں ہے۔؟"

مکرم نے تفکر سے پوچھا۔

"گاڑی ڈرائیو کررہی تھی۔۔۔چوٹیں توآئی ہیں مگر خطرے والی بات نہیں۔میں کیاکہہ رہی ہوں کہ ہمیں بھی چلناچاہیے۔

Posted On Kitab Nagri

ابھی تو نہیں کچھ دیر بعد نیلم سے دوبارہ پوچھوں گی پھر چلیں گے۔

بتارہی تھی ماہی بہت پریشان ہے رو رہی تھی۔بہت دوستی جو ہے اس کی اپنی کزن سے۔"

نرمین نیلم کے الفاظ دوہراتے ہوئے بتانے لگیں۔

"چلو اللہ بہتر کرے گا۔تم پوچھ لینا نیلم سے پھر چلیں گے پتا لینے ابھی تو میں ذرا ہالہ اور التمش کو دیکھ کر آیا۔ہالہ کی فکر میں یہ لڑکا اپنی طبیعت خراب کرلے گا۔"

مکرم وہاں سے اٹھ گئے۔ہالہ کے لئے تو التمش آفس بھی نہیں جارہا تھا۔وہ بس اسی کے پاس رہنا چاہتا تھا۔ایک تو اس کی طبیعت کی وجہ سے دوسرا اس مختصر ساتھ کی وجہ سے جوان کے بیچ رہ گیا تھا۔

*__________________۔

"کیا بات ہے انوشے کس سوچ میں ڈوبی ہوئی ہو۔پریشان سی لگ رہی ہو۔"

حارث ڈاکٹر سارہ کو اطلاع دے کر فون سے فارغ ہوتا واپس اپنی جگہ پہ آکر بیٹھا تو گم سم سی انوشے سے پوچھا جو ابھی آکر بیٹھی تھی۔

"میں کل سے نمیر کو کال کررہی ہوں حارث مگر وہ میری کال اٹینڈ نہیں کررہا۔"

انوشے نے اپنی پریشانی کی وجہ بتائی۔

Posted On Kitab Nagri

"ہو سکتا ہے وہ مصروف ہوں بیٹا۔"

زرین بھی ظہر کی نماز ادا کیے ان کے پاس چلی آئیں اور اس کی بات سن کر بولیں۔

"کل سے اب تک سو بار کالز کر چکی ہوں امی جان۔۔۔کوئی اتنا مصروف کیسے ہو سکتا ہے نہ صرف عمیر بلکہ آنٹی اور انکل بھی میری کال نہیں اٹینڈ کر رہے۔مجھے بہت گھبراہٹ ہو رہی ہے امی جان کہیں کوئی بات نہ ہوئی ہو۔میرے خیال سے مجھے آج گھر چلے جانا چاہیے۔"

انوشے کو بے چینی لگی ہوئی تھی۔یہاں بیٹھے رہنے سے معاملے کا پتا تھوڑی نہ چلنا تھا۔

"کیوں تمہاری جاسوسن نے کوئی خبر نہیں سنائی کہ کیا چل رہا ہے وہاں۔"

حارث غیر سنجیدگی سے بولا۔

"وہ چھٹیوں پہ ہے ورنہ میں خود ہی اس سے رابطہ کر کے پوچھ لیتی کہ گھر میں سب خیریت تو ہے۔"

کام والی بھی چھٹیاں لے کر گئی ہوئی تھی ورنہ کئی ضروری خبریں انوشے تک اس کے ذریعے ہی پہنچ جاتی تھیں۔

"ایسی کوئی بات نہیں ہو گی تم پریشان مت ہو۔رہی بات جانے کی تو تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔حارث بہن کو گھر چھوڑ آؤ بیٹا۔"

اندر سے زرین خود بھی فکر مند ہو گئی تھیں تب ہی حارث سے بولیں۔

"میں۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

اس نے سوالیہ نظروں سے ماں کی طرف دیکھا۔

"تم مجھے ڈراپ کر کے چلے جانا۔"

انوشے بھی حارث کی آنکھوں میں امڈے سوال کو سمجھتی تھی تب ہی بولی۔

"ٹھیک ہے تم ریڈی ہو جاؤ، تمہیں چھوڑ کر مجھے ہوسپٹل بھی جانا ہے۔"

وہ اسے اپنا سامان رکھنے اور سعدی کو تیار کرنے کا بولا۔

"آج تو تمہارا آف کرنے کا ارادہ تھا اور اب جانے کی بات کر رہے ہو۔"

ایک بج رہا تھا اسے جانا ہوتا تو دس گیارہ بجے تک چلا گیا ہوتا مگر آج جانے کا موڈ نہ تھا۔

"دراصل امی جان ابھی فارز کی کال آئی تھی۔ایزل کو ہوسپٹل لے کر جا رہا ہے۔میں نے ڈاکٹر سارہ کو خبر تو کر دی ہے کیونکہ اس کا کیس انہیں ہی ہینڈل کرنا ہے مگر مجھے لگتا ہے کہ اس وقت مجھے فارز کے پاس ہونا چاہیے۔"

حارث نے ارادہ کینسل کرنے کی وجہ بتائی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اچھا اچھا۔۔۔"

زرین نے سمجھتے ہوئے سر ہلایا۔

"اللہ اس بچی پہ خیریت کا وقت لائے۔۔۔اسے صحت منداولاد سے نوازے۔"

Posted On Kitab Nagri

زرین نے تسبیح پکڑے ہاتھوں سے دعا کی۔زرین کو کہاں یاد رہتا تھا کس کی کب شادی ہوئی کتنا وقت ہوا۔وہ ان معاملوں پہ غور نہیں کرتی تھیں۔

"انوشے جلدی کرو یار۔۔۔"

حارث نے کمرے میں گئی انوشے کو آواز دی تو کچھ ہی دیر بعد وہ اپنا بیگ لئے چلی آئی۔

"سعدی بس کرو کھیلنا چلو اب گھر جانا ہے ہمیں۔"

سعدی سائیکلنگ کر رہا تھا جب انوشے نے اسے آواز دی۔

" مجھے نئی (نہیں) جانا۔"

وہ اپنے تلفظ میں بولا۔

"یہ پکڑو چابی جا کر گاڑی میں بیٹھو۔اسے میں لے کر آتا ہوں۔"

حارث نے اسے چابی پکڑائی اور خود سعدی کو اٹھانے لگا جس کا گھر جانے کا کوئی موڈ نہ تھا۔یہاں دل لگا ہوا تھا اس کا۔

"سعدی ماموکو تنگ نہیں کرو اور نانو سے مل کر آجاؤ۔"

انوشے سعدی سے کہتی ابھی لاؤنج کے دروازے تک ہی پہنچی تھی جب اسی وقت کوئی اندر داخل ہوا۔انوشے نے ان مردانہ بوٹوں سے نظریں اٹھا کر صورت کی طرف دیکھا تو وہ نمیر تھا۔

"نمیر تم۔"

Posted On Kitab Nagri

وہ قدرے حیرانگی سے بولی تو نمیر کے نام پہ حارث اور زرین کے بھی کان کھڑے ہوئے۔

"ارے نمیر بیٹا تم۔۔۔انوشے گھر ہی جارہی تھی کہ تم آگئے۔"

زرین مسکرا کر بولیں۔

"نمیر تم کہاں گم ہو۔میں تمہیں کل سے کالز کر رہی ہوں مگر تم میری ایک بھی کال رسیو نہیں کر رہے۔"

یہی بات تو اسے کل سے پریشان کر رہی تھی اور اب نمیر کو دیکھتے ہی اس نے پہلا سوال ہی یہی کیا تھا کہ وہ ایسا کیوں کر رہا ہے۔

"وہ۔۔۔دراصل میرا موبائل خراب ہو گیا ہے۔"

نمیر کو سمجھ نہ آیا فوری طور پہ کیا بولے تو یہی بول گیا۔

"موبائل خراب ہے تو پھر نمبر آن کیسے جا رہا ہے اور پھر انکل آنٹی بھی کال نہیں اٹھا رہے۔۔۔مجھے سچ سچ بتاؤ نمیر کیا بات ہے کیوں کر رہے ہو آپ سب ایسا۔کہیں تم مجھ سے خفا تو نہیں ہو۔"

دل کو جو کھٹک رہا تھا وہ پوچھنا تو تھا ہی۔

"ایسی کوئی بات نہیں ہے انوشے، تم سے ناراضگی کی میرے پاس کوئی وجہ نہیں ہے اور اگر ہوتی تو میں یہاں کیوں آتا۔"

اس نے انوشے کی بات کی تردید کی کہ وہ اس سے خفا بلکل نہیں ہے۔

Posted On Kitab Nagri

"تو پھر کیا بات ہے۔۔۔تم یہاں مجھے لینے آئے ہو کیا۔؟"

اس نے نمیر کے آنے کی وجہ پوچھی۔

"بابا۔۔۔بابا۔"

تب ہی سعدی نے بھی باپ کو پکارا مگر نمیر اس وقت سعدی کی بجائے باقیوں سے مخاطب ہونا چاہتا تھا۔

"تمہیں تو نہیں مگر کچھ اور لینے ضرور آیا ہوں۔"

وہ حارث کی طرف دیکھتا انوشے سے بولا۔

"میں سمجھی نہیں۔کیا لینے آئے ہو۔"

وہ تو کیا کوئی بھی نہیں سمجھا تھا ہاں مگر حارث اس کے اپنی طرف دیکھنے پہ الجھا تھا۔

"معافی۔"

وہ اک لفظ بولا۔نظریں ابھی بھی حارث پہ ٹکی تھیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"معافی۔۔۔کس بات کی معافی نمیر۔۔۔کہنا کیا چاہ رہے ہو صاف صاف بتاؤ نا۔"

وہ سب کو الجھائے ہی جا رہا تھا۔

"میں آپ سب سے شہزین کے کیے کی معافی مانگنے آیا ہوں خاص کر حارث تم سے۔"

اب کے اس نے تھوڑا واضح کیا کہ کس بات کی معافی۔

Posted On Kitab Nagri

"تم لوگ صحیح تھے۔۔۔"

بہت مشکل تھا یہ الفاظ ادا کرنا کہ وہ لوگ صحیح تھے اور اس کی بہن سراسر غلط مگر آخر کرنے تو تھے ہی۔

"اوہ تو آخر تمہیں یقین آ ہی گیا۔"

حارث بولا۔ یہ طنز بلکل نہیں تھا مگر نمیر کو طنز کی صورت میں ہی لگا مگر بہن نے جوان کے منہ پہ کالک ملی تھی اس کے انجام میں یہ طنز و طعنے اب شاید عمر بھر بھگتنے تھے۔

"ویسے جان سکتا ہوں کہ کیسے آیا یقین۔؟"

حارث نے سعدی کو نیچے اتارتے ہوئے پوچھا۔ اس کا لہجہ طنزیہ نہیں تھا سنجیدگی بھرا تھا مگر اس کا سوال نمیر کو بری طرح سے چبھ کر رہ گیا کیونکہ جو حقیقت ان سب پہ کھلی تھی وہ نمیر ان سب کو نہیں بتا سکتا تھا حتی کہ انوشے کو بھی نہیں۔

"شاید میں یہ کبھی نہ بتا پاؤں کہ یہ یقین کیسے آیا مگر اتنا ضرور بتانا چاہتا ہوں کہ۔۔۔ وہ لڑکی جس نے تمہارے ساتھ ساتھ ہماری عزت کو بھی مٹی میں ملا کر دو کوڑی کا کر ڈالا اس لڑکی سے اب ہمارا کوئی رشتہ نہیں رہا۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

نہ اب سے وہ میری بہن ہے نہ میرے ماں باپ کی اولاد۔ہمارا اس سے ہر تعلق ختم ہو چکا ہے۔نکال چکے ہیں ہم اسے اپنی زندگی سے۔"

بنایہ بتائے کہ سچ کیسے سامنے آیا اس نے یہ تو بتا دیا کہ شہزین سے اب ان کا کوئی تعلق نہیں رہا۔

"تمہاری اس آخری بات کا کیا مطلب ہے نمیر۔؟"

انوشے نے اس سوال کا جواب مانگا کے زندگی سے نکال دیا مگر کیسے۔

"بلکل ویسے ہی جیسے آپ لوگوں نے اسے اس گھر سے بے دخل کر کے اپنی زندگیوں سے بھی خارج کر دیا۔"

Posted On Kitab Nagri

وہ انوشے کی طرف رخ کرتا بولا۔

"یعنی۔۔۔۔یعنی آپ لوگوں نے شہزین کو۔۔۔۔"

وہ اس کی بات دوہرانا چاہتی تھی مگر ادھورا چھوڑ گئی۔حیرت تو تھی ہی کہ شہزین کو اس کے اپنوں نے بھی گھر سے بے دخل کر ڈالا تھا اور اسی حیرت کی وجہ سے وہ جملہ مکمل نہیں کر پائی تھی۔

انوشے نے ماں کی طرف دیکھا جو افسوس سے بیٹھی ہوئی تھیں اور پھر حارث کی طرف دیکھا جسے کوئی افسوس نہ تھا۔

"تم اسی لئے میری کال اٹینڈ نہیں کر رہے تھے۔"

انوشے کو وجہ اب معلوم ہوئی۔

"میں اس وقت بات کرنے کے قابل نہیں تھا انوشے۔میں تو کیا کوئی بھی اس قابل نہیں تھا کہ تمہارا فون اٹھا کر تم سے کچھ بول سکتا۔

ماما پاپا کو تو گہری چپ لگ چکی ہے۔ماما کی تو بلکہ طبیعت بھی کافی خراب ہے۔ایک دم سے اتنی پریشانیاں چلی آئیں کہ کچھ سمجھ ہی نہ آیا مگر پھر تمہاری اتنی کالز آرہی تھیں کہ مجھے خیال آیا کہ تم بھی کافی پریشان ہو گی۔

اسی لئے تمہارے پاس ہی چلا آیا تا کہ تمہیں بتا سکوں میں تم سے خفا نہیں ہوں اور۔۔۔۔اور آپ سب سے معافی بھی مانگ سکوں۔"

Posted On Kitab Nagri

نمیر نے خود پہ بیتی بتائی۔ بات کرنے کے قابل تو وہ اس وقت بھی نہیں لگ رہا تھا۔ شرمسار اتنا تھا کہ نظریں زیادہ دیر کے لئے اٹھ ہی نہیں پا رہی تھیں۔

"میں آپ سب سے بہت شرمندہ ہوں۔۔۔ ماما پاپا تو شرم کے مارے آ بھی نہیں پائے مگر آج نہیں تو کل سب کو پتا چلنا ہی تھا کہ کیا ہوا تو بس میں بہت ہمت کر کے یہاں چلا آیا۔

اس کی ان سب حرکتوں کے زمہ دار کہیں نہ کہیں ہم بھی ہیں۔ اس لئے ہو سکے تو ہمیں معاف۔۔۔۔"

وہ ہاتھ جوڑ کر ابھی معافی مانگ ہی رہا تھا کہ حارث نے آگے بڑھ کر اس کے ہاتھ کھول دیے۔

"تمہیں انکل آنٹی یا کسی کو بھی اس کے کیے پہ شرمندہ ہونے اور معافی مانگنے کی ضرورت نہیں ہے نمیر۔

ہمیں تم سب سے کوئی شکایت نہیں ہے۔ جس پہ غصہ ہے اس سے ہمارا اب کوئی تعلق باقی نہیں بچا۔ ہم اس کو اپنی زندگی سے اگر نکال ہی چکے ہیں تو بہتر ہے کہ اس کا ذکر بھی مت کریں۔ ان باتوں کو یہیں پہ ختم کرتے ہیں۔"

حارث مزید معافی تلافی یا شہزین کا ذکر نہیں چاہتا تھا۔ نہیں چاہتا تھا کہ نمیر اس سے شرمندہ ہی ہوتا رہے۔

"میں چاہتا ہوں تمہارا ہماری طرف سے دل صاف رہے۔۔۔ آنٹی اگر آپ کو ہم سے کوئی شکوہ ہے تو ہم اس کی معافی چاہتے ہیں۔"

Posted On Kitab Nagri

نمیر نے حارث سے کہنے کے بعد زرین سے اپنے گھر والوں کی طرف سے بھی معافی مانگی۔

"حارث ٹھیک کہہ رہا ہے بیٹا۔ تم لوگوں کو شرمندہ ہونے کی ضرورت نہیں اور یہ بھی کہ اب ان باتوں کا کوئی فائدہ نہیں۔"

زرین نے بھی اس ذکر کو یہیں سمیٹ دینا چاہا۔

"خیر اب کھڑے ہی رہو گے یا بیٹھو گے بھی۔۔۔آؤ بیٹھو دیکھو سعدی کب سے منتظر کھڑا ہے تم سے ملنے کے لئے۔"

سعدی کب سے باپ کی ٹانگ کے ساتھ لگ کر کھڑا تھا۔

"میرا پیارا بیٹا۔۔۔۔ بابا کی جان۔"

نمیر نے جھک کر اسے باہوں میں اٹھا لیا۔

"میں اس رب کا بہت شکر گزار ہوں حارث کہ اس نے مجھے انوشے جیسی پاکباز۔۔۔ مخلص اور صابر بیوی دی۔ تمہاری بہن لاکھوں میں ایک ہے۔۔۔ کاش رب نے مجھے بھی ایسی ہی بہن دی ہوتی۔"

اندر سے نمیر کا دل بھر آیا تھا۔ وہ حسرت سے بولا تھا۔

"نمیر۔۔۔ میرے دوست۔"

حارث نے اس کا شانہ تھپکتے ہوئے آنکھوں ہی آنکھوں میں اسے حوصلہ رکھنے کا کہا۔

"بیٹا اب بیٹھ بھی جاؤ نا۔۔۔ انوشے جاؤ نمیر کے لئے ٹھنڈا جوس لے کر آؤ گرمی سے آیا ہے بیچارہ۔"

Posted On Kitab Nagri
زرین نے اسے خدمت گزاری کرنے کا کہا تو وہ سر ہلا کر جانے لگی۔

"اس کی ضرورت نہیں انوشے، میں بس جا ہی رہا ہوں۔ سعدی کو ایک راؤنڈ لگوا کر میں پھر گھر کے لئے نکلوں گا۔"

نمیر نے اسے روکا۔ وہ اکثر سعدی کو گاڑی پہ سیر کروا دیا کرتا تھا۔

"میں بھی تمہارے کے ساتھ چلوں گی نمیر۔"

وہ بھی جانے کو تیار کھڑی تھی۔

"ہاں آجاؤ۔"

وہ شاید سمجھا کہ راؤنڈ پہ جانے کی بات کر رہی ہے۔

"میں گھر جانے کی بات کر رہی ہوں نمیر۔"

انوشے نے واضح کیا۔

"کوئی جلدی نہیں ہے انوشے تم جب تک چاہو یہاں رہ۔۔۔۔میں یہاں اس لئے رہ رہی تھی کیونکہ حارث اور امی جان کو میری ضرورت تھی مگر اب میں تمہارے ساتھ جا رہی ہوں کیونکہ اب تمہیں اور انکل آنٹی کو میری ضرورت ہے۔"

انوشے اسے ٹوکتی ہوئی بولی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"میرا شوہر پریشان ہو اور میں اسے اکیلا چھوڑے یہاں رہوں یہ مجھے گوارا نہیں اور رہے انکل آنٹی تو وہ میرے لئے امی جان اور ابا جان کی طرح ہی ہیں۔آنٹی کی طبیعت خراب ہے کم از کم تمہیں مجھے یہ تو بتانا چاہیے تھا۔"

انوشے کو واقعی گوارا نہیں تھا کہ نمیر کو اکیلا واپس بھیج دیتی۔

"کچھ دیر پہلے میں نے کہا کہ تمہاری بہن لاکھوں میں ایک ہے مگر اب میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ میری بیوی بھی لاکھوں میں ایک ہے۔"

وہ محبت پاش نگاہوں سے انوشے کو دیکھتا حارث سے بولا تو باقی تو مسکرائے تھے مگر انوشے کے مسکرانے کے ساتھ ساتھ آنکھیں بھی بھر آئی تھیں۔

"میری دعا ہے آنٹی میرے دوست کو میری بیوی سے بھی دس گنا اچھی بیوی ملے۔"

نمیر نے زرین سے کہتے ہوئے حارث کے لئے دعا کی تو حارث کی آنکھوں میں اک ماہ پارہ کا چہرہ ابھرا۔کاش شہزین کی بجائے وہ اسے مل جاتی۔

"آمین۔"

زرین نے تو فوراً ہی آمین کہا تھا۔

"میری فکر نہ کرو بلکہ اپنی فکر کرو۔۔۔سکوں کے دن گئے اب بیوی گھر آرہی ہے سو دھیان سے رہنا۔"

حارث نے بات کا رخ مذاق کی طرف موڑا۔

Posted On Kitab Nagri

"سکوں کے لیئے ہی تو لے جا رہا ہوں حارث۔"

نمیر آزردگی سے بولا۔

"مجھے اس وقت واقعی تمہاری ضرورت ہے انوشے۔"

دل کی بات اب اس کے لبوں نے کہی۔

"تو پھر چلیں۔"

انوشے بولی تو نمیر نے اثبات میں سر ہلایا۔

"امی جان اپنا خیال رکھیے گا میں جلد چکر لگاؤں گی اور روز فون کروں گی۔"

انوشے زرین سے ملتے ہوئے بولی۔

"امی جان اور اپنا خیال رکھنا حارث۔۔۔"

زرین کے بعد وہ حارث سے ملی۔دونوں نے ہی اسے گلے سے لگا کر سر پہ پیار دیا۔سعدی کو بھی سب سے ملوا کر وہ نمیر کے ساتھ اپنے سسرال چل پڑی۔

حارث انہیں دروازے تک الوداع کہنے کے بعد زرین کے پاس آ بیٹھا اور کتنی دیر چپ ہی بیٹھا رہا۔

"کیا سوچ رہے ہو حارث۔؟"

وہ کسی سوچ میں گم ہے یہ تو نظر آ ہی رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"سوچ رہا ہوں امی جان کہ کچھ لوگ اپنے ہی ہاتھوں سے اپنی زندگی خراب کر لیتے ہیں اور نہ صرف اپنی بلکہ اپنے ساتھ جڑے لوگوں کی زندگی بھی برباد کر دیتے ہیں۔

اس نے اپنے اور ہمارے ساتھ تو غلط کیا ہی مگر اپنے گھر والوں کو بھی ذلت و رسوائی کی آگ میں جھونک گئی۔ کیا ملے گا امی جان اسے، بدنامی اور دربدر کی ٹھوکریں۔"

حارث شہزین کا ذکر کر رہا تھا جس نے اپنے گھر والوں کو بھی ایک نا ختم ہونے والی تکلیف کی سپرد کر ڈالا تھا۔

"بس کیا کریں بیٹا، بری صحبت کا یہی اثر ہوتا ہے اور کچھ وہ تھی بھی شروع سے اپنی من مانی کرنے والی۔ صرف اپنا سوچنے والی۔

بیٹا اسی لئے تو لوگ نیک و صالح اولاد مانگتے ہیں اللہ سے تاکہ انھیں ایسے دن نہ دیکھنے پڑیں جیسے آج سویرا اور عبید کو دیکھنے پڑ رہے ہیں۔"

زرین تاسفانہ آہیں بھرتی بولیں کیونکہ انھیں دکھ ہو رہا تھا شہزین کے گھر والوں کے لیے۔

"آپ کی تو اللہ نے سن لی تھی جو آپ کو ہم جیسی نیک اولاد ملی۔"

حارث نے غیر سنجیدگی سے کہا تو زرین مسکرا دیں۔

"لاکھوں کروڑوں سے اچھی ہے میری اولاد۔ انوشے کو دیکھا نہیں کیسے شوہر اور سسرال والوں کی فکر میں اس کے ساتھ چل پڑی۔ کتنی تعریفیں کر رہا تھا نمیر اس کی۔

Posted On Kitab Nagri

جب شوہر بیوی کا احساس اور تعریف کرتا ہے نا تو بیوی کو یوں لگتا ہے جیسے عمر بھر کی ریاضت کا صلہ مل گیا ہو۔"

زرین بیٹی کی طرف سے بہت سکون میں تھیں کہ اس کا گھر بسا ہوا ہے۔شوہر چاہنے اور قدر کرنے والا ہے بس فکر تھی تو حارث کی۔

"آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں۔"

حارث نے بھی ان کی بات سے بھرپور اتفاق کیا۔

"انوشے کی طرف سے تو میں بے فکر ہوں۔ فکر ہے تو اب بس تمہاری ہے۔بیٹی کی طرح تمہارا بھی گھر بسا دیکھنا چاہتی ہوں۔"

اور آخر زرین نے وہ موضوع چھیڑ ہی دیا۔

"اک بار بسانے کی کوشش کر کے دیکھ تو لی ہے امی جان۔ نتیجہ ہم سب بھگت رہے ہیں۔"

حارث شہزین کو سوچ کر تلخی سے بولا۔

"بیٹا ایک تجربہ ناکام ہو جائے تو ضروری نہیں کہ مایوس ہو کر دوبارہ تجربہ کرنے سے ہاتھ روک لئے جائیں۔نرمی اور تلخی تو زندگی کا حصہ ہیں۔ایک تلخ تجربے کی بنا پہ منفی سوچ اپنا لینا اچھی بات نہیں۔ہر کوئی ایک سا نہیں ہوتا۔"

زرین نے اسے سمجھانا چاہا۔

Posted On Kitab Nagri

"اگر شادی تجربہ ہے تو میں اس تجربے میں ہاتھ ڈالنے سے اب توبہ کرتا ہوں۔ناکامی اور کامیابی بعد کی بات ہے مجھے یہ تجربہ اب کرنا ہی نہیں۔"

اس نے شادی کرنے سے سرے سے ہاتھ ہی اٹھالئے۔

"شادی ایک بہت خوبصورت بندھن ہے حارث مگر تب جب ہم اسے خوبصورتی کے ساتھ لے کر چلیں۔انوشے کتنی مطمئن ہے اپنی شادی شدہ زندگی سے۔

حالانکہ وہ لڑکی ہے اور ایک لڑکی کو تو کتنی بڑی قربانی دینی پڑتی ہے۔اپنے بہن بھائیوں ماں باپ اور جہاں اس کا بچپن سے جوانی تک کا خوشیوں بھرا سفر گزرا ہوا اس گھر کو چھوڑ کر ایک ایسے گھر میں جانا پڑتا ہے جہاں نئے لوگ ہوتے ہیں۔

نئے رویوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے ذمہ داریاں اٹھانی پڑتی ہیں۔سب کی پسند ناپسند کا خیال رکھنا پڑتا ہے اور سب سے بڑھ کر اپنے شوہر کی ہر ضرورت کا خیال رکھنے کے ساتھ ساتھ اولاد کو بھی پالنا پڑتا ہے۔

دو ہاتھ اور پیروں کے ساتھ وہ دن رات پھرکی کی مانند گھوم کر ہزاروں کام سرانجام دیتی ہے۔اپنا آپ بھولا دیتی ہے سب کو خوش کرنے میں مگر اس کے باوجود بھی کچھ کو اس کا صلہ نہیں ملتا۔

وہ گھر جہاں اس کا بچپن گزرا ہوتا ہے بعد میں وہی مائیکہ بن جاتا ہے۔بہت کٹھن سفر ہے بیٹا مائیکے سے سسرال تک جانے اور وہاں سے آگے تک سب نبھانے کا مگر تم تو شکر کرو کہ ایسا کٹھن سفر تمہاری زندگی کا حصہ نہیں۔

Posted On Kitab Nagri

ارے لڑکے ہو تم، ایسی قربانیوں سے کوسوں دور ہو۔ تمہیں تو صرف اپنے بیوی بچوں کا خرچہ اٹھانا ہے اور ان سے محبت سے پیش آنا ہے۔

یہ بلکل مشکل نہیں ہے حارث۔۔۔بس حامی بھر لو تم دیکھنا میں اس بار بہت دیکھ بھال کر اپنی بہو چنوں گی۔"

زرین نے بیٹیوں کے ساتھ سسرال میں پیش آنے والی مشکلات کا قدرے تفصیل سے نقشہ کھینچ ڈالا۔

"جس طرح آپ نے نقشہ کھینچا ہے نا اس کٹھن سفر کا میں تو واقعی شکر کر رہا ہوں کہ اللّٰہ نے مجھے لڑکی نہیں بنایا۔"

حارث نے ان کی اتنی لمبی سنجیدہ تقریر پہ غیر سنجیدگی بھرا جواب دیا۔

"تم سے بات کرنا بیکار ہے حارث۔ مجھے تو لگتا ہے کہ تمہیں بیوی بچوں سنگ ہنستا بستا دیکھنے کی میری تو حسرت ہی رہ جائے گی۔"

زرین حسرت سے بولیں۔

"کیسی حسرت۔۔۔آپ کی ساری حسرتیں اور ساری خواہشیں پوری ہوں گی امی جان۔ ابھی آپ بس اپنا خیال رکھیں۔"

"پوری تو تب ہوں گی جب تم حامی بھرو گے انہیں پورا کرنے کی۔ منتیں کر کر کے تمہاری تمہیں اس رشتے میں باندھا تھا اب تو لگتا ہے منتیں بھی کام نہیں آئیں گی۔"

Posted On Kitab Nagri

زرین یاسیت سے بولیں۔

"ایسا کیوں کہہ رہی ہیں امی جان۔اچھا ٹھیک ہے میں راضی ہوں میں انکار نہیں کر رہا بس مجھے تھوڑا وقت دیں۔میں اتنی جلدی دوبارہ اس رشتے کو ایکسیپٹ نہیں کر پاؤں گا۔"

حارث نے انکار نہیں کیا تھا ہاں مہلت ضرور مانگی تھی۔

"تمہاری اس مہلت کے ختم ہونے کے لئے بھی مجھے برسوں انتظار کرنا پڑے گا۔"

وہ پھر قنوطیت سے گویا ہوئیں۔

"اب اتنا بھی انتظار نہیں کرواؤں گا اپنی پیاری امی جان کو۔"

وہ خندہ زیر لب ہوتا بولا۔

"خیر اب اس ٹاپک کو نکالیں ہمارے بیچ میں سے اور مجھے اب دیں اجازت میں جا رہا ہوں فارز کے پاس اور آپ۔۔۔آپ کال کرکے سویرا آنٹی کی طبیعت معلوم کر لیجئے گا۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

حارث جانے کے لئے اٹھا۔

"ہاں وہ تو میں کروں گی ہی کچھ دیر تک انوشے کو کال اور سویرا سے بھی سلام دعا کروں گی مگر تم بھی مجھے ضرور بتانا ایزل کا۔"

"ٹھیک ہے امی جان اللہ حافظ۔"

حارث اثبات میں سر ہلاتا باہر نکل گیا۔

Posted On Kitab Nagri

*___________________ـ

یہ ہوسپٹل کا وہی کمرہ تھا جہاں بیک وقت زندگی اور موت کی کشمکش چلتی رہتی تھی۔نہ مکمل موت تھی نہ مکمل زندگی۔آنکھیں بند اور سانسوں کی آواز گونج رہی ہوتی تھیں۔

وجود میں کوئی جنبش نہ پائی جاتی تھی۔برسوں کی طرح ساکت چت پڑا ہوتا تھا مگر پھر بھی دو لوگوں کے لئے یہ بے حرکت وجود زندگی کی مانند تھا۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri
Fb/Pg/Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

"یہ۔۔۔۔ارحم۔۔۔یہ۔۔۔یہ ہیں تمہاری ممی۔؟"

سوزین کب سے اس وجود کے سر پہ کھڑی حیرت و ترحم بھری نگاہوں سے اسے دیکھے جارہی تھی۔اس نے ارحم کی ماں کی تصویر دیکھ رکھی تھی مگر یہاں لیٹا وجود تو اس تصویر سے یکسر مختلف لگ رہا تھا۔کہاں وہ گوری چٹی سرخ و ملائم رنگت اور بھرے گالوں والی پٹھانی اور کہاں یہ بے رونک چہرے پچکے گال اور ماندر نگت والی عورت۔

دونوں میں ایسا فرق تھا کہ وہ پہچانی نہیں جارہی تھیں۔

"ہاں نور۔۔۔یہ ہیں میری ممی۔۔۔میری دنیا میری زندگی۔"

ارحم ان کے پاس بیٹھتا ان کے ماتھے کو پیار سے سہلاتا بولا۔

اس کو دیکھ کر سوزین بھی ان کے پاس آئی اور ہولے ہولے ہاتھ اٹھاتی ان کے ہڈیوں اور جھریوں بھرے ہاتھ کو چھونے لگی۔

ہاتھ یوں تھے گویا برف میں لگے ہوں سوزین کچھ دیر سے زیادہ ان کے ہاتھ پہ اپنا ہاتھ رکھ ہی نہ پائی۔

"I can't even recognize them.How bad her condition is."

Posted On Kitab Nagri

وہ بے ساختہ بولی۔اگر آج وہ اس حالت میں نہ ہوتیں تو یقیناً ایک پروقار لیڈی ہوتیں جسے دیکھ کر کوئی یقین ہی نہ کر پاتا کہ اس کے دو جوان بیٹا بیٹی ہیں وہ بھی انیتس تیس سالہ۔

"حیران مت ہو، بیماری اکثر کا ایسا ہی حال کر دیتی ہے۔تم تو شاید پہچان نہیں پارہی مگر۔۔۔مگر مجھے اس وقت بھی میری ماں کے ایک ایک نقش میں اپنی پہلے والی ماں ہی نظر آتی ہے۔"

وہ بڑی محبت سے اپنی ماں کو دیکھ رہا تھا۔

"تمہیں پتا ہے نور میری ماما اس قدر خوبصورت تھیں کہ لڑکیاں تک ان کے حسن پہ رشک کرتی تھیں اور میرے بی۔۔۔میرے بی تو مر ہی مٹے تھے اس حسن پہ۔۔۔جان چھڑکتے تھے وہ ممی پہ۔

کوئی ایسی خواہش نہیں تھی جو انہوں نے ممی کی پوری نہ کی ہو۔بنا کہے ان کی ہر بات سمجھ جایا کرتے تھے۔بنا کہے ہر بات پوری کرتے تھے۔بہت خوش قسمت تھیں میری ممی نہ صرف ممی بلکہ بی بھی کیونکہ جتنا پیار اور خیال بی کو ممی سے ملا اتنا شاید ہی زندگی میں کسی سے ملا ہوگا۔

ہر کوئی دیکھ کر کہتا تھا کہ یہ دونوں تو بنے ہی ایک دوسرے کے لئے ہیں۔جہاں بھی جاتے تھے سب کی نظریں ان ہی پہ اٹھی رہتی تھیں۔ایک پرفیکٹ کپل تھا ان کا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ دونوں ہی نہیں بلکہ ہم چاروں بھی جب ایک ساتھ کھڑے ہوتے تو لوگ رشک سے دیکھتے تھے۔ ہم سب میں اس قدر محبت تھی کہ دوسرے ہماری فیملی کی مثالیں دیتے تھے مگر ہماری محبت و خوشی کو کسی کی نظر لگ گی نور۔۔۔بہت بری نظر اور وہ ہم سب کی خوشیوں کو کھا گئی۔

ہمارا گھر ہماری زندگی سب کچھ تباہ کر کے رکھ دیا اس بری نظر نے اس تباہی کی ایک بہت بڑی مثال تمہارے سامنے ہے۔"

وہ مثال تھی ارحم کی ممی۔ وہ ساکت زندہ مگر بے جان دکھائی دیتا وجود۔

"تمہیں بھلے ان کے وجود میں کوئی خوبصورتی دکھائی نہ دے رہی ہو مگر میری نظر میں تو آج بھی دنیا کی سب سے خوبصورت عورت میری ماں ہی ہے۔ یہ چہرہ جو شاید تمہیں بے رونق معلوم ہو رہا ہوں مگر میری نظروں میں یہ کل بھی چمکتا تھا اور آج بھی چمک رہا ہے۔"

وہ ماں کے چہرے پہ ہاتھ پھیرتا بولا۔

"یہ ہاتھ جنہیں تم ایک منٹ سے زیادہ تھام نہیں پائی یہ آج بھی میرے لئے وہ مخملی گداز ہاتھ ہیں جن کا لمس پا کر میری ہر پریشانی دور ہو جایا کرتی تھی۔"

ارحم نے ان کے ہاتھ کو اپنے ہاتھوں میں بھرا اور پھر کتنی ہی دیر تک ہر چیز سے بیگانہ ہو گیا۔

"اور یہ پیر۔۔۔۔ان پیروں تلے تو آج بھی مجھے اپنی جنت نظر آتی ہے نور۔"

ارحم کے ہاتھ اب کے چادر میں موجود ان کے پیروں پہ ٹھہرے۔

Posted On Kitab Nagri

"ارحم۔۔۔"

سوزین جو دوسری جانب کھڑی تھی گھوم کر ارحم کے پاس چلی آئی۔

"پتا ہے نور میں جب بھی آتا ہوں تو سوچتا ہوں کہ کیا پتا ابھی معجزہ ہو جائے۔ ممی کے وجود میں اب حرکت ہو گی۔اب ان کا ہاتھ اٹھے گا اور میرے سر پہ شفقت سے ٹھہر جائے گا۔اب ان کی پکار اٹھے گی اور میرے کان ان کی زبان سے اپنا نام سنیں گے مگر۔۔۔"

مگر کے آگے کتنی تکلیف تھی کتنا خالی پن یہ صاف چھلک رہا تھا۔

"مگر ہر بار میری سماعتیں ان کی آواز اور میرا وجود ان کے لمس سے محروم رہ جاتا ہے۔ کبھی تو میری سنی جائے۔ کبھی تو ممی اٹھیں اور کہیں کہ میرے پاس آؤ میرے ارحم اور میں پاس آؤں تو مجھے اپنے سینے سے لگا لیں۔"

ارحم کا لہجہ دھیرے دھیرے نم ہو رہا تھا اور آواز بھاری۔اک کرب تھا جو اس کی آواز سے چھلک رہا تھا۔

"ارحم۔۔۔"

سوزین اس کے شانے پہ ہاتھ رکھ کر اسے اپنائیت سے پکار کر ابھی بس اتنا ہی حوصلہ دے پائی۔ سوزین کی اپنی آنکھیں نم ہو رہی تھیں۔

"میں ہر بار ممی سے التجا کرتا ہوں کہ اب تو اٹھ جائیں۔اب تو ختم کر دیں ہمارا انتظار اور کتنا تڑپیں گے ہم آپ کو اس طرح دیکھ دیکھ کر مگر وہ میری التجا نہیں سنتیں نور۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

یہ میری وہ ممی نہیں جو میری ذرا سی تکلیف پہ تڑپ اٹھتی تھیں۔مجھے ذرا سا کچھ ہوتا تھا تو میری فکر میں رات رات بھر جاگتی رہتی تھیں۔میں تڑپ کر ایک آواز دیتا تھا تو بھاگ کر چلی آئی تھیں مگر اب میری ہزاروں پکاروں پہ بھی کوئی جواب نہیں دیتیں۔میرے لئے اپنی بانہیں وا نہیں کرتیں۔

نور آج تم کہونا ان سے کہ اپنے بیٹے کی بات مان جائیں۔ان سے کہونا کہ بس ایک بار آنکھیں کھول کر میرا نام لیں۔۔۔کہونا نور۔"

ارحم سوزین کے ہاتھ پکڑ کے اسے سفارش کرنے کا بولا مگر سوزین بت بنی کھڑی تھی اور اس بت کی آنکھوں سے دو ننھے آنسو ٹپک رہے تھے۔

ارحم کو کسی چھوٹے بچے کی طرح ماں سے یوں فریاد کرتا دیکھ سوزین کا دل بھی تکلیف سے بھر آیا تھا۔

"اٹھیں نا ممی۔۔۔دیکھیں نا آج تو آپ کی بہو بھی آئی ہے۔آپ کی نور۔۔۔آپ کہتی تھیں نا کہ آپ میرے لئے چاند جیسی دلہن لائیں گی۔ایسی دلہن جس کے چہرے پہ چاند جیسا نور ہو تو دیکھیں نا وہ نور آپ کے سامنے کھڑا ہے۔

آپ کے بیٹے کی محبت۔۔۔سامنے کھڑی ہے ایک بار آنکھیں کھول کر اپنے بیٹے کی پسند کو دیکھیں تو سہی۔"

وہ ماں کے ہاتھ پکڑتا انہیں ہولے سے جنبش دیتا بولا۔

"ارحم پلیز۔۔۔پلیز خود کو سنبھالو۔"

Posted On Kitab Nagri

سوزین نے اپنے آنسو پونچھتے ہوئے ارحم سے کہا۔

"کیسے سنبھالوں خود کو۔۔۔ ممی کو دیکھتا ہوں تو اپنا آپ کھو بیٹھتا ہوں۔ مجھ سے نہیں دیکھی جاتی ان کی یہ حالت۔ میں خود کو ایک مظبوط مرد مانتا ہوں مگر حقیقت یہ نہیں ہے نور۔

میں مظبوط نہیں ہوں۔۔۔ یہاں اس کمرے میں اس وجود کے سامنے جتنا کمزور میں ہوں نا اتنا شاید ہی کوئی ہو۔"

ارحم کی آنکھوں میں بھی نمکین پانی آ ٹھہرا تھا مگر اس نے انگشت شہادت اور انگوٹھے کی پور سے آنکھوں کے کونوں کو دباتے ہوئے اس نمی کو واپس دھکیلنا چاہا۔

"اپنوں کے سامنے اور اپنوں کے لئے انسان اکثر کمزور پڑ جاتا ہے ارحم مگر تمہیں خود کو مظبوط کرنا ہوگا۔ جس طرح تم اپنی ممی کو ایسے نہیں دیکھ سکتے اسی طرح میں بھی تمہیں اس طرح ٹوٹتا ہوا نہیں دیکھ سکتی۔"

سوزین نے ارحم کا چہرہ ہاتھوں میں بھرتے ہوئے اپنی جانب کر کے اوپر اٹھایا اور بولی۔اس کی سرخ آنکھیں سوزین کا دل چیر کے رکھ گئی تھیں۔

"کوشش کرتا ہوں خود کو مظبوط کرنے کی مگر بار بار یہ کوشش ناکام ہو جاتی ہے۔ میں کتنا صبر کروں نور۔۔۔ اتنے برسوں سے انتظار کیا ہے مگر اب صبر کا بندھ ٹوٹنے لگا ہے۔اب لگتا ہے کہ کسی دن اسی

Posted On Kitab Nagri

ممی کو پکارتے پکارتے میں اتنا کمزور پڑ جاؤں گا کہ آنسوؤں کے ساتھ ساتھ اسی کمرے میں میری درد بھری دھاڑیں بھی گونج اٹھیں گی۔

میرے ضبط کا بندھ کسی دن ٹوٹ جائے گا اور میں بری طرح رو پڑوں گا۔میں رو پڑوں گا نور۔۔۔میں رو پڑوں گا۔"

اور یہ کہتے ہوئے نجانے اسے کیا ہوا کہ وہ ایک دم سے اٹھا اور کمرے سے نکل گیا۔سوزین ہکا بکا اسے جاتا دیکھتی رہ گئی۔

وہ اب کمرے میں اکیلی کھڑی تھی۔کوئی نہیں تھا سوائے ایک بے جان نظر آتے وجود کے اور اس وجود کو دیکھ کر تو سوزین کو اپنا آپ بھی آنسوؤں میں ڈوبتا محسوس ہو رہا تھا۔

کچھ دیر تو وہ انھیں دیکھتی رہی اور پھر دو قدم اٹھاتی اس جگہ آ بیٹھی جہاں کچھ دیر قبل ارحم بیٹھا تھا۔

"کب تک رہیں گی ہم سے دور۔۔۔یہاں اس کمرے میں۔آپ کو ہم پہ ترس نہیں آتا۔۔۔ چلیں مجھ پہ نہ سہی اپنے بچوں پہ تو آتا ہی ہو گا۔ان کی خاطر ہی سہی پلیز ٹھیک ہو جائیں۔"

وہی ہاتھ جو ارحم نے تھاما تھا اسے اپنے ہاتھوں میں بھرتے ہوئے وہ ان سے مخاطب ہوئی۔

"جب میں آپ کو اس حال میں نہیں دیکھ سکتی تو پھر آپ کے بچے کیسے دیکھتے ہوں گے۔کیا گزرتی ہو گی ان کے دل پر۔

Posted On Kitab Nagri

صحیح کہتے ہیں کہ وہ لوگ تو صبر کر جاتے ہیں جن کے اپنے اس دنیا سے چلے جاتے ہیں مگر جن کے اپنے زندہ ہوتے ہوئے بھی اس حالت میں ہوں ان کو صبر آنا کتنا مشکل ہوتا ہے۔"

ارحم کے ہوتے تو وہ ان سے ایک بات بھی نہ کر پائی وہ کہتا رہا کہ ایک بار کہو ناان سے کہ اٹھ جائیں مگر وہ کچھ نہ بول پائی پر اب وہ خود بھی ارحم کی طرح ہی ان سے فریاد کر رہی تھی۔

"اتنے برسوں تک تو میں بھی نہ جان پائی کہ آپ کا بیٹا کس کرب کو سینے میں چھپائے ہوئے ہے۔ وہ اپنی ہر تکلیف مجھ سے چھپاتا رہا اور میری ہر تکلیف بانٹتا رہا۔

یقیناً بی بھی ایسا ہی کرتے ہوں گے نا۔ یہ مرد ایسے ہی ہوتے ہیں۔ اپنا درد چھپا کر ہمیں ہر خوشی سے نوازتے ہیں۔

کاش آپ آج ٹھیک ہوتی ممی اور یہ سب دیکھ کر کہتیں کہ مجھے ناز ہے اپنی تربیت پر۔ سچ کہہ رہی ہوں ممی آپ نے واقعی ایسا بیٹا پیدا کیا ہے جس پہ دنیا فخر کرتی ہے۔"

اسے خود نہیں پتا چلا تھا کب اس کے منہ سے بی اور ممی نکلا۔ کب اس نے ارحم کے بی کو اپنا باپ اور ارحم کی ممی کو اپنی ماں مان لیا۔

"پتا ہے ممی ہماری ہالہ کو جو بھی دیکھتا تھا نا یہی کہتا تھا کہ ہم نے ایسی سلجھی ہوئی اور انٹیلیجنٹ بچی آج تک نہیں دیکھی مگر سچ کہوں تو اس کی پرورش میں میرا تو شاید دس فیصد ہاتھ ہو باقی نوے فیصد تو آپ کے بیٹے کا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

ہر بات پہ یہی کہتی تھی کہ میرے ڈیڈ ایسا کہتے ہیں میرے ڈیڈ ویسا کہتے ہیں۔ ارحم کی ہر اچھی بات کو فالو کرتی تھی۔"

اب تو دو دو غموں نے اسے رلا چھوڑا تھا۔

"کاش آج ہم ایک ساتھ ہوتے۔۔۔ آپ بی اکا نشہ ارحم میں اور ہماری ہالہ۔۔۔ ہماری دنیا سب سے الگ ہوتی اور سب سے خوبصورت۔

میں بھی آپ کو اکا نشہ اور ارحم کی طرح ممی کہہ کر بلاتی اور آپ بھی ان ہی کی طرح مجھے پیار کرتیں مگر مجھے امید ہے وہ دن ضرور آئے گا۔ میں آپ کو ممی کہوں گی اور آپ مجھے بیٹی کہہ کر پکاریں گیں۔۔۔"

آنسوؤں کے سبب دھندلی بصارت سے ان کو دیکھتی وہ بس بولے ہی چلی جارہی تھی جب اسے محسوس ہوا کہ کوئی اس کے عقب میں کھڑا ہے۔

اس نے پلٹ کر دیکھا تو وہ اکا نشہ تھی جو کب سے وہاں کھڑی خاموشی سے اسے سن رہی تھی۔ ارحم کو کمرے سے اکیلا اور آنکھیں پونچھتا دیکھ وہ الجھی سی کمرے میں چلی آئی مگر سوزین کو روتا ہوا اپنی ماں سے باتیں کرتا دیکھ وہ مداخلت نہ کر پائی۔ اسے تو لگتا تھا کہ اس دنیا میں بس وہ دو لوگ ہی ہیں جو اپنی ماں کے لئے روتے ہیں مگر آج سوزین کو روتا دیکھ وہ حیران ہوئی۔

"تم جتنا بھی رولو کوئی فائدہ نہیں، جب ہماری ماں ہماری نہیں سنتیں تو تمہاری کیا سنیں گیں۔ اب تو ہماری آوازیں دم توڑنے لگی ہیں مگر قدرت کو ہم پہ ترس نہیں آتا۔

Posted On Kitab Nagri

رو رو کر گڑگڑا کر سجدوں میں جھک کر اس رب کے حضور ممی کے ہوش میں آنے کی دعائیں مانگی ہیں مگر یا تو ہماری قسمت میں یہ خوشی نہیں یا ہماری دعاؤں میں ہی اثر نہیں۔"

اکانشہ اپنی ماں کو دیکھتی بولی۔آنکھیں ڈبڈبا رہی تھیں۔

"مایوسی بری چیز ہے اکانشہ اور تم اس بری چیز کو اپنے پاس بھی مت پھٹکنے دو۔اور ایسا نہیں ہے کہ دعاؤں میں اثر نہیں ہے بس خدا کو کچھ بندوں کا اپنے سامنے رونا اور شدت سے دعا مانگنا پسند ہے مگر تم دیکھنا ایک دن تم لوگوں کی دعائیں ضرور رنگ لائیں گیں بس امید مت چھوڑو اور اب تو تم دونوں کے ساتھ میری دعائیں بھی شامل ہیں۔

ممی ایک دن ہم سب کو پکاریں گیں اور اس دن ہم سب ایک ساتھ ممی کے گرد گھیرا ڈال کر خود کو یقین دلائیں گے کہ ہم ایک مکمل فیملی ہیں۔"

سوزین اکانشہ کے آنسو پونچھتی اپنائیت سے بولی تو اس لمحے اکانشہ کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے روبرو اس کی بہن کھڑی ہو۔

"تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔ہمیں ناامید نہیں ہونا چاہیے۔"

اکانشہ دھیرے سے بولی۔

"پتا ہے اکانشہ مجھے بہت بے چینی ہوتی تھی کہ ارحم مجھے کبھی اپنے پیرنٹس کے متعلق کیوں نہیں بتاتا۔مجھے بہت تجسس تھا ہوتا تھا ان کے بارے میں جاننے کا مگر جب سے ان کے بارے میں جانا ہے دل

Posted On Kitab Nagri

چلا چلا کر کہتا ہے کہ کاش میں انجان ہی رہتی تو اچھا تھا۔ یہ حقیقتیں مجھ سے برداشت نہیں ہو تیں۔ ممی کی یہ حالت مجھ سے دیکھتی نہیں جارہی اور ارحم۔۔۔ارحم کو تو آج پہلی بار میں نے اس طرح دلبراشتہ دیکھا ہے کہ دل چین نہیں پارہا۔"

سوزین اکانشہ کو یوں بتارہی تھی جیسے وہ اس کی برسوں پرانی دوست ہو۔

"تم نے پہلی بار دیکھا ہے مگر میں تو تب سے دیکھتی آرہی ہوں جب سے ممی اس بستر پہ ہیں۔ تمہارا دل تو ایک بار میں ہی ڈوبنے لگا مجھ سے پوچھو میں نے اتنے برس اپنے بھائی کو کیسے دیکھا ہے اتنی تکلیف سہتے۔"

یہ واقعی اکانشہ کا ہی حوصلہ تھا۔

"خیر تمہیں اس وقت ارحم کے پاس ہونا چاہیے۔"

سوزین نے دیکھا تھا کہ اکانشہ کا رویہ بھلے ہی اس سے اچھا ہو گیا تھا مگر وہ بات بہت کم کرتی تھی اور انداز سنجیدگی بھرا ہی ہوتا تھا۔

"ایسے کیوں کھڑی ہوئی۔۔۔وہ تمہیں لینے نہیں آئے گا۔اس کمرے سے باہر تمہیں خود ہی جانا پڑے گا۔"

وہ وہیں کھڑی دروازے کی طرف دیکھ رہی تھی جب اکانشہ بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"ہاں میں سمجھ گئی تھی کہ وہ ایک دم سے کیوں میرے سامنے سے چلا گیا۔وہ مزید کچھ دیر میرے سامنے رہتا تو شاید رو پڑتا۔"

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

سوزین آزردگی سے بولی اور اکانشہ کی ممی کے پاس آئی۔

Posted On Kitab Nagri

"بھلے آپ کو دیکھ کر دل میں ہزاروں درد جاگے۔آنکھوں سے بے شمار آنسو نکلے مگر پھر بھی میں یہ کہنا چاہتی ہوں ممی کہ۔۔۔۔کہ آپ سے مل کر آپ کی بیٹی کو بہت اچھا لگا۔

میں آپ کے پاس پہلی بار ضرور آئی ہوں مگر آخری بار نہیں۔میں آتی رہوں گی آپ سے ملنے مگر ابھی مجھے جانا ہو گا مگر جانے سے پہلے پھر یاد دلا دوں اب سے آپ کی ایک نہیں دو دو بیٹیاں ہیں۔"

سوزین آخر میں مسکرا کر بولی اور ان کے ماتھے پہ بوسہ دیتی کمرے سے نکل گئی جبکہ اکا نشہ سوزین کا اپنی ماں سے اتنا محبت بھرا رویہ دیکھ کر شاید اندر ہی اندر اپنے آپ سے شرمندہ ہوتی رہی۔

*_______________________۔

"آنٹی۔۔۔"!

عبید کو سلام کرنے کے بعد انوشے نے بستر پہ لیٹی سویرا کو مخاطب کیا جو جواب میں کچھ نہ بولیں۔

"اب کیسی طبیعت ہے آپ کی۔؟"

اس نے ان کا حال پوچھا حالانکہ حال اس کے سامنے ہی تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"حال تمہارے سامنے ہے۔۔۔ تمہیں تو خوشی ہو گی نا مجھے ایسے دیکھ کر۔آخر کو تمہیں باتیں جو سنایا کرتی تھی۔دل چاہتا ہو گا تمہارا کہ کچھ ایسا ہو جائے جس کے بعد میری زبان کو چپ لگ جائے تو دیکھ لو لگ گئی چپ۔

وہ ہمیں ذلیل ورسوائی کے دلدل میں دھکیل کے چلی گئی۔ہم تو بھگتیں گے اس کا کیا مگر تم کیوں چلی آئی اس بدنامی میں قدم رکھنے۔"

سویرا کا غصہ تھا یا بے بسی جو انوشے پر نکل رہی تھی۔

"یہ میرا گھر ہے آنٹی اور مجھے یہاں ہی آنا تھا۔میں آپ سب کو اس حال میں اکیلا تو نہیں چھوڑ سکتی تھی نا۔

اور آپ کو مجھے جو کہنا ہے کہہ لیں مجھے آپ کی کسی بات کا برا نہیں لگے گا کیونکہ میں جانتی ہوں آپ تکلیف میں ہیں۔"

انوشے جواب میں بہت نرمی کے ساتھ گویا ہوئی۔عبید تو بس اپنی بیوی کو بہو سے تلخ ہوتا افسوس کے ساتھ دیکھ رہے تھے اور عمیر کو ماں کا ایسا رویہ برا لگا تھا۔

"کیوں نہیں چھوڑ سکتی تم ہمیں اس حال میں تنہا۔تم چھوڑ دو گی تو ہم مر نہیں جائیں گے۔سہہ لیں گے ہم یہ بدنامی۔

Posted On Kitab Nagri

جانتی ہو آج کتنے لوگوں نے ڈھکے چھپے لفظوں میں کل ہوئے تماشے کے بابت پوچھا ہے اور ابھی تو یہ شروعات ہے ابھی تو اور بہت کچھ جھیلنا باقی ہے۔

ہماری تو یہ سزا ہے کہ ہم نے ایسی اولاد کو جنم دیا جس نے ہمارے منہ پہ کالک مل ڈالی مگر بی بی تم کیوں مفت میں ذلیل ہونے چلی آئی ہو۔"

سویرا کی اس بات پر کہ آج محلے کی کئی خواتین ان کے گھر آئی تھیں کیونکہ شہزین کا دروازہ پیٹ پیٹ کر چلانا انہوں نے بھی سنا تھا اور ایک آدھ نے تو رات کے پہر اسے گھر سے بے حال حلیے میں نکلتے بھی دیکھا تھا۔

"لوگوں کا تو کام ہی باتیں بنانا ہے آنٹی۔ دوسروں کے زخموں پہ نمک چھڑکنے کا یہ ان مشغلہ ہے مگر آپ پلیز دلبرداشتہ نہ ہوں۔

آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے آپ بس آرام کریں۔ ہمارے لئے آپ کی طبیعت سے زیادہ ضروری اس وقت کچھ نہیں ہے۔"

انوشے فکر مندی سے بولی۔

"مت جتاؤ ہم سے ہمدردیاں۔ نہیں ہیں ہم تمہاری ہمدردیوں کے قابل۔۔۔ جاؤ یہاں سے نہیں کرنی مجھے کسی سے کوئی بات۔"

سویرا تلخی سے رخ پھیر گئیں۔

Posted On Kitab Nagri

"آنٹی ایسے تو۔۔۔انوشے۔"

نمیر نے مزید بولنے سے پہلے ہی پکارتے ہوئے اس کے شانے پہ ہاتھ رکھا اور اسے اٹھنے کا اشارہ کیا تو وہ خاموشی سے اٹھ کر کمرے سے چلی گئی۔

"ماما آپ اس کے ساتھ اتنا تلخ کیوں ہو رہی ہیں۔اس کا کیا قصور ہے اس سب میں۔"

نمیر انوشے کی حمایت میں بولا۔

تو میں نے کب کہا کہ اس کا قصور ہے۔قصور تو ہمارا ہے۔سراسر ہمارا ہے۔"

سویرا شرم سے بولیں۔

"رہنے دو نمیر ابھی کوئی بات مت کرو اپنی ماں سے۔"

عبید نے دھیرے سے کہا اور اسے لئے دروازے تک چلے آئے۔

"تمہاری ماں کا رویہ تلخ اسی لئے ہے نمیر کیونکہ اس وقت اس کے اندر تکلیف کی تلخی بھری ہوئی ہے اور وہ انوشے کا شاید سامنا نہیں کر پارہی تب ہی کہا کہ وہ اس سے کوئی بات نہ کرے اور اس کے سامنے سے چلی جائے۔

اور ظاہر ہے شرمندہ ہو بھی کیوں نا۔تمہاری یہی ماں ہے نا جس نے کہا تھا کہ چھوڑ دو انوشے کو مگر اب اپنی اولاد غلط نکل آئی تو نظریں نہیں ملا پارہی۔وہ غصہ نہیں کر رہی تھی انوشے پہ،وہ بس چاہ رہی تھی کہ وہ اس کے پاس سے اٹھ جائے۔"

Posted On Kitab Nagri

عبید کو جو سمجھ آرہا تھی انہوں نے وہ بتایا تو نمیر کو بھی ان کی باتیں صحیح لگیں۔شاید ایسا ہی تھا۔

*_________________۔

"ارحم۔"

سوزین کمرے سے نکل کے کاریڈور میں آئی تو ارحم کو دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑا پایا۔

"ہوں۔"

اس نے چونکتے ہوئے ہنکارہ بھرا۔

"پتا ہے ارحم میں نے ممی سے بہت باتیں کی ہیں۔"

سوزین نمی بھری آنکھوں سے مسکرا کر بتانے لگی۔اس کے منہ سے لفظ ممی سن کر ارحم کو بہت اچھا لگا تھا مگر اس کی بات پہ وہ اداسی بھرا مسکرا کر بولا۔

"اور ہماری طرح تمہاری باتوں کے جواب میں بھی ممی کچھ نہیں بولی ہوں گی۔"

ارحم کی بات پہ سوزین کی مسکراہٹ تھمی۔

"آج نہیں بولیں تو کیا ہوا وہ دن جلد آئے گا جب وہ ہمیں سنیں گی بھی اور ہماری ہر بات کا جواب بھی دیں گیں۔"

Posted On Kitab Nagri

سوزین نے اسے پر امید رہنے کا کہا۔

"پہلے صرف میں اور اکانشہ تھے مگر امید باندھنے والوں میں اب تم بھی شامل ہو گئی۔ ہم نے تو برسوں سے انتظار کیا ہے اور اب بھی کر رہے ہیں مگر آج سے تمہارا انتظار بھی شروع۔

اسی لئے تو میں تمہیں نہیں بتاتا تھا کیونکہ انتظار بہت جان لیوا ہوتا ہے نور۔۔۔"

اور یہ انتظار واقعی ارحم کی جان کو آیا ہوا تھا۔

"خیر گھر چلیں۔؟"

اس نے گھر جانے کا پوچھا۔

"کس گھر میں۔؟"

سوزین نے پوچھا۔

"وہی گھر جو تم دیکھنا چاہتی ہو۔"

ارحم نے یاد دلایا جبکہ اسے خود بھی اچھی طرح یاد تھا۔

"مگر اب مجھے نہیں دیکھنا۔"

خلاف توقع اس نے دیکھنے سے انکار کر دیا۔

"مگر کیوں۔"

ارحم حیران ہوا اور نہ دیکھنے کی وجہ جاننا چاہی۔

Posted On Kitab Nagri

"بس اب میرا دل نہیں چاہ رہا ارحم۔ چلو نا اپنے گھر چلتے ہیں۔"

وہ وجہ ٹال گئی مگر ارحم اس کی ٹال مٹول کو سمجھ گیا۔

"میری وجہ سے منع کر رہی ہو نا۔"

وہ سمجھ چکا تھا پھر بھی پوچھا۔

"نن۔۔۔ نہیں تو۔"

اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"مجھے آج یہاں ماما کے پاس تکلیف میں دیکھتے ہوئے تم نے ارادہ بدلا ہے نا۔ جانتا ہوں تم نہیں چاہتی کہ وہاں جا کر میں مزید تکلیف میں مبتلا ہو جاؤں مگر انکار کرنے کا کوئی فائدہ نہیں نور۔ آج تمہارے ساتھ نہیں جاؤں گا تو کل کو اکیلا چلا جاؤں گا۔ وہ میرا گھر ہے اسے بھولا نہیں سکتا۔ کبھی کبھی دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر چلا جاتا ہوں اور ویسے بھی میں نہیں چاہتا کہ تمہارے دل میں اک بے چینی یا کسک رہ جائے کہ تم اس گھر کو نہ دیکھ سکتی جہاں سے ہماری بربادی کا آغاز ہوا۔"

ارحم ٹھیک کہہ رہا تھا آج اس کے ساتھ نہ سہی کل کو اکیلا بھی تو جاتا رہے گا اس گھر میں۔ تب بھی تو اسی تکلیف کا سامنا کرے گا جس کا آج کرے گا اور جس کا برسوں سے کرتا آیا ہے۔

"ارحم آر یو شیور کہ ہم چل رہے ہیں۔ تم چاہو تو ہم نہیں جاتے۔"

سوزین نے ایک بار پھر اس کی فکر کے سبب کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"میں چاہتا ہوں کہ تم میرے ساتھ چلو۔تاکہ اگلی بار جب میں اس گھر میں جاؤں تو صرف تکلیف ہی نہیں بلکہ وہ خوشگوار یادیں بھی محسوس ہوں جو میں آج وہاں تمہارے ساتھ بناؤں گا۔"

اس نے ایسی بات کہہ ڈالی کہ سوزین اب کے انکار نہ کر پائی۔

۔_______________________*

"ہاں بھائی کیا بنا۔؟"

آغا فارز کب سے بے چینی سے یہاں وہاں چکر کاٹ رہے تھے۔ کبھی بینچ پہ بیٹھ جاتے کبھی دیوار کے ساتھ کھڑے ہو جاتے تو کبھی ٹہلنے لگ جاتی مگر نظریں بار بار کلائی پہ بندھی گھڑی اور دروازے کی طرف اٹھ رہی تھیں۔

وقت تھا کہ کاٹے نہیں کٹ رہا تھا۔ایک ایک لمحہ ایک ایک گھنٹے کے برابر محسوس ہو رہا تھا۔وہ ایسے ہی ٹہل رہے تھے جب حارث کی آواز پہ چونکے۔

"کب سے کال کی ہے تمہیں اور تم اب آرہے ہو۔"

وہ خفگی سے بولے۔

"برو میں نے جلدی آکرنا بھی کیا تھا۔تیری طرح یوں یہاں سے وہاں ٹہلنا تو تھا نہیں۔"

Posted On Kitab Nagri

حارث غیر متانت سے بولا۔

"اڑا لے مذاق۔۔۔جب تجھ پہ یہ وقت آئے گا تب پوچھوں گا تجھ سے۔"

وہ ان ہی انداز کے ساتھ بولے۔

"میں کم از کم کال کر کے تجھے بلاؤں گا تو نہیں کہ یار فارز جلدی آجا۔میں خود ہینڈل کر لوں گا بیٹا۔"

وہ انھیں مزید تپانے لگا۔

"میں مذاق کے موڈ میں نہیں ہو یار حارث۔مجھے اس وقت بڑی فکر ہو رہی ہے ایزل کی۔اتنا ٹائم ہو گیا ہے ابھی تک کوئی اطلاع کیوں نہیں دے رہے۔"

وہ فکر مندی سے بولے۔

"تم کیوں اتنے پریشان ہو رہے ہو فارز اتنا وقت تو لگ ہی جاتا ہے۔سب ٹھیک ہو گا تم بس یہاں بیٹھ جاؤ اور تھوڑا انتظار کرو تا کہ اس انتظار کے بعد میں تمہیں مبارک باد دے سکوں۔"

حارث نے انھیں وہاں بینچ پہ بٹھا دیا۔

www.kitabnagri.com

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted On Kitab Nagri
ابھی ای میل کریں۔
knofficial9@gmail.com
آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔
Fb/Pg/Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

"انتظار نہیں ہو رہا یار۔"

کتنے بے صبرے ہو رہے تھے وہ مبارک باد وصول کرنے کو۔

"صبر کرو میرے دوست کیونکہ اس صبر کا بہت میٹھا پھل ملنے والا ہے تمہیں۔"

حارث مسکراتے ہوئے بولا۔

"وہی کرنا تو مشکل ل ل۔۔۔"

ابھی وہ بول ہی رہے تھے جب دروازہ کھلا اور دروازے کے کھلنے کے ساتھ ہی آغا فارز بھی اپنے آپ اٹھ کھڑے ہوئے۔ دروازہ کھلا تو ڈاکٹر سارا اپنی پروفیشنل مسکراہٹ کے ساتھ باہر نکلیں۔

ان کی یہ مسکراہٹ اس بات کی طرف اشارہ کرتی تھی کہ سب ٹھیک ہے مگر آغا فارز کی جو حالت تھی اسے قرار تو ان کے لفظوں سے ہی آنا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اٹھے اور انہیں دیکھتے ہی ان کی طرف بڑھے۔

"مبارک ہو مسٹر فارز، بیٹا ہوا ہے۔"

اس سے قبل آغا فارز کچھ پوچھتے ڈاکٹر سارہ بول اٹھیں اور ڈاکٹر سارہ کے بولنے کے بعد کچھ دیر تک تو خوشی کے مارے آغا فارز کچھ بول ہی نہ پائے۔

کتنا انتظار کیا تھا انہوں نے یہ الفاظ سننے کے لئے۔ کتنی حسرت تھی ان کی یہ مبارک باد وصول کرنے کی اور آج آخر کار وہ دن آ ہی گیا تھا جب ان کی سب سے بڑی حسرت پوری ہو چکی تھی۔

وہ باپ بن چکے تھے وہ بھی ایک بیٹے کے۔ان کا دل تو پہلے سے ہی کہتا تھا کہ بیٹا ہی ہو گا اور دل کا کہا سچ آج ثابت ہو گیا تھا۔

"تھ۔۔۔تھینک۔۔۔س۔۔۔بٹ۔۔۔میری وائف کیسی ہے ڈاکٹر۔۔۔شی از اوکے نا۔؟"

انہوں مبارک باد پہ شکریہ ادا کیا اور ایزل کا پوچھا جس کی انھیں سب سے زیادہ فکر لگی ہوئی تھی۔خوشی کے مارے شکریہ بھی ڈھنگ سے ادا نہ کیا گیا ان سے۔

"ایزل بلکل ٹھیک ہے، فکر کی کوئی بات نہیں۔"

ڈاکٹر سارہ نے انہیں ہر پریشانی سے آزاد کیا۔

"میں مل سکتا ہوں کیا اس سے۔؟"

جب تک خود نہ ملتے انھیں کہاں چین آنا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"فلحال تو نہیں۔۔۔ابھی اسے دوسرے روم میں شفٹ کر دیا جائے گا تو تب آپ مل سکتے ہیں۔"

ڈاکٹر سارہ جواب دے کر مزید رکی نہیں تھیں کیونکہ انہیں اپنے پیشنٹس کو بھی چیک کرنا تھا۔

"بہت بہت مبارک ہو فارز بیٹے کے باپ بننے کی۔"

ڈاکٹر سارہ گئیں تو حارث آغا فارز سے مخاطب ہوا اور انھیں بانہیں کھول کر مبارک باد دینے لگا۔

"تمہیں بھی بہت مبارک ہو ماموتو تھے ہی اب چاچو بھی بن گئے ہو۔"

آغا فارز نے بھی اپنی بانہیں وا کیں اور اس سے بغل گیر ہوتے اسے بھی مبارک پیش کرنے لگے۔

"میں تو باپ بھی بننے والا تھا فارز۔ تمہاری طرح میں بھی اس رتبے پہ فائز ہونے والا تھا مگر وہ عورت میری اس خوشی کو نگل گئی۔"

حارث ان کے گلے سے لگا دل ہی دل میں بولا۔

"میں بہت خوش ہو حارث بہت بہت زیادہ۔ میں تمہیں بتا نہیں سکتا کہ اس وقت میں کتنی خوشی اور کتنا سکوں محسوس کر رہا ہوں۔ میں بیان ہی نہیں کر سکتا اپنے احساسات کو۔

فائنلی۔۔۔آج فائنلی وہ دن آگیا جس کا مجھے شدت سے انتظار تھا۔ آج میری چاہ پوری کر دی رب نے۔ مجھے اولاد جیسی نعمت سے نواز کر اس نے گویا مجھے دنیا جہاں کا سکھ بخش دیا ہے۔"

حارث سے اپنے احساسات بیان کرتے آغا فارز کے چہرے سے واقعی ڈھیروں خوشی اور سکوں چھلک رہا تھا۔ وہ دل ہی دل میں اس نعمت پہ اپنے رب کا شکر ادا کر رہے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"ہاں ہاں مجھے نظر آ رہی ہے تیری خوشی اور یہ بھی کہ عنقریب تو اس خوشی سے پاگل ہونے والا ہے۔"

حارث شریر پن سے بولا۔

"اب ایسی بات بھی نہیں ہے کہ پاگل ہو جاؤں ہاں مگر دل یہ ضرور چاہ رہا ہے کہ چیخ چیخ کر سب کو بتاؤں کہ میں باپ بن گیا ہوں۔"

وہ اتنے پر جوش تھے کہ حارث ان کے انداز پہ ہنس ہی پڑا۔

"سب کو بعد میں بتانا پہلے گھر میں تو اطلاع دو۔"

حارث نے ان کا دھیان یہ خبر گھر والوں تک پہنچانے کی طرف کروایا۔

"ارے ہاں خوشی میں تو میں بھول ہی گیا تھا، ابھی ماما کو بتاتا ہوں۔ تم دیکھنا حارث ماما کی خوشی کی تو انتہا نہیں رہے گی وہ تو باقاعدہ شکرانے کے نفل ادا کریں گیں۔

مجھ سے زیادہ حسرت تو ان کی تھی میری اولاد دیکھنے کی۔ ابھی کال کرتا ہوں اور بتاتا ہوں کہ آپ دادی بن گئی ہیں۔"

آغا فارز کی تو زبان رکنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔ لفظوں سے اپنی خوشی کا اظہار کیے ہی چلے جا رہے تھے جبکہ حارث حسرت بھری نگاہوں سے انہیں دیکھتا لبوں سے مسکرا رہا تھا۔

اپنا دکھ چھپا کر وہ ان کی خوشی میں خوش کھڑا تھا۔

"ماما کال نہیں اٹھا رہیں یار۔"

Posted On Kitab Nagri

شائستہ کو بیل جا رہی تھی مگر وہ اٹھا نہیں رہی تھیں۔

"ہو سکتا ہے موبائل سے کہیں آگے پیچھے ہوں۔کچھ دیر بعد ٹرائی کر لینا یا وہ خود کر لیں گیں۔"

"ہاں ٹھیک کہہ رہے ہو۔"

آغا فارز نے دو دفعہ کال ملانے کے بعد تیسری دفعہ اس کی بات پہ سر ہلاتے ہوئے موبائل جیب میں رکھا۔

"تمہاری ماما تو اٹھا نہیں رہیں مگر میں ذرا اپنی امی جان کو اطلاع دے دوں۔وہ بھی منتظر ہوں گی۔"

حارث گھر کال ملاتا قدرے آگے چلا گیا جبکہ اکیلے کھڑے آغا فارز نے ایک بار پھر موبائل نکالا۔

"کیا وہ میری کال اٹھائیں گے۔؟"

اعجاز اور نادیہ کے نمبر کو دیکھتے ہوئے انہوں نے اپنے آپ ہی سے سوال کیا مگر ہاں نہ کی صورت میں کوئی جواب نہ ملا۔

"ہو سکتا ہے اٹھا لیں اور اس گڈ نیوز کے بعد کٹ کر ہی نہ پائیں۔"

یہی سوچتے ہوئے آغا فارز نے اعجاز کو کال ملائی اور پھر نادیہ کو مگر دونوں میں سے کوئی بھی ان کی کال نہیں اٹھا رہا تھا۔

نادیہ تو موبائل کے پاس تھیں نہیں مگر اعجاز دیکھ کر بھی دانستہ نہیں اٹھا رہے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اب ان کے پاس ایک ہی انسان بچا تھا اور وہ تھی انعم۔انعم سے تو انھیں پوری امید تھی کہ وہ کال اٹھا لے گی اور ان کی امید بھر آئی۔

دو تین بیلیں جانے کے بعد ان کی کال اٹینڈ کر لی گئی تھی۔

*______________________________-

"ماہی رومت پلیز۔۔۔تم نے سنا ڈاکٹر نے کہا کہ خطرے والی کوئی بات نہیں ہے۔زیادہ گہری چوٹیں نہیں آئیں۔ان شاءاللہ وہ بہت جلد ٹھیک ہو جائے گی۔"

التمش اس وقت ماہ جبیں کے پاس ہوسپٹل موجود تھا اور اسے تسلی دے رہا تھا۔

"ابھی کل رات ہی تو وہ میرے پاس آئی تھی اور مجھ سے کہہ رہی تھی کہ ماہی میں بہت ایکسائیٹڈ ہوں تمہاری شادی کے لئے۔

میں نے مکمل تیاری کر لی ہے کہہ رہی تھی کہ مجھے کوئی منع نہ کرے میں نے تو سب ہی رسمیں کرنی ہیں۔راستہ روکنا ہے جوتا چھپانا ہے اور دودھ پلائی کے تو پورے پچاس ہزار لوں گی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

رات کو اپنی ساری شاپنگ دکھا کر گئی تھی مجھے ابھی وقت ہی کتنا گزرا تھا ہماری ملاقات کو التمش اور آج دیکھو وہ ہنستی کھلکھلاتی میری دوست ہوسپٹل کے بستر پہ پٹیوں میں جکڑی ساکت پڑی ہے۔ مجھ سے اسے اس حالت میں نہیں جا رہا۔"

ماہ جبیں کی یہ کزن اس کی کزن کم دوست زیادہ تھی۔ بہت پیار تھا دونوں میں یہی وجہ تھی کہ اس کے آنسو نہیں رک رہے تھے۔

"میں کہہ رہا ہوں ناماہی کہ پریشان مت ہو۔ ہماری شادی وہ ضرور اٹینڈ کرے گی۔ ہاں مانتا ہوں کہ اس طرح نہیں کر پائے گی جس طرح اس نے تیاری کی تھی مگر وہ ضرور دیکھے گی تمہیں دلہن کے جوڑے میں۔

آخر کو اس کی بیسٹ فرینڈ کی شادی ہے اسے ٹھیک ہونا تو پڑے گا ہی۔"

التمش اسے کب سے یہی حوصلہ دیے جا رہا تھا۔

"ڈاکٹرز نے کیا کہا ہے وہ کب تک ڈسچارج کر دیں گے اسے۔؟"

ماہ جبیں نے پوچھا۔

"دو دن تو وہ ہوسپٹل ہی رہے گی۔ تیسرے روز کر دیں گے ڈسچارج۔"

التمش بھی ہوسپٹل کی بھاگ دوڑ میں عفان کے ساتھ ہی تھا تب ہی ماہ جبیں نے پوچھا۔

"آج میں اس کے ساتھ ہی رہنا چاہتی ہوں۔"

Posted On Kitab Nagri

اس نے اپنی اس ارادے کا اظہار کیا ہی تھا کہ نرمین چلی آئیں ساتھ نیلم بھی تھیں۔

"نہیں ماہ جبیں بیٹا تمہارا ان دنوں گھر میں رات گزرنا ہی ٹھیک ہے۔"

نرمین بولیں اور ساتھ ہی اسے اپنے زمانے کے خیالات بتانے لگیں کہ جب شادی کے دن قریب ہوں تو لڑکیوں کا ایسی کسی بھی جگہ رکنا مناسب نہیں خاص کر رات۔

"مگر آنٹی۔۔۔مان جاؤ ماہی بیٹا تمہاری چچی اور پاپا ہیں نا رات یہاں۔ میں بھی رات میں واپس آ جاؤں گی تم کچھ دیر تک چلی جانا گھر۔"

وہ اگر مگر کرنے کو تھی جب نیلم بول اٹھیں تو وہ چپ رہ گئی۔

*________________________۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ اک سالوں پرانے گھر کے وسیع لاؤنج میں کھڑی سر اٹھائے یہاں سے وہاں تک رہی تھی بلکہ باقاعدہ گھوم کر چاروں اطراف نظر دوڑا رہی تھی۔

گھر کی تمام لائٹس روشن کر دی گئی تھیں مگر پھر بھی یوں لگ رہا تھا جیسے وہ ابھی بھی تاریکی میں ہی ڈوبا ہو۔

Posted On Kitab Nagri

یوں محسوس ہو رہا ہو جیسے اس گھر میں برسوں سے روشنی کا گزر ہی نہ ہوا ہو حالانکہ اس کا وجود اور گھر اس وقت روشنیوں سے نہار رہا تھا۔اس عجیب سا احساس اسے چھو کے گزر رہا تھا جیسے اس خالی گھر میں آج بھی کوئی آباد ہو۔

دیواروں پہ تصاویر آویزاں تھیں جن پہ جمی مٹی کے سبب سوزین دیکھ نہیں پا رہی تھی کہ ان میں کون ہے۔تمام فرنیچرز کو چادروں سے ڈھانپا گیا تھا۔یعنی برسوں گزرنے کے باوجود بھی سامان کو اس گھر سے دور نہیں کیا تھا۔

مگر اس گھر کو دیکھ کر لگ نہیں رہا تھا کہ یہاں کوئی آتا نہیں ہو گا۔اگر برسوں سے کسی نے اس گھر کی صفائی نہ کی ہوتی تو اب سوزین جہاں جہاں بھی قدم رکھتی وہاں وہاں اس کے قدم اپنے نشان چھوڑتے جاتے مگر ایسا نہیں تھا۔

دیکھ کر معلوم ہو رہا تھا کہ بھلے وہ لوگ اس گھر میں نہیں رہتے تھے مگر صفائی کا خیال ضرور رکھتے تھے۔ہاں اب کچھ عرصے سے صفائی نہیں کروائی گئی تھی ہلکی ہلکی مٹی ضرور موجود تھی مگر کہیں کوئی گندگی یا جالا نظر نہیں آ رہا تھا۔

ابھی تو وہ بس کب سے لاؤنج پہ ہی نظریں دوڑا رہی تھی باقی کا گھر دیکھنا تو باقی تھا۔

"یہ وہ لاؤنج ہے نور جہاں میں اور اکا نشہ ایک دوسرے کے پیچھے بھاگا کرتے تھے۔اتنا بڑا گارڈن ہونے کے باوجود بھی ہم یہیں کھیلا کرتے تھے۔ممی ہمیں ڈانٹا کرتی تھیں اور بی بس مسکرا دیا کرتے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

وہ ہمیشہ ہمیں ممی کی ڈانٹ سے بچا لیا کرتے تھے اور پھر کہتے تھے کہ اب تم دونوں کو بھی مجھے اپنی ماں کی ڈانٹ سے بچانا ہو گا۔"

اس ویرانے میں ارحم کی گھمبیر آواز گونجی تو یہاں وہاں دیکھتی کھوئی ہوئی سی نور چونک کر اس کی طرف متوجہ ہوئی اور جہاں ارحم اپنی آخری بات پہ مدھم سا مسکرایا وہیں وہ بھی مسکرا دی۔

"یہاں ایک دوسرے کے پیچھے بھاگتے بھاگتے ہم نے بہت سی چیزیں توڑی ہیں۔وہ فوٹو فریم دیکھ رہی ہونا۔"

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

Posted On Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

ارحم نے دیوار میں فکس گلاس شیلف پہ سجی دیگر چیزوں کے ساتھ پڑے فوٹو فریم کی طرف اشارہ کیا۔

"وہ بھی ہماری شرارتوں کی وجہ سے ٹوٹا تھا۔ٹوٹا اکا نشہ سے تھا اور ڈانٹ میں نے کھائی۔وہ ہمیشہ نقصان کر کے میرے پیچھے دبک جایا کرتی تھی اور میں اس کے ہر نقصان کا الزام اپنے سر لے لیتا تھا۔آخر بھائی ہوتے کس لئے ہیں۔"

ارحم کے نظروں کے سامنے وہ منظر گھومے لگا جب وہ اکا نشہ کی شرارت پہ ممی سے ڈانٹ کھا رہا تھا اور وہ ارحم کے پیچھے چھپی خود بچنے کی کوشش کر رہی تھی۔

"بہت سی یادیں وقت کے ساتھ دھندلا سی گئی ہیں مگر اس ٹوٹے ہوئے فوٹو فریم کو جب جب بھی دیکھتا ہوں تو یوں لگتا ہے ابھی یہ کل کی ہی بات ہو۔"

سوزین کا دل مچلا اس فریم کو دیکھنے کا سو وہ بے ساختہ چلتی ہوئی اس کے روبرو آکھڑی ہوئی۔فریم مٹی کے سبب دھندلایا ہوا تھا۔سوزین نے ہاتھ بڑھا کر شیلف سے اتارا اور اپنے دوپٹے کی مدد سے اس مٹی کو صاف کیا۔

دھند ہٹی تو تصویر واضح ہوئی۔وہ چار لوگ جو ایک ہنستی مسکراتی فیملی تھے اس کے سامنے موجود تھے۔

Posted On Kitab Nagri

جلال خان ایک بازو پہ چھوٹی سی اکانشہ کو اٹھائے جبکہ دوسرے کو اپنی بیگم کے شانے پہ پھیلائے کھڑے تھے۔ارحم ماں کے آگے کھڑا تھا جنہوں نے اپنی بانہوں کا ہار عقب سے ارحم کے گلے میں پہنایا ہوا تھا۔سب کیمرے کی جانب دیکھتے مسکرا رہے تھے۔

سب کافی تیار کھڑے تھے جس سے معلوم ہو رہا تھا کہ یہ کسی ایونٹ کی تصویر ہے۔

"بلکل اسی دراڑ کی طرح حقیت میں بھی ہماری فیملی میں ایک ایسی دراڑ پیدا ہو گئی جو آج تک ختم نہیں ہوئی۔"

ارحم اس کے عقب میں ٹھہرتا بولا تو سوزین نے اس دراڑ کو اب دیکھا جو فریم کے شیشے کے بیچ و بیچ بہت انکمفرٹیبل محسوس کروا رہی تھی۔

پہلے تو وہ سب کے چہروں میں کھو کر اس دراڑ کو دیکھ نہ پائی مگر اب یہ دراڑ اسے بہت کھل رہی تھی۔

"اک ایسی دراڑ جس نے سب تہس نہس کر کے رکھ دیا۔ہماری یہ ہنستی مسکراتی فیملی تباہ ہو گئی نور۔اب میں چاہے کچھ بھی کر لوں مگر اس وقت کو واپس نہیں لا سکتا جب بلکل اس تصویر کی طرح ہم سب ایک ساتھ تھے۔"

ارحم بے بسی بھری تکلیف سے بولتا وہاں سے ہٹ گیا۔شاید اس تصویر کو جس میں وہ سب ایک ساتھ تھے دیکھ نہیں پا رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

تم سوچ رہی ہو گی نا کہ جب یہاں کوئی بستا ہی نہیں ہے تو اس سامان کے یہاں ہونے کا کیا مقصد۔۔۔ مقصد ہے نور۔

اس گھر کی ایک ایک چیز بی اور ممی نے اپنے ہاتھوں سے خریدی اور اپنے ہاتھوں سے سجائی تھی۔ان کے جانے کے بعد میری ہمت نہیں ہوئی کہ کسی بھی چیز کو یہاں سے ہٹا سکوں۔

اس گھر کو انہوں نے بہت محبت اور محنت کے ساتھ سجایا تھا اور میں اسے خالی کرنے کی ہمت نہیں رکھتا ہاں ایک بار یہ ہمت کرنا چاہی تھی۔

اکانشہ جب جب بھی یہاں آتی تھی تو بہت تکلیف سے گزرتی تھی۔یہاں سے جانے کے بعد کچھ دنوں تک تو کافی ڈسٹرب رہتی تھی۔نہ خود پہ دھیان دے پاتی تھی نہ انو پہ۔بہت سی تکلیف دہ یادیں سمیٹ کے جاتی تھی یہاں سے سو اس لئے میں نے سوچا کہ میں اس گھر کو سیل کر دوں۔

ایسا کرنے سے اس گھر سے جڑی ہماری یادیں ختم تو بھلے نہیں ہوں گی مگر یہاں آکر جو اذیت کا ساماں ہم ساتھ لے کر جاتے ہیں کم از کم وہ تو ختم ہو گا مگر اکانشہ نے مجھے ایسا کرنے نہیں دیا۔

یہ جان کر کہ میں اس گھر کو بیچ رہا ہوں اور جو اسے خریدیں گے وہ اسے توڑ پھوڑ کر اس جگہ نئی بلڈنگ کھڑی کریں گے ،اکانشہ تو سکتے میں آگئی تھی۔

بہت بحث ہوئی اس موضوع کو لے کر ہماری اور آخر میں جیت اسی کی ہوئی۔"

Posted On Kitab Nagri

ارحم کی بات سے سوزین کو بھی یاد آیا کہ اس نے حیدر سے جس گھر کو سیل کرنے کے لئے کاغذات منگوائے تھے وہ گھر درحقیقت یہ تھا۔

"یہ تمہارے بی ممی کی بہت بڑی نشانی ہے اور نشانی کے اندر کئی نشانیاں۔۔۔اسے کبھی سیل مت کرنا ارحم۔"

سوزین نے بھی یہی بات کی۔

" کبھی کبھی اپنوں کے سکوں کی خاطر بہت کڑے فیصلے لینے پڑتے ہیں اور میں نے بھی دل پہ بھاری پتھر رکھ کے اکانشہ کی خاطر اس گھر کو سیل کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔"

اس نے بتایا کہ وہ اس کی خاطر مجبور ہوا تھا کیونکہ وہ اسے تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا تھا مگر جب وہ خود ہی اس تکلیف بھری یاد کو خود سے الگ نہیں کرنا چاہتی تھی تو ارحم کیسے اپنی مرضی کر لیتا۔

"ارحم مجھے اپنا کمرہ دکھاؤ نا۔"

سوزین نے اس ٹاپک سے ارحم کا دھیان ہٹانا چاہا۔

"میرا اور اکانشہ کا کمرہ اوپر ہے۔۔۔آؤ۔"

وہ گلاس سٹئرز پہ قدم رکھتا اسے لئے اوپر چلا آیا۔پہلے اکانشہ کا کمرہ آتا تھا سو وہ وہاں چلے آئے۔

ہلکے جامنی اور سفید کنٹراس پہ مشتمل کمرے کا ڈیزائن اور ان ہی دو رنگوں پہ مشتمل فرنیچر۔بہت سی ڈیسنٹ کمرہ تھا اس کا۔کہیں سے کوئی شوخ پن عیاں نہیں ہو رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ہاں بس کچھ ٹیڈی بئیر، پنک پینتھر اور ڈولز تھیں جس سے معلوم ہو رہا تھا کہ یہ کمرہ کسی لڑکی کا ہے۔

"اکانشہ زیادہ عرصہ ایک ہی سیٹنگ اور رنگ کے ساتھ مطمئن نہیں رہتی تھی۔ کچھ مہینوں بعد اسے بے چینی شروع ہو جاتی تھی کہ اسے کمرے کا ڈیزائن رنگ اور فرنیچر بدلنا ہے۔

کوئی ایسا رنگ نہیں تھا جو اس نے اس کمرے پہ اپلائی نہ کیا ہو۔ ہر چھ ماہ بعد اک نیا رنگ دیکھنے کو ملتا تھا ہمیں مگر یہ دو رنگ آخری رنگ ہیں جو برسوں سے اس کمرے کا حصہ ہیں۔

ہر چھ مہینے بعد اپنے کمرے کی چیزوں اور رنگوں سے بور ہو جانے والی میری بہن آج کتنے برس ہو گئے ایک ہی رنگ اور ایک جیسے ہی فرنیچر کے ساتھ رہ رہی ہے۔ جب اس گھر سے نکلی تھی تو ساری خواہشات مار کر نکلی تھی۔"

ارحم کی بات پہ اس خوبصورت کمرے کو دیکھتی سوزین کا چہرہ بجھ سا گیا۔

" صحیح کہتے ہیں کہ وقت ایک سا نہیں رہتا۔"

وہ ٹھنڈی آہ بھرتا بولا تو سوزین نے اس کی طرف دیکھا۔

"چلو نا تمہارے کمرے میں چلتے ہیں۔"

سوزین نے حسرت سے اپنی بہن کے کمرے کو دیکھتے ارحم سے کہا اور اسے لئے باہر نکلتی کمرے کا دروازہ بند کر گئی مگر جب ارحم اسے لئے اپنے کمرے میں داخل ہوا تو سوزین کی آنکھیں ایک بار حیرت سے پوری کی پوری کھل کے رہ گئیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"ارحم یہ تو۔۔۔۔یہ تو بلکل۔۔۔"

وہ حیرت کے مارے کچھ بول نہیں پائی تھی۔ڈارک گرے اور رائل بلو کنٹراس پہ مشتمل یہ کمرہ اس کا ڈیزائن اور اس کی سیٹنگ سب سوزین کو حیران کر گیا۔

"ہاں یہ بلکل اس جیسا کمرہ ہے نور جیسا ہم دونوں کا ہے۔"

سوزین کی ادھوری بات پہ سر ہلاتے ہوئے اسے ارحم نے مکمل کیا۔ارحم نے پاکستان والے گھر میں بھی اپنے کمرے کو ہو بہو یہی رنگ یہی ڈیزائن اور ایسے ہی فرنیچر کو بلکل ایسی ہی سیٹنگ دی تھی۔

"مم۔۔۔مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے میں ہمارے کمرے میں موجود ہوں ارحم۔سچ میں بلکل احساس ہی نہیں ہو رہا کہ کسی نئی جگہ موجود ہوں۔یوں لگ رہا ہے اسپین کھڑے کھڑے پاکستان پہنچ گئی ہوں۔"

سوزین کو ایک دم سے وہ سکوں اور اپنا پن محسوس ہونے لگا جو اسے اپنے کمرے میں قدم رکھنے پہ حاصل ہوتا تھا۔

"جیسے تمہیں لگ رہا ہے نا کہ تم یہاں کھڑے کھڑے ہی وہاں پہنچ گئی ہو بلکل یہی محسوس کرنے کی خاطر میں نے وہاں بھی اپنے کمرے کو ایسا بنوایا تا کہ یہی سکوں میں بھی حاصل کر سکوں۔

میں اپنے کمرے کو بہت مس کرتا تھا نور مگر اس گھر میں قدم رکھنے کے لئے مجھے بہت بڑا جگرا کرنا پڑتا تھا۔گھر کے دہلیز سے کمرے کی دہلیز تک پہنچتے ہوئے مجھے کتنی اذیت کا سامنا کرنا پڑتا تھا تمہیں بتا نہیں سکتا۔

Posted On Kitab Nagri

بس اسی لئے میں نے جب پاکستان میں گھر خریدا تو وہاں ایسا کمرہ چنا جس کا نقشہ ہو بہو میرے کمرے جیسا تھا اور پھر اسے اسی کے مطابق سیٹ کروایا ہاں بس ایک کمی ہے کہ یہاں یہ ٹیرس ہے جس سے باہر کا منظر نظر آتا ہے مگر وہاں ایسا کوئی دروازہ نہیں جو ٹیرس کو کھلتا ہو۔

ہر ممکن کوشش کرنے کے باوجود بھی کہیں نہ کہیں کوئی کمی تو رہ ہی جاتی ہے۔ جیسے کہ وہاں اس ٹیرس کا نہ ہونا اور کمرے کا بالائی منزل پہ نہ ہونا مگر پھر بھی جو سمیلیریٹی تم نے یہاں محسوس کی وہی میں بھی وہاں محسوس کرتا ہوں اور میرے لئے یہی کافی ہے۔"

سوزین تو ابھی تک خوشگوار حیرت میں مبتلا تھی کہ ایک دوسرے ملک میں کھڑے ہو کر بھی وہ ہو بہو اپنا کمرہ دیکھ رہی ہے اور جب وہ خود یہ دیکھ کر کتنا سکوں پا گی تھی تو ارحم وہاں اپنے کمرے میں رہ کر کتنا سکوں پاتا ہو گا اسے اندازہ تھا۔

"اکانشہ اپنے کمرے سے زیادہ میرے کمرے میں پائی جاتی تھی ممی جب بھی اس کے کمرے میں آتیں تو کمرے کو خالی پا کر کہتیں کہ یہ لڑکی پھر سے غائب ہے اور پھر سیدھا میرے پاس آتیں جانتی تھیں کہ وہ یہیں موجود ہو گی۔

اکانشہ کو پڑھائی کرنی ہوتی تو میرے پاس آتی۔ کھیلنا ہوتا تو میرے ارد گرد منڈلانے لگ جاتی۔ ہر بات شئیر کرنے کو میری سماعتوں میں انڈیلتی۔ کوئی بات منوانی ہوتی تو اسے میں یاد آتا۔ میں اپنے دوستوں کے ساتھ اتنا ٹائم سپینڈ نہیں کرتا تھا جتنا اکانشہ کے ساتھ کرتا تھا۔"

Posted On Kitab Nagri

ہر جگہ سے جڑی وہ اپنی یادیں ساتھ ساتھ بتاتا جا رہا تھا۔

"اسکول سے آتے ہی میں اور اکا نشہ کھانا کھا کر سو جاتے تھے۔ جب اٹھتے تو ممی ہمارے لئے شیک بنا کر اوپر چلی آتی تھیں۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

ہم اس ٹیرس پہ اپنے اپنے بیگز لئے اس ٹیبل کے اطراف بیٹھ جاتے تھے مگر ابھی گھنٹہ ہی گزرتا تھا کہ ہارن کی آواز پہ ہم اچھل کے کھڑے ہو جاتے تھے۔"

وہ بولتا ہوا ٹیرس پہ چلا آیا جبکہ سوزین بھی اس کے پیچھے ہی تھی۔

"یہ وہ ٹیرس ہے جہاں شام کے قریب بی کی گاڑی کا ہارن سنتے ہی میں اور اکانشہ بھاگے آتے تھے اور ریلنگ سے لٹک کر انھیں پکارنے لگ جاتے تھے۔

وہ ہمیں نیچے آنے کا اشارہ کرتے اور ہم بھاگتے ہوئے ان کے سر پہ پہنچ جاتے تھے۔اکانشہ کو گاڑی کی سیر اور اپنی من پسند چیزیں لینے کا بھوت سوار ہوتا تھا جبکہ مجھے ڈرائیونگ سیکھنے کا۔

ہم دونوں ہی اپنی اپنی چاہ کے لئے ان کے پاس بھاگتے تھے اور بی کہتے تھے کہ تم دونوں بڑے ہی مطلبی بچے ہو۔بچے باپ سے ملنے کو بھاگتے آتے ہیں مگر تم دونوں اپنے اپنے مطلب کو۔"

باپ کی بات کرتا ارحم ہولے سے ہنس دیا مگر اس ہنسی میں نمی کی اک واضح چھنکار تھی جو سوزین محسوس کر سکتی تھی۔

*_____________________۔

"ماما۔۔بابا پھپھو۔۔۔۔"!

Posted On Kitab Nagri

انعم کمرے سے نکلی اور سب کو آوازیں دیتی بھاگتی ہوئی لاؤنج میں آئی۔

"ارے بھئی کیا ہو گیا یوں بھاگتی ہوئی کیوں آ رہی ہو اور یہ تم ابھی تک تیار کیوں نہیں ہوئی۔ جانا نہیں کیا۔"

شائستہ نے پوچھا۔

آج شائستہ نادیہ اور انعم کو نکاح کا جوڑا فائنل کرنے جانا تھا۔

"تیاری تو آپ کریں ہوسپٹل جانے کی۔"

انعم خوشی سے بولی۔

"استغفر اللہ انعم کیسی باتیں کر رہی ہو۔ دماغ تو نہیں چل گیا تمہارا۔"

نادیہ نے ہوسپٹل والی بات پہ انعم کو ڈپٹا۔

"اوفو ماما آپ غلط سمجھ رہی ہیں۔"

انعم کو اپنی جلد بازی پہ خود ہی ہنسی آئی۔

"تو پھر جلدی بتاؤ ایسی کیا بات ہے جو تم اپنی پھپھو کو ہوسپٹل پہنچانا چاہ رہی ہو۔"

اعجاز دیکھ رہے تھے کہ وہ بے صبری سے کچھ بتانا چاہ رہی ہے اور کافی خوش معلوم ہو رہی ہے تب ہی مذاق بھرے انداز میں بولے۔

"خبر ایسی ہے کہ آپ سب کے چہرے خوشی سے دھمکنے والے ہیں۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

انعم نے مزید تجسس پیدا کیا۔

"اب بتا بھی دو کیوں سسپنس پھیلا رکھا ہے۔"

شائستہ نے پوچھا۔

"پہلے تو آپ یہ بتائیں کہ آپ کا موبائل کہاں ہیں۔؟"

انعم نے ابھی بھی نہ بتایا۔

"لو۔۔۔موبائل تو لگتا ہے میں اپنا گھر ہی بھول آئی۔"

شائستہ نے ہینڈ بیگ کھول کر کھنگالا مگر موبائل نہ پا کر بولیں۔

"بہت خوب۔۔۔آپ موبائل گھر بھول آئی ہیں اور کوئی وہاں آ کو لگاتار فون کیے جا رہا ہے۔"

انعم نے نام لئے بغیر بتایا۔

"مجھے کون کال کر رہا ہے۔۔۔کیا فارز۔"

شائستہ نے پہلے تو سوچا اور پھر پوچھا۔

"جی ہاں پھپھو وہ آپ کو کب سے کالز پہ کالز کیے جا رہے ہیں بے صبروں کی طرح مگر آپ یہاں مزے سے بیٹھی ہیں۔"

انعم نے اب کے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے بتایا۔

"تمہیں اس نے کال کی ہے کیا۔۔۔کیا کہہ رہا تھا کہ کیوں کالز کر رہا ہے۔؟"

Posted On Kitab Nagri

شائستہ اب کے الجھیں کہ فارز نے پہلے تو کبھی ایسا نہیں کیا کہ کالز پہ کالز کرتے جائیں۔

"وہ جو مجھے بتا رہے تھے وہ آپ سب کو بتا دوں کیا۔؟"

انعم نے آنکھیں مٹکاتے ہوئے کہا۔

"اوفو انعم کیوں پہیلیاں بجھوا رہی ہو اب بتا بھی دو۔"

نادیہ نے اب اسے بات ختم کرنے کو کہا کب سے لٹکائے ہی جا رہی تھی جبکہ اعجاز آغا فارز کے ذکر پہ یوں بیٹھے تھے جیسے یہاں ہوں ہی نا۔

"تو بات یہ ہے میری پیاری پھپھو اور ماما جان کہ۔۔۔"

انعم نے تھوڑا اور انتظار کروایا۔

"کہ آپ دادی اور آپ نانی بن گئی ہیں۔۔۔یاہو۔"

انعم نے سرپرائز بریک کرنے والے انداز میں ایک دم سے نیوز بریک کی اور آخر میں خوشی سے نعرہ بھی لگایا۔

"کیا۔۔۔"

شائستہ اور نادیہ نے خوشی سے ایک ساتھ ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

"جی ہاں اور آپ میری پیارے بابا جان۔۔۔مبارک ہو آپ نانا بن گئے ہیں۔۔۔ایزل کا بیٹا ہوا ہے۔"

Posted On Kitab Nagri

انعم نے اب کے باپ کو مبارک باد دی جن کا چہرہ ہر مسکراہٹ سے عاری تھا۔

"اور میں اپنا بتانا تو بھول ہی گئی میں خالہ بن گئی ہوں ماما مجھے بھی تو مبارک باد دیں۔"

کتنے دنوں سے گم سم سی انعم کے چہرے پہ آج خوشی کے رنگ بکھرے تھے کیونکہ وہ خالہ بن گئی تھی۔

"مبارک ہو انعم۔۔۔ تمہاری ایزل سے بھی بات ہوئی کیا۔۔۔وہ کیسی ہے۔"

نادیہ کے خوشی کے مارے آنسو چھلک آئے تھے۔انہیں اپنی بیٹی کی بھی فکر جاگی۔

"پوچھا تھا میں نے وہ بلکل ٹھیک ہے ہاں بس بات نہیں ہوئی۔"

انعم نے نادیہ کو بے فکر کیا۔

"یااللہ تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے تو نے میرے بچوں کو اپنی نعمت سے نوازا۔"

شائستہ نے باقاعدہ شکر ادا کیا۔

"شکر ہے اس مالک کا کہ سب خیریت سے ہو گیا۔سچ میں بہت فکر تھی مجھے ایزل کی۔"

نادیہ نے بھی شکر کیا کہ سب اچھے سے ہو گیا۔

"تمہارے ساتھ تیاریوں میں لگی رہی خیال ہی نہیں آیا کہ ایزل کے پاس چلی جاتی۔اس وقت میں کسی بڑے کو تو ہونا چاہیے تھا نا اس کے پاس۔"

شائستہ بولیں۔

Posted On Kitab Nagri

"ہاں یہ تو ٹھیک کہہ رہی ہو تم بلکہ ہمیں ابھی بھی جانا چاہیے۔ہائے شائستہ مجھ سے تو صبر نہیں ہو رہا اپنے نواسے کو دیکھنے کا اور اپنی بچی کی بھی فکر ہو رہی ہے۔"

نادیہ بے صبری سے بولیں۔

"صبر تو مجھ سے بھی نہیں ہو رہا نادیہ۔فارز مجھے وہاں فون پہ فون کرتا رہا خوش خبری سنانے کو اور مجھے دیکھو بے خبر یہاں بیٹھی تھی۔

خیر اب جب معلوم ہو ہی گیا ہے تو اٹھو چلتے ہیں۔"

شائستہ جانے کو تیار بولیں۔

"انعم تم نے پوچھا فارز سے کس ہوسپٹل میں ہے وہ۔"

نادیہ نے پوچھا۔

"ارے ماما ظاہر ہے حارث ث ث۔۔۔"

اس شخص کا نام لیتے ہوئے زبان آج بھی لڑکھڑا جاتی تھی۔وہ ڈھنگ سے بول ہی نہ پائی۔

"تا۔۔۔تاجدار ہوسپٹل میں۔"

اس نے اب کے ہوسپٹل کا نام بتایا۔

"ارے ہاں میں بھی نا۔۔۔بھول جاتی ہوں۔"

نادیہ سر پہ ہاتھ مارتی بولیں۔

Posted On Kitab Nagri

"تم واقعی بھول جاتی ہو نادیہ۔"

اس سارے میں کب سے خاموش بیٹھے اعجاز ایک دم سے خفگی بھری آواز میں بولے اور نادیہ کو کڑی نگاہوں سے دیکھتے وہاں سے اٹھ گئے۔ وہ گئے تو سب کو گویا سانپ سونگھ گیا۔

پہلے تو کوئی ان کی طرف متوجہ ہی نہ تھا مگر اعجاز نے اپنی جس بات سے سب کو اپنی طرف متوجہ کرایا اس بات کا مطلب سب بخوبی سمجھتے تھے اور ان کا مطلب یہی تھا کہ تم لوگ بھول جاتے ہو کہ جس پوتے نواسے اور بھانجے کی تم لوگ ایک دوسرے کو مبارک دے رہے ہو وہ کس گناہ کا نتیجہ ہے۔

"میرے بیٹے کی خوشی نہ سہی کم از کم اپنی بیٹی کے لئے ہی خوش ہو جائے۔ ایزل ماں بن چکی ہے اور جب ماں اپنی اولاد کو ماضی میں ہوئے گناہ سے جوڑے بنا بس جی جان سے محبت دیتی ہے اسی طرح یہ بھی اس بچے کو ماضی سے جوڑے بنا بس نانا بن کر اپنا پیار دے اور جا کر شفقت بھرا ہاتھ رکھ دے ان پر۔"

شائستہ کم از کم آج ان کی ناراضگی کے حق میں نہیں تھیں۔

"میں نے تو بہت کوشش کی ہے سمجھانے کی شائستہ۔ بہت کہتی ہوں کہ کر دیں معاف فارز کو۔ میں نے بھی تو کیا ہے دل بڑا کر کے اپنی بیٹی کی خاطر اسے معاف۔ بیٹی خوش نہ ہوتی تو میں اسے کبھی معاف نہ کرتی مگر اس گناہ کو نکال کر شروع سے اب تک وہ ہے تو وہی فارز۔ ہمیں عزت دینے والا ہماری بیٹی پہ جان چھڑکنے والا۔ وہ دونوں خوش ہیں اور کیا چاہیے اور اب تو خیر سے والدین کے رتبے پہ بھی فائز ہو چکے ہیں۔"

Posted On Kitab Nagri

نادیہ بھی شائستہ کی تائید میں بولیں۔

"میں بات کرتی ہوں بابا سے۔"

انعم کچھ سوچتی ہوئی باپ کے پاس چلی آئی جو باہر لان میں آبیٹھے تھے۔

"بابا۔"

وہ انھیں مخاطب کرتی ان کے برابر والی کرسی پہ بیٹھ گئی۔

"آپ کو خوشی نہیں ہوئی کیا۔؟"

اس نے چپ بیٹھے باپ سے پوچھا۔

"میرا جی چاہ رہا ہے انعم میں اپنی بیٹی کے پاس جاؤں اور اس کے سر پہ ہاتھ رکھ کے اسے پیار دوں۔ اسے کہوں کہ اس وقت میں تمہارے بابا تمہارے ساتھ ہیں۔ خود کو ان محبتوں سے محروم مت سمجھو۔"

بنا انعم کی طرف دیکھے وہ بس ٹکٹکی باندھے میز کو گھورتے حسرت سے بولے۔

"صرف ایزل کے پاس بابا۔۔۔ اپنے نواسے کے پاس نہیں جانا چاہتے۔ اسے دیکھنے کو اور پیار کرنے کا دل نہیں چاہ رہا کیا آپ کا۔؟"

انعم نے ان کی دکھتی رگ کو چھیڑا۔

"مت پوچھو مجھ سے یہ سوال۔۔۔ تم لوگوں کے ان ہی سوالوں سے بچنے کے لئے یہاں آ کر بیٹھا ہوں۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

انہوں نے رخ پھیرتے ہوئے کہا۔

"مگر میں جاننا چاہتی ہوں بابا۔۔۔اپنے نواسے کو لے کر آپ کے کیا احساسات ہیں میں جاننا چاہتی ہوں۔"

انعم بھی جاننے کا فیصلہ کر کے آئی تھی۔

"سنگ دل نہیں ہوں نہ ہی کوئی پتھر جس میں نرمی کی گنجائش نہ ہو۔۔۔میرا بھی دل دھڑک رہا ہے اس ننھی جان کو دیکھنے کے لئے اسے اپنی بانہوں میں اٹھا کر پیار کرنے کے لئے کیونکہ۔۔۔۔"

"کیونکہ کیا بابا۔؟"

وہ اٹکے کو بے صبری سے انعم نے پوچھا۔

"کیونکہ وہ میرا نواسہ ہے اور۔۔۔اور وہ تو بے قصور ہے۔ بھلا اس ننھی جان سے مجھے کیا بیر۔"

رخ ذرا سا واپس موڑا تو انعم نے دیکھا کہ ان کی آنکھوں میں واقعی بیٹی اور بیٹی کی اولاد دیکھنے کی تڑپ جاگ رہی تھی۔

"تو پھر چلے کیوں نہیں جاتے ان کے پاس۔ دیکھیں ناماما کتنی خوش ہیں اور پھپھو۔۔۔دونوں کی خوشی کا تو کوئی ٹھکانہ نہیں۔ بس نہیں چل رہا اڑ کر پہنچ جائیں ان کے پاس اور پھر ایزل بھی تو انتظار کر رہی ہو گی ہم سب کا۔"

انعم نے انہیں اس خوشی کو ایزل کے ساتھ مل کر منانے کا کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"تم لوگوں کو جانا ہے تو جاؤ میں نے کسی کو بیریوں سے جکڑ کے نہیں رکھا۔"

انہوں نے باقیوں کو جانے کی اجازت تو دے دی مگر خود راضی نہ ہوئے۔

"کتنی خوشی کا دن ہے بابا اور اس خوشی کے دن میں جب آپ کی بیٹی کو اللہ نے اپنی نعمت سے نوازا ہے وہ خوش ہونے کی بجائے روئے تو اچھا تو نہیں لگے گا نا آپ کو۔اسی کی خوشی کی خاطر چلیں نا۔"

انعم نے ایزل کی خوشی کو آگے رکھتے ہوئے کہا۔

"میں وہاں جا کر اپنے زخم تازہ نہیں کرنا چاہتا۔ نہیں دیکھنی مجھے اس کی صورت۔اس نے میری بیٹی کے ساتھ اتنا غلط کیا اور میں وہاں جا کر اس کے بچے کی پیدائش کی مبارک باد پیش کرتا خوشیاں مناتا پھروں۔یہ مجھے گوارا نہیں۔"

وہ ایک دم کرسی سے اٹھ کھڑے ہوئے۔

"مگر وہ آپ کی بیٹی کی بھی تو اولاد ہے اور ہم۔۔۔ہم آپ کے بغیر اس خوشی کو کیسے سیلبریٹ کر سکتے ہیں بابا۔"

انعم نے ان کے پیچھے آتے ہوئے کہا۔

"میں نے کہا نا انعم تم لوگوں کو اجازت ہے جو بھی کرو جیسے مرضی کرو مجھے اعتراض نہیں مگر مجھے اس سب سے دور رکھو۔"

Posted On Kitab Nagri

اعجاز نے نہیں ماننا تھا سو نہ مانے۔ وہ لاؤنج کے دروازے تک پہنچے تو شائستہ اور نادیہ کو وہاں کھڑا سب سنتا پایا۔ وہ ایک طرف سے ہو کر گزر گئے۔

"بابا جانے کو راضی نہیں۔"

سن تو وہ دونوں سب چکی تھیں مگر پھر بھی انعم نے یاسیت سے بتایا۔

"شائستہ تم چلی جاؤ۔۔۔ فارز تمہارا انتظار کر رہا ہو گا۔"

نادیہ نم آنکھیں خشک کرتی بولیں۔

"اور ایزل۔۔۔ کیا وہ تم لوگوں کا انتظار نہیں کر رہی ہو گی۔ میں چلی جاؤں تو جا کر اس کو کیا جواب دوں کہ کیوں نہیں آئے تم لوگ۔

نہیں نادیہ میں نہ اس کے سوالوں کا سامنا کر سکتی ہوں اور نہ ہی اسے بلکتا دیکھ سکتی ہوں۔ یہاں سے خوشی خوشی وہاں جا کر اسے روتا دیکھنے سے بہتر ہے میں جاؤں ہی نا۔

جب وہ گھر آ جائے گی تو چلی جاؤں گی بلکہ فارز سے کہوں گی کہ اسے میرے پاس لے آئے مگر کم از کم آج کے دن نہیں جا سکتی اس کے سامنے۔"

شائستہ سے امید تو نہ تھی انکار کی مگر وہ انکار کر گئیں۔ وہ تو اتنی خوش تھیں کہ بھاگی چلی جاتیں۔

"میں جانتی ہوں تمہارا دل تڑپ رہا ہے۔ برسوں سے حسرت تھی تمہاری فارز کی اولاد دیکھنے کی اور اب جب حسرت پوری ہوئی ہے تو تم ہماری خاطر اپنی خواہش مار رہی ہو۔

Posted On Kitab Nagri

نہیں شائستہ۔۔۔ایسامت کرو۔تم جاؤ۔"

نادیہ نے انھیں منانا چاہا۔

"ہوسپٹل تو کیا آج اپنے گھر بھی نہیں جاؤں گی کہیں اعجاز یہ نہ سمجھ جائے گھر کے بہانے وہاں چلی گئی۔آج یہیں رہوں گی اس کے سامنے اور اسے احساس دلاؤں گی کہ کسی کی خوشیاں مار کر کیسا محسوس ہوتا ہے۔

ارے ہماری چھوڑو اپنی بیٹی کی خاطر ہی اپنا غصہ مار جاتا۔بھلے میرے بیٹے سے منہ سیدھا نہ کرتا مگر اپنی بیٹی کو تو جا کر احساس دلاتا کہ اس کے اپنے اس وقت میں اس کے ساتھ ہیں۔

مگر نہیں اسے بس اپنی انا پیاری ہے۔۔۔یہ گوارا نہیں وہ گوارا نہیں۔"

شائستہ دلبرداشتہ سی کہتیں اندر چلی گئیں۔

"ماما۔۔۔بابا واقعی سنگ دل نہیں ہیں۔آپ نے سنا انہوں نے کیا کہا وہ جانا چاہتے ہیں ایزل اور اس کے بیٹے کو پیار دینا چاہتے ہیں مگر شاید ہم ان کی جگہ پہ نہیں ہیں تب ہی ان احساسات کو ٹھیک سے سمجھنے سے قاصر ہیں جن سے وہ اس وقت گزر رہے ہیں۔

اس سے پہلے نادیہ کچھ بولتیں انعم باپ کے حق میں بول اٹھی۔

"مگر آپ فکر نہ کریں زیادہ دن بابا رہ ہی نہیں پائیں گے۔ہم سے زیادہ مچل اٹھیں گے اپنے نواسے کو دیکھنے کے لئے۔بس تھوڑا سا وقت دیں پھر خود جائیں گے ایزل کے پاس۔"

Posted On Kitab Nagri

انعم پوری امید سے بولی۔پہلے بات اور تھی اب تو نواسہ آگیا تھا۔

"ہوں۔"

نادیہ اتنی آزردہ ہو گئی تھیں کہ ہوں ہاں کے علاوہ کچھ بول ہی نہ پائیں۔

*__________________________۔

پورا گھر دیکھنے کے بعد اب وہ اس کمرے کے روبرو موجود تھے جس سے ارحم کی سب سے زیادہ تکلیف بھری یاد جڑی تھی۔ایسی تکلیف کہ وہ اس کمرے کی دہلیز بھی پار نہیں کر پا رہا تھا۔

"یہ تمہارے ممی اور بی کا کمرہ ہے نا۔"

ارحم کو بت بنے دہلیز پہ ہی جما پتھریلی آنکھوں سے کمرے کو دیکھتا پا کر سوزین نے اندر داخل ہوتے ہوئے فوراً بھانپ لیا اور ویسے بھی ابھی تک ارحم نے ان کا کمرہ نہیں دکھایا تھا اور اب ایک ہی کمرہ بچا تھا تو یہ ان ہی کا ہونا تھا۔

"یہ کمرہ نہیں ہے نور، یہ وہ قتل گاہ ہے جہاں میرے بی کا خون ہوا تھا۔

یہ وہ درندگی بھرا حجرہ ہے جہاں میری ممی کی درد بھری چیزیں آج بھی گونجتی ہیں۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

وہ سرخ پڑتی آنکھیں لئے یک ٹک ایک ہی سمت دیکھتا بھینچے لہجے میں بولا تو سوزین یہ سن کر اپنی جگہ کانپ کر رہ گئی۔اس نے بے ساختہ اپنے قدم پیچھے کو اٹھائے اور ارحم کے پہلو میں آ کھڑی ہوئی۔اک عجیب ساڈراور وحشت تھی جو سوزین کے وجود میں بھر گئی۔

جس جگہ کسی عورت کی عزت لوٹی گئی ہو اور جس جگہ کسی مرد کا خون بہایا گیا ہو اس جگہ سوزین کیسے قدم رکھ سکتی تھی۔

"وہ ایک خوشگوار شام تھی۔"

وہ اسی سمت دیکھتا سنجیدگی سے بولنا شروع ہوا۔

"میرا اولیولز کا ریزلٹ اناؤنس ہوا تھا اور میں نے اپنے اسکول میں ٹاپ کیا تھا۔ممی اور بی اس دن بہت خوش تھے۔

اور بی نے اس خوشی کو سیلبریٹ کرنے کا سوچا۔پلان کیا کہ کہیں باہر جا ڈنر کریں گے۔جانتی ہو بی نے میرے لئے میری پسندیدہ گاڑی بھی خرید رکھی تھی مگر میرے رزلٹ اناؤنس ہونے کے منتظر تھے۔یہ ان کا سرپرائز تھا مگر اکا نشہ جاسوس نے مجھے پہلے ہی اس سرپرائز کے متعلق بتا دیا تھا۔

ہم سب بہت خوش تھے شام کا وقت تھا اور ہم جانے کو تیار کھڑے تھے مگر ممی نے جانے سے انکار کر دیا۔"

ارحم کی انکار والی بات پہ سوزین الجھی۔

Posted On Kitab Nagri

"کیوں۔"

اور بے ساختہ اس نے پوچھ ڈالا۔

"ممی کی طبیعت ایک دو روز سے ناساز تھی۔انھیں ریسٹ کی ضرورت تھی مگر ہم یہ خوشی ان کے ساتھ سیلبریٹ کرنا چاہتے تھے۔

انہوں نے کہا ہم سب چلے جائیں جب وہ ٹھیک ہوں گی تو میری اس خوشی کو اپنے ہاتھوں سے میرا من پسند کھانا بنا کر سیلبریٹ کریں گیں۔

میرا دل نہیں مانا میں نے کافی انسسٹ کیا کہ ساتھ چلیں ورنہ میں بھی نہیں جاؤں گا۔چاہتے تو بی بھی یہی تھے کہ وہ ساتھ چلیں مگر میرے نہ جانے کا سن کر ماما نے بی کو اشارہ کیا اور بی نے مجھے سمجھایا کہ ممی ٹھیک کہہ رہی ہیں۔ہم ان کے ساتھ اس خوشی کو دوبارہ سے سیلبریٹ کرلیں گے۔انہوں نے کہا کہ ہم جلدی واپس آجائیں گے۔

میرا دل تو راضی نہ تھا مگر پھر بھی بی اور ممی کی خاطر چلا گیا۔

ہمارے لوکیشن پہ پہنچنے کی دیر تھی کہ ایک دم سے موسم خراب ہو گیا۔آندھی نہیں بلکہ اک طوفان تھا جو چلا آیا تھا اور ساتھ ہی طوفانی بارش بھی۔

ممی گھر اکیلی تھیں اور ایسے موسم سے گھبراتی تھیں۔مجھے اور بی کو ان کی فکر ہونے لگی۔اکانشہ بھی چپ بیٹھی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ہم نے کھانا ختم کیا اور طوفان تھمنے کا انتظار کرنے لگے۔طوفان تھما مگر بارش ہنوز جاری تھی۔ہم اسی بارش میں گھر کے لئے نکل گئے مگر جیسے ہی گھر پہنچے اک نیا طوفان ہمارا منتظر تھا۔"

وہ کس طوفان کی بات کر رہا تھا سوزین کو بخوبی اندازہ تھا۔اس نے بغور ارحم کی آنکھوں میں دیکھا جہاں تکلیف اور غصے کی سرخی اتری ہوئی تھی۔وہ جانتی تھی وہ اب کیا بتانے والا ہے اور بتاتے ہوئے وہ کس کرب سے گزرے گا یہ بھی اسے اندازہ تھا تب ہی بولی۔

"ارحم۔۔۔چلو ناواپس چلتے ہیں۔"

اس نے ارحم کا بازو پکڑ کے اسے وہاں سے لے جانا چاہا مگر وہ پتھر اپنی جگہ سے ایک انچ بھی نہ سرکا۔سوزین حیران سی وہیں رک گئی۔

"یہی وہ دہلیز تھی جہاں قدم رکھتے ہی میرا باپ میری ماں کو دیکھ کر گولی لگنے سے قبل ہی مر گیا تھا۔"

وہ دہلیز پہ خالی خالی نظروں سے دیکھتا بولا تو اپنی ہی آواز کسی گہرے کنویں سے آتی معلوم ہوئی۔

"ارحم۔۔۔نہیں جاننا مجھے کچھ بھی تم۔پلیز یہاں سے۔۔۔وہ خبیث انسان یہیں اس کمرے میں موجود تھا اور ہمارے آنے سے قبل ممی کو ایسی اذیت سے دوچار کر چکا تھا جس کے بارے میں سوچ کر بھی میرا خون کھول اٹھتا ہے۔"

مگر وہ نہیں رکا تھا۔۔وہ اسے نہیں سن رہا تھا بس اپنی سنائے جا رہا تھا جبکہ اپنے گھٹیا باپ کا ذکر ہوتے ہی سوزین کا جی چاہا اپنے کان بند کر لے۔

Posted On Kitab Nagri

یہ تکلیف ارحم کی ہی نہیں یہ تکلیف سوزین کی بھی تھی۔

"ایک طوفان تو تھم گیا تھا مگر ایک طوفان آنے والا تھا۔میں بستر میں دبکی سسکیوں کے ساتھ روتی اپنی ماں کی طرف چاہ کر بھی نظر نہیں اٹھا سکتا تھا جبکہ اکانشہ سمجھنے سے قاصر تھی کہ آخر ہوا کیا مگر جب بی نے اپنا آپ کھوتے ہوئے اس ذلیل انسان کا گریبان پکڑا اور چلاتے ہوئے اس پہ وار کرنا شروع کر دیا کہ تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی میری بیوی کی عزت پہ ہاتھ ڈالنے کی۔۔۔تو یہ الفاظ اکانشہ کی سمجھ کو کھولنے کے لئے کافی ہو گئے۔

اک دھچکا تھا جو اسے لگا تھا جبکہ ہم یہ دھچکا اس دہلیز پہ قدم رکھتے ہی کھا چکے تھے۔

ہم پٹھان ہیں نور، ہماری عزت کے ساتھ کوئی چھیڑ چھاڑ کرے تو ہم اس پہ رحم نہیں کھاتے بلکہ اسے گولیوں سے بھون کے رکھ دیتے ہیں۔

بی اس پہ کسی بپھرے شیر کی مانند پل پڑے تھے اور میں نے کوئی مداخلت نہیں کی تھی کیونکہ میں چاہتا تھا کہ وہ اسے جان سے مار ڈالیں۔اس کی بوٹیاں نوچ ڈالیں اور اسے کتوں کے آگے ڈال دیں۔"

وہ جانتا تھا کہ جس کے بارے میں وہ بات کر رہا ہے وہ آدمی سوزین کا باپ ہے مگر وہ اس وقت اپنے غصے اور میں غصے میں نکلنے والے لفظوں پہ کنڑول نہیں رکھ سکتا تھا۔

رہی سوزین تو وہ ارحم کے دکھ کے ساتھ ساتھ کھڑی یہ دکھ بھی سہہ رہی تھی کہ یہ سب کرنے والا اس کا باپ ہے۔

Posted On Kitab Nagri

"مگراس وقت بی اسے گولیوں سے چھلنی کر کے آسان موت نہیں دینا چاہتے تھے۔وہ اپنے ہاتھوں سے اسے مار مار کے بے حال کر دینا چاہتے تھے۔

ان کے اندر جارحیت بھری آگ جو اس نے جلائی تھی اس سے اسی کو جلا کر راکھ کر دینا چاہتے تھے مگر اگلے ہی پل انسان کی زندگی میں کیا ہونے والا ہے یہ کوئی نہیں جانتا اور اس وقت ہم بھی نہیں جانتے تھے۔

وہ دوست کے روپ میں آستن کا سانپ تھا اور اس سانپ کو لہولہان کرنے کے بعد وہ اس کا دم گھونٹ کر اسے تڑپا تڑپا کر مار دینا چاہتے تھے مگر وہ نہیں جانتے تھے کہ موت در حقیقت ان کا انتظار کر رہی ہے۔وہ اس پہ جھکے اس کا گلا دونوں ہاتھوں سے دبا رہے تھے مگر اس سے قبل کہ وہ آخری سانسوں کو پہنچتا کمرے میں اک زوردار آواز گونجی اور ہاتھا پائی اور سسکیوں کا شور ایک دم سے سناٹے میں بدل گیا۔

ابھی ہم سمجھ ہی نہ پائے تھے کہ وہ گونج ایک بار پھر سے اٹھی مگر اس بار میرے بی کے حلق سے اک درد بھی آواز خارج ہوئی۔

میرے وجود میں ایک دم سے حرکت ہوئی۔کسی انہونی کے تحت میں نے لپک کر انھیں تھاما اور جیسے ہی سیدھا کیا تو ان کی خون آلود شرٹ کو دیکھ کر میں سکتے میں آ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

میری گردن فوراً سے اس کی جانب گھومی تو دیکھا وہ ہاتھ میں پسٹل پکڑے ہوئے تھا جس کے اندر سے نکلی گولیاں میرے بی کے سینے میں اتر چکی تھیں اور ان گولیوں پہ میرے بی موقع پر ہی دم توڑ گئے۔مار دیا اس نے میرے بی کو۔۔۔چھین لیا ہم سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے۔"

ارحم اپنی آنکھوں پہ ہاتھ رکھتا وہیں چوکھٹ سے لگ کر نیچے بیٹھتا چلا گیا۔اس کی آواز میں کتنا کرب چھلک رہا تھا یہ اندازہ لگانا تو سوزین کے لئے بھی مشکل تھا۔مگر اس وقت وہ کتنی تکلیف میں ہے یہ اسے نظر آ رہا تھا۔

"ارحم۔۔۔۔"

وہ اسے تکفر سے پکارتی پیروں کے بل اس کے پاس بیٹھی اور شانے پہ ہاتھ رکھ کر اسے حوصلہ دینا چاہا۔۔۔

"میں اس وقت اپنے حواس کھو بیٹھا تھا اور ہاتھوں سے نہیں بلکہ بوٹوں کے ساتھ اسے مارنا شروع کر دیا مگر وہ انسان نہیں درندہ تھا جسے جتنا بھی مار لو بے فائدہ تھا۔

اس سے قبل میں آہنی گلدان سے اس پہ آخری وار کر کے اس کا قصہ تمام کرتا اس نے پسٹل کا رخ اکا نشہ کی جانب موڑ دیا اور اس لمحے میرے ہاتھ خلا میں ہی کشیف ہو کے رہ گئے۔

اس پسٹل سے نکلنے والی گولی میری بہن کی جان بھی لے سکتی تھی اور میں اپنے باپ کو کھونے کے باپ اپنی بہن کو نہیں کھونا چاہتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

میں اس وقت کچھ نہیں کر پایا نور، کچھ نہیں کر پایا۔ وہ میری ماں کو زندہ در گور کرتا میرے باپ کی جان لئے آخر تک میری بہن پہ نشانہ تانے وہاں سے نکل گیا اور میں کچھ نہیں کر پایا۔۔۔ نہیں کر پایا۔"

وہ بے بسی سے دونوں ہاتھوں سے اپنے بال مٹھوں میں جکڑ گیا اور خود پہ چلانے لگا کہ وہ کیوں کچھ نہیں کر پایا۔

"ارحم ایسے مت کرو پلیز خود کو سنبھالو۔"

سوزین کا دل ارحم کو اس طرح سے دیکھ بلکنے لگا تھا۔

"کاش اس شام میں ممی کی بات مانتا ہی نہ۔ کاش انھیں اکیلا چھوڑ کر نہ جاتا اور کاش کہ میں اپنے بی کو بچا پاتا۔"

یہ پچھتاوا تھا جو ارحم کو چین نہیں لینے دے رہا تھا اور اندر ہی اندر ڈستا رہتا تھا۔

"اس میں تمہارا کوئی قصور نہیں ہے ارحم۔ تم خود کو الزام مت دو۔"

سوزین اس کے ہاتھوں سے اس کے بالوں کو آزاد کرواتے ہوئے کہا اور اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں بھر لیا۔

"بی اور میں دونوں ہی دوستوں کے روپ میں چھپے آستین کے سانپوں کی پہچان نہ کر پائے۔ ہم دونوں کو ایسا دوست ملا جس نے ہماری بیویوں کی عزت لوٹنے کی کوشش کی۔"

Posted On Kitab Nagri

ارحم کا اشارہ اپنے دوست شیراز کی طرف تھا جس نے سوزین کے ساتھ غلط کرنے کی کوشش کی۔سوزین کو وہ وقت یاد آیا تو اس کا جسم کپکپا کر رہ گیا۔وہ تو ہزاروں بار شکر کرتی تھی کہ اللہ نے اس کی عزت بچالی مگر اک حسرت سینے میں پل رہی تھی کہ کاش ارحم کی ممی کی عزت بھی بچ جاتی۔

"بی تو چلے گئے یہ دنیا چھوڑ کے۔میں نے بھی اپنا گھر بسا لیا اور اکا نشہ بھی انو کو اپنی دنیا مان کر اس کے سنگ جی رہی ہے مگر میری ممی۔۔۔وہ دن ہے اور آج کا دن ہے تب سے ہوش میں نہیں آئیں۔

اپنے ساتھ ہوئی زیادتی اور آنکھوں دیکھا بی کا قتل انھیں ایسے صدمے سے دوچار کر گیا کہ وہ وہیں آنکھیں موند گئیں اور آج تک ہماری لاکھ فریادوں اور ڈاکٹرز کی لاکھ کوششوں کے باوجود بھی وہ موندی ہوئی آنکھیں کھل نہیں پائیں۔

بی ہمیں ہمیشہ کے لئے چھوڑ کر چلے گئے اور ممی۔۔۔وہ اس دنیا میں ہوتے ہوئے بھی زندہ نہیں ہیں۔ہم سے ہماری سب خوشیاں چھین کر لے گیا وہ نور۔ہمیں ایک دوسرے سے جدا کر گیا۔توڑ گیا وہ ہم سب کو۔۔۔توڑ کر رکھ گیا۔

میری آنکھیں اس وقت بھی میرے بی کا خون دیکھ رہی ہیں اور میری ممی کی سسکیاں اس وقت بھی میری سماعتوں میں گونج رہی ہیں۔میں کیسے چھڑواؤں ان سے پیچھا نور۔۔۔کیسے۔"

Posted On Kitab Nagri

وہ بچوں کی طرح روتا ایک دم سے سوزین سے لپک گیا کہ سوزین کے تو ہاتھ پیر ہی پھول گئے۔اس نے آج تک ارحم کو یوں روتے نہیں دیکھا تھا۔دیکھنا تو دور وہ کبھی اسے روتا دیکھے گی ایسا سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔

اس کا دل تو اچھل کر حلق میں چلا آیا تھا ارحم کے ایک دم سے رونے پہ اور پھر وہ دل دھیرے دھیرے ڈوبتا چلا گیا۔

"Please don't cry Arham."

اس نے ریکویسٹ کی مگر وہ چپ نہ کیا جب وہ چپ نہ کیا تو سوزین نے اسے رونے دیا تاکہ برسوں سے اپنے اندر دبایا غبار اور غم وہ ان آنسوؤں کے ذریعے آج نکال ہی لے۔

وہ سوزین سے لپٹا ہوا تھا جبکہ سوزین بھی ہولے ہاتھوں سے اس کے بال اور کمر سہلا رہی تھی۔

"میں بہت اکیلا ہو گیا تھا نور اتنا اکیلا کہ تنہائی میں بھی آنکھوں سے رونے کی بجائے اندر ہی اندر گھٹ گھٹ کر روتا رہتا تھا۔

بظاہر نارمل نظر آتا تھا کیونکہ نہیں چاہتا تھا کہ مجھے دیکھ کر اکا نشہ بھی ٹوٹ جائے۔میں اس کے لئے بہت بڑا سہارا تھا لیکن خود۔۔۔خود مجھے کوئی ایسا سہارا نظر نہیں آتا تھا جس کے کندھے پہ سر رکھ کے میں اپنا غم ہلکا کر سکوں۔

Posted On Kitab Nagri

جی بھر کر رو سکوں۔مجھے تو تنہا رونے پر بھی شرم آتی تھی۔خود کے سامنے رونا بھی گوارا نہ تھا مگر آج مجھے نہیں پتا کیوں اور کیسے میں تمہارے سامنے ٹوٹ گیا نور۔

شاید اس لئے کہ تم سے زیادہ اچھی طرح مجھے کوئی نہیں سمیٹ سکتا۔میں اس طرح سے اکا نشہ کی اغوش میں نہیں رو سکتا۔مجھے کوئی ایسا چاہیے تھا جو اپنی بانہوں میں مجھے سمیٹ لے اور وہ کوئی صرف تم ہو نور۔۔۔صرف تم۔"

وہ اس کے ساتھ لپٹا سر اٹھا کر بھیگی آنکھوں سے اسے دیکھتا بولا۔

"ارحم۔۔۔"

سوزین نے بہت محبت سے اسے پکارا اور انگلیوں کی پوروں سے اس کے بہتے آنسو صاف کیے۔

"میں زندگی کے ہر موڑ پر ہر وقت تمہارا ہر درد بانٹنے کے لئے تمہارے ساتھ موجود ہوں۔میں تمہیں کبھی اکیلا نہیں چھوڑوں گی ارحم۔تم جب بھی روگے میں تمہیں چپ کرواؤں گی۔تم جب جب بکھرو گے میں تب تب تمہیں ایسے ہی محبت سے سمیٹ لوں گی۔میں تمہارے ساتھ ہوں ارحم۔"

آنسو صاف کرنے کے بعد ارحم کا چہرہ دونوں ہاتھوں کے پیالے میں بھرتی وہ فرط محبت سے بولی۔

"تم نہیں تھی نور تو مجھے کچھ بھی اچھا نہیں لگتا تھا۔تمہارے جانے سے میری زندگی سے واقعی نور چلا گیا تھا۔میں اندھیروں میں اندھا بن کر ہاتھ ٹٹولتا لڑکھڑا پھر رہا تھا۔میری زندگی تمہارے بغیر بے معنی سی ہو گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

تم آج مجھ سے وعدہ کرو نور کہ مجھے چھوڑ کر کہیں نہیں جاؤ گی۔ کہیں نہیں جاؤ گی اپنے ارحم کو چھوڑ کر۔"

ارحم نے اس کے ساتھ وعدہ چاہا۔

"آئی پرامس یو ارحم تمہاری نور تمہیں کبھی چھوڑ کر نہیں جائے گی۔ ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔"

سوزین نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں بھرتے ہوئے وعدہ کیا۔

"دونوں کے درمیان اتنے دنوں کی دوری کے بعد جو خلش سی آئی ہوئی تھی وہ آج اسی لمحے چپکے سے ان کے بیچ سے نکل گئی۔

"تم نے کہا تھا نا کہ تم اس گھر میں میرے ساتھ خوشگوار یادیں بنانا چاہتے ہو تا کہ آیندہ جب تم یہاں آؤ تو تکلیف سے زیادہ ان یادوں کو محسوس کر سکو۔ تو چلو اٹھو گارڈن میں چلتے ہیں۔ شام ہو چکی ہے تھوڑی واک کرتے ہیں ساتھ کچھ باتیں اور پھر گھر چلیں گے۔"

سوزین نے اس کا ہاتھ نہیں چھوڑا تھا اور اسی تھامے ہوئے ہاتھ سے کھینچ کر اسے اٹھانا چاہا تھا۔

"باہر کی بجائے اندر نہ چلیں۔۔۔ مطلب میرے کمرے میں۔"

ارحم تھوڑا سا شوخ ہوا۔

"زیادہ فری ہونے کی ضرورت نہیں جہاں کہاں ہے وہاں چلو۔"

Posted On Kitab Nagri

سوزین نے اسے گھوری ڈالتے ہوئے کہا تو وہ بھیگی آنکھیں لئے ہولے سے مسکراتا اس کے ساتھ چل پڑا۔

۔_____________________*

ایزل کو دوسرے روم میں شفٹ کر دیا گیا تھا اور فائنلی آغا فارز کو اجازت دیتے ہوئے ان کا انتظار ختم کر دیا گیا تھا۔ وہ بے صبرے ہوتے دروازہ کھولے اندر داخل ہوئے تو کمرے میں اک سکوت سا پایا۔

ایزل آنکھیں موندے لیٹی ہوئی تھی اور پاس کھڑی نرس اس کی ڈرپ سیٹ کر رہی تھی۔ آغا فارز نے نرس کو جانے کا اشارہ کیا تو وہ چیزیں سمیٹے وہاں سے نکل گئی۔

اس کے جانے کے بعد آغا فارز خاموشی سے کھڑے گہری نگاہوں سے ایزل کو دیکھنے لگے جس کا چہرہ کچھ کچھ بے رونق سا لگ رہا تھا شاید یہ تکلیف کے بعد کے اثار تھے اور وہ کچھ دیر سکوں محسوس کرنا چاہتی تھی۔

وہ آغا فارز کی موجودگی سے انجان بس خود کو نیند کی گہری وادیوں میں گرتا محسوس کر رہی تھی کیونکہ ڈرپ کے سبب اسے غنودگی سی چڑھ رہی تھی مگر اس سے قبل وہ واقعی نیند میں چلی جاتی کوئی اس کے کان کے پاس سرگوشی بھری آواز میں بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"جان۔"

اس ایک لفظی پکار پہ ایزل نے جھٹ آنکھیں کھول کر دیکھا تو آغا فارز اس پہ جھکے اسے محبت پاش نگاہوں سے دیکھ رہے تھے۔ انھیں دیکھتے ہی ایزل کی ساری نیند دم دبا کر بھاگ گئی۔

"آغا۔"

وہ نے ساختگی سے بولی۔

"کہا تھا نا جونیئر فارز۔۔۔۔"

وہ اسے دیکھ کر بس اتنا ہی بول پائے جبکہ بستر پہ لیٹی ایزل کی آنکھیں ایک دم پانیوں سے بھر آئیں۔ آنسو لڑکھ کر دائیں بائیں بالوں میں جذب ہونے لگے۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri
آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔
Fb/Pg/Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

"کک۔۔۔کیا سچ میں۔۔۔ہم۔۔۔ہمارا بیٹا ہوا ہے۔۔۔؟"

اس کی تو خوشی سے آنکھیں بھر آئی تھیں وہ بھی موٹے موٹے آنسوؤں سے۔وہ ہکلاتے ہوئے پوچھنے لگی۔ایسا نہیں تھا کہ اس نے نرس سے پوچھا نہیں تھا مگر وہ نرس ان ہیلپرز میں شامل نہیں تھی جو ڈلیوری کے وقت ڈاکٹر کے ساتھ تھیں۔

اس نے جواباً اپنی لاعلمی کا اظہار کر دیا تھا۔ایزل نے اس سے آغا فارز کو بلانے کا بھی کہا تھا مگر نرس کے باہر جانے سے قبل آغا فارز خود ہی چلے آئے تھے۔

"ہاں ہماری محبت کی نشانی محب بن کر اس دنیا میں آچکی ہے۔ہمارا محب آگیا ہے ایزل۔"

یہ بتاتے ہوئے ان کی آواز لڑکھڑا رہی تھی۔وہ ایزل کو نظروں میں بھرتے اک طمانیت بھری سانس خارج کرتے اس کے قریب آئے۔

"میری جان۔۔۔"

وہ اس کے چہرے پہ جھکے اور اس کے ماتھے پہ بوسہ دیا۔ایزل کو لگا اس کی ساری تکلیف کہیں دبکی مارے اسی لمحے سو گئی ہو۔

Posted On Kitab Nagri

اتنی تکلیف سہنے کے بعد اسے بس اسی بوسے کی ہی تو ضرورت تھی۔وہ اک لمس جو اسے ہر تکلیف سے دور لے جاتا وہ اسے مل چکا تھا۔

"آغا آپ کو کیسے پتا کہ۔۔۔میں نے یہی نام سوچ رکھا تھا۔"

ایزل حیران ہوئی تھی کہ اس نے تو ان سے بلکل بھی ذکر نہیں کیا تھا اس نام کا۔پھر انھیں کیسے پتا چلا۔

"تم نے جو ہمارے بیٹے اور بیٹی کے لئے نیم لائٹ فریمز بنوا رکھے تھے نا اس کے کمرے کی دیوار پہ سجانے کے لئے۔وہ میں نے چپکے سے دیکھ لیے تھے۔

جونیئر ایزل تو آئی نہیں مگر جونیئر فارز ضرور آگیا سو اب محب نام کا لائٹ فریم ہم مل کر اس کے کمرے میں سجائیں گے۔"

انہوں نے چپکے سے نام پتا لگوا لینے والی شرارت بتائی تو ایزل انھیں گھورنے کے بعد ہنس پڑی۔ان سے بھلا کیسے کچھ چھپ سکتا تھا۔

"تھینک یو ایزل۔۔۔تھینک یو سو مچ مجھے زندگی کا سب سے قیمتی تحفہ دینے کے لئے۔"

اس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے ان کی آنکھیں نم ہوئی تھیں۔

"میرا اس میں کوئی کمال نہیں ہے آغا میں نے تو بس اس تحفے کو نو مہینے تک اپنے اندر چھپا کے اور سنبھال کے رکھا۔اس تحفے کی بنیاد تو آپ کے سبب بنی۔شکر اس رب کا کریں جس نے ہمیں اس نعمت سے نوازا۔وہ نہ چاہے تو ہم کیا کر سکتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

میرا یہ پیریڈ بہت خوبصورت گزرا ہے آغا بہت سی حسین یادوں سے لبریز اور آج یہ پیریڈ ختم ہوا۔ میں اسے بہت مس کروں گی۔"

وہ آنسو چھلکاتی بولی۔

"تم کہو تو پھر سے لے آؤں تمہیں اسی پیریڈ میں مگر اب کی بار رب سے رحمت مانگیں گے۔"

وہ اس کے بالوں کو سہلاتے شرارت سے بولے تو اب کی بار ایزل کی ہنسی چھلک پڑی۔

"ہاں مجھے چاہیے جونیئر ایزل کیونکہ آپ کو تو جونیئر فارز مل گیا۔ اب تو آپ مجھے بھول ہی جائیں گے۔"

وہ روہانسی سی ہوئی۔

"تمہیں بھول جاؤں گا تو جونیئر ایزل کہاں سے آئے گی میری پاگل بیوی۔"

وہ اس کے سر پہ چپت لگاتے بولے۔

"آپ بھی نا۔"

وہ شرما گئی۔

"میں بھی نا کیا۔۔۔؟"

ہمیشہ کی طرح انہوں نے پوچھا۔

"آپ میری دنیا ہیں آغا میری کل کائنات۔"

وہ اپنے آزاد ہاتھ سے ان کے چہرے کو چھوتی جذباتی ہو کر بولی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"اوراب تمہاری اس دنیا میں اک چاند بھی آ چکا ہے عنقریب چاندنی بھی آ جائے گی اور پھر دنیا اور کائنات اور بھی حسین ہو جائے گی۔"

وہ مزے سے بولے۔

"میری اس دنیا میں کوئی بھی آ جائے منظور ہے بس آپ نہیں جانے چاہیے۔آپ گئے تو میری تو دنیا ہی اجڑ جائے گی آغا۔"

کہا ناوہ جذباتی ہو گئی تھی۔

"تمہارے بغیر مجھے بھلا سانس ہی کب آئے گی۔تم سے ہی تو دم بھرتا ہوں میں تم تو زندگی ہو میری اور میں اپنی زندگی کو چھوڑ کر کیسے جا سکتا ہوں بھلا میں تو مر جاؤں گا۔"

وہ اپنے چہرے پہ پھسلتے اس کے ہاتھ کو لبوں سے چھوتے بولے۔

"آج اگر مجھے کچھ ہو جاتا تو آپ کیا کرتے آغا۔؟"

نجانے کیوں ایزل نے یہ جان لیوا سوال پوچھا۔آغا فارز تو تڑپ ہی اٹھے۔

"میں تو مر ہی جاتا ایزل۔۔۔تم سے پہلے منوں مٹی تلے دفن ہو جاتا۔تمہارے بنا میرے وجود کی موت ہے بس اور کچھ نہیں۔"

انہوں نے تڑپ کر اس کے لبوں پہ ہاتھ رکھے۔اس خوشی کے موقع پہ وہ زندگی موت کی باتیں کر رہے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"میں آپ کو چھوڑ کر کبھی نہیں جاؤں گی آغا۔کیونکہ آپ کے بغیر میرے وجود کی بھی صرف موت ہے اور کچھ نہیں۔"

وہ بلک اٹھی تھی۔

"نہ نہ میری جان ایسا مت کہو۔۔۔چپ ہو جاؤ آج تو کتنی خوشی کا دن ہے۔مت پوچھو ایسے سوال اور مت کرو ایسی باتیں۔

بس اس خوشی کو جی بھر کے محسوس کرو بلکل میری طرح۔"

وہ اس کے آنسو پونچھتے بولے۔

"وہ کہاں ہے آغا۔۔۔؟"

اس نے کمرے میں نظریں منڈلاتے ہوئے بے صبری سے اس ننھے وجود کے متعلق پوچھا جسے اس نے کچھ دیر قبل جنم دے کر ماں کا رتبہ حاصل کیا تھا۔اس نے نرس سے بھی پوچھا تھا اور اس نے بھی یہی کہا کہ اسے نرسری لے جایا گیا ہے۔

"ابھی کچھ دیر میں سسٹر لے آئے گی۔تم بتاؤ کیسا فیل کر رہی ہو۔درد ابھی بھی ہو رہا ہے کیا۔؟"

انہوں نے فکرمندی سے پوچھا جبکہ ایزل کو ان کے شروع کے سوال سے لگا شاید وہ ان محسوسات کے متعلق پوچھ رہے ہیں جو بیٹے کو پیدائش اور ماں بنے سے متعلق ہیں مگر وہ تو اس کی طبیعت کے متعلق پوچھ رہے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

"کیسا درد آغا، آپ کے لمس نے تو مجھے ہر درد سے بیگانہ کر دیا ہے۔آپ میرے سامنے ہیں میں زندہ ہوں۔آنکھیں کھلنے کے بعد آپ کو دیکھ رہی ہوں۔میرے سب سے محبوب شخص کو۔

تو پھر میں کیسے ٹھیک نہیں ہوں گی میں بلکل ٹھیک ہوں اور بہت خوش ہوں۔"

وہ ان کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھتی دل سے بولی تو آغا فارز دل و جان سے مسکرا دیے۔جانتے تھے اسے درد ہو رہا ہے مگر وہ انھیں بتائے گی نہیں۔

"پتا ہے جان تمہارے آغا سے صبر نہیں ہو رہا۔جی چاہ رہا ہے بھاگ کر اپنے بیٹے کے پاس چلا جاؤں اور اسے اپنی بانہوں میں لے کے جی بھر کر پیار کروں۔"

وہ بے صبری سے بولے تو ایزل نمی بھری آنکھوں سے ہنس دی۔

"میں بھی وہ منظر دیکھنے کو ترس رہی ہوں۔"

وہ ان کا ہاتھ تھامتی بولی۔وہ منتظر تھی کہ کب اس کا بیٹا آئے اور وہ اک باپ کا بیٹے کے لئے پیار دیکھے۔

"اسے اپنی گود میں لینے سے زیادہ آپ کی بانہوں میں دیکھنے کی متمنی ہوں۔

ماں کے احساس سے گزرنے سے قبل آپ کو باپ کے احساس سے گزرتا دیکھنا چاہتی ہوں۔"

وہ ان کے ہاتھ کی انگلیاں اپنے ہاتھ میں بھرتی ہاتھ کی پشت پہ لب جوڑے بوسہ دیتی بولی۔

"I can't wait more Aizal i can't Meri Jaan."

Posted On Kitab Nagri

وہ بے تابی سے بولے۔اک اک پل کاٹنا مشکل ہو رہا تھا۔

"آپ باپ بن گئے ہیں آغا،آپ کی دیرینہ خواہش پوری ہو گئی ہے۔"

وہ خوشی کے آنسو چھلکاتی بولی تاکہ وہ اسے بتائیں کہ وہ کیسا محسوس کر رہے ہیں۔وہ سننا چاہتی تھی ان کے منہ سے۔

"میں باپ بن گیا ہوں ایزل۔۔۔میں تب سے خود کو بار بار یہ یقین دلا رہا ہوں کہ میں باپ بن گیا ہوں۔اوہ ایزل میں بتا نہیں سکتا یہ الفاظ اور ان کی حقیقت میرے اندر کس قدر طمانیت کا احساس بھرتی جا رہی ہے۔

تب سے اس احساس کو سنبھالنا میرے لئے مشکل ہو رہا ہے جب سے ڈاکٹر نے کہا ہے کہ مبارک ہو بیٹا ہوا ہے۔اور میں بار بار ان لفظوں میں ایک لفظ کا اضافہ کر رہا ہوں۔"

آغا فارز اس کے ساتھ اپنے احساسات بانٹنے لگے۔احساسات بانٹتے ہوئے وہ بلکل کسی چھوٹے بچے کی طرح لگ رہے تھے۔

"کس لفظ کا۔؟"

ایزل نے انھیں ٹکٹکی باندھ کر دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"میرا۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

وہ آہستگی سے بولے۔

"میرا بیٹا ہوا ہے۔"

وہ بچوں کی طرح بولے تو ایزل ہنس پڑی۔

"صرف آپ کا نہیں میرا بھی سو ہمارا بولیں۔"

اس نے یاد دلایا۔

"ہمارا۔۔۔ہمارا محب۔۔۔"

وہ ایزل کو محبت پاش نگاہوں سے دیکھتے ہوئے بولے۔

"ایک دم سے زندگی دس گنا حسین لگنے لگی ہے۔میں اپنی خوشی سنبھالے نہیں سنبھال پا رہا۔"

وہ یوں خوش ہو رہے تھے جیسے دنیا کا سب سے قیمتی خزانہ ہاتھ لگ گیا ہوں۔

"ارے یہ تمہیں کیا ہوا، مسکراتے ہوئے ایک دم سے رونے کیوں لگ گئی۔"

بولتے بولتے آغا فارز کی نظر ایزل پہ پڑی جس کی آنکھیں لمحے بھر میں بھیگ چکی تھیں۔

"آپ کو ایسا لگ رہا ہے جیسے آپ کی خوشی مکمل ہو گئی مجھے ابھی بھی اپنی خوشی ادھوری محسوس ہو رہی ہے آغا۔اس خوشی میں میرے ماما بابا میرے پاس نہیں ہیں۔

آپ۔۔۔آپ نے انھیں بتایا تو ہے نا کہ وہ نانا نانی بن چکے ہیں۔۔۔بولیں بتایا تو ہے نا۔"

Posted On Kitab Nagri

ایزل ان سے بے صبری سے پوچھ رہی تھی جبکہ کچھ دیر کے لئے آغا فارز سوچ میں پڑ گئے۔سچ بول کر ایزل کو تکلیف نہیں دینا چاہتے تھے۔

"وہ کیا ہے نا ایزل کہ خوشی ہی اتنی تھی کہ میں اتنی بڑی نیوز سب کو سنانا بھول ہی گیا مگر تم رو نہیں میں ابھی کال کرتا ہوں اور سب کو بتاتا ہوں۔یہاں کمرے میں سگنلز نہیں آرہے سو میں بس ابھی آتا ہوں میں۔"

آغا فرز بھولنے کا بہانہ بناتے کمرے سے نکل گئے جبکہ ایزل ان کے واپس آنے کا انتظار کرنے لگی۔

*___________________________۔

"شائستہ میری بات مانو اور چلی جاؤ ان کے پاس۔انتظار کررہے ہوں گے وہ تمہارا۔خاص کر ایزل کو اس وقت کسی بڑے کی ضرورت ہے۔"

نادیہ پھر سے شائستہ کو ہوسپٹل بھیجنے کے لئے منانے لگیں۔

"ایزل کو اس وقت مجھ سے زیادہ تم دونوں کی ضرورت ہے نادیہ۔"

شائستہ برجستگی سے بولیں۔

Posted On Kitab Nagri

"ہاں تو پھپھو بابا نے ہمیں کب منع کیا ہے وہاں جانے سے ہم خود ہی نہیں جا پا رہے کیونکہ ہمارے ساتھ بابا کو نہ دیکھ کر ایزل سچ میں رو پڑے گی۔اس سے تو اچھا ہے کہ کوئی بھی نہ جائے ہم میں سے مگر آپ تو جائیں نا۔

آپ بابا کی وجہ سے اپنی خوشی سپوئل مت کریں۔فارز منتظر ہوں گے آپ کے۔"

انعم شائستہ کو سمجھانے لگی۔

"جانے کو تو تم دونوں بھی جا سکتی ہو کوئی بھی بہانہ بنا سکتی ہو کہ باپ شہر سے باہر سے ہے اور فون نہیں اٹھا رہا مصروف ہو گا۔

مگر سوچنے والی بات یہ ہے کہ آخر کب تک۔۔۔کب تک اور کتنے بہانے بناتے رہو گے تم لوگ کیونکہ اعجاز تو اپنی ضد سے پیچھے ہٹنے والا نہیں۔

ایزل روز روز دروازہ تکتی رہے گی کیا یا فون کی گھنٹی کی منتظر رہے گی کہ کب گھنٹی بجے اور جب اس کا باپ اسے بیٹے کی مبارک باد پیش کرے۔"

شائستہ کی بات تلخ سہی مگر تھی تو سچی ہی۔آج اگر نادیہ اور انعم چلی بھی جاتیں اور کوئی بھی بہانہ بنا دیتیں اعجاز کے نہ آنے کا مگر سوال واقعی یہ تھا کہ آخر کب تک۔

"آپ چھوڑیں نا یہ سب باتیں آپ تو جائیں نا۔"

انعم پھر سے اسی بات پہ آئی۔

Posted On Kitab Nagri

"تمہارے باپ کو لے کر ہی جاؤں گی ورنہ نہیں جاؤں گی۔اپنے پوتے سے تب ہی ملوں گی جب وہ اپنے نواسے سے ملنے کو راضی ہو گا۔"

شائستہ نے یہ شرط رکھتے ہوئے نظریں ترچھی کر کے اعجاز کی طرف بھی دیکھا تھا جو اپنے کمرے کے درازے پہ کھڑے سب سن رہے تھے مگر نادیہ اور انعم ان کی موجودگی سے انجان تھیں۔

"پھپھو ضد مت باندھیں آپ۔بابا ساری زندگی اس سے نہیں ملیں گے تو کیا آپ بھی ساری زندگی ترستی رہیں گیں۔"

انعم نے فرض کرنے کو کہا۔

"ضد تو تمہارے باپ نے باندھی ہے۔جو ہوا میرے بیٹے سے ہوا اس میں میرے بیٹے کی اولاد کا کیا قصور۔اپنی بیٹی کی اولاد سمجھ کر ہی چل پڑے نہ سمجھے میرے بیٹے کی اولاد۔"

شائستہ خفگی سے بولیں جبکہ اعجاز ضبط سے آنکھیں میچتے واپس کمرے میں پلٹ گئے۔انعم بیچاری کب کی سمجھا سمجھا کر اور منا منا کر اب ٹھنڈی آہ بھر کے چپ کر گئی تھی۔

www.kitabnagri.com

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted On Kitab Nagri

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

*____________________۔

"تم نے پتا کروایا یاور کہ کون شخص تھا وہ۔"

یاور زبردستی شہزین کو کھانے کی میز پر لے کر آیا تھا۔ صبح ناشتے میں بھی اس نے بہت نخرے کیے تھے۔

"اتنی جلدی کیسے پتا کرواؤں سویٹ ہارٹ ابھی صبح ہی تو تم نے مجھے اس کے متعلق بتایا ہے۔کچھ دن تو دو۔"

یاور اس کے مسلے سے بے فکر لنچ کرتا بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"خدا کی قسم یاور اگر وہ میرے ہاتھ لگا تو میں اسے زندہ نہیں چھوڑوں گی۔اس نے میری زندگی تباہ کر دی۔مجھے میرے ہی گھر سے دھکے دلوا کر نکلوا دیا۔اس کا بدلہ تو میں ضرور چکتا کروں گی بلکہ نہیں پہلے تو اسے سب کے سامنے پیش کروں گی تاکہ سارا سچ اگلے۔

مجھ پہ جو اس نے جھوٹا الزام لگایا ہے اس کو واپس لے اور بتائے کہ ایسا کرنے کو اس سے حارث نے کہا اور وہ حارث۔۔۔۔

حارث کو کیا لگتا ہے کہ اس نے مجھ سے آزادی حاصل کرلی اور اب وہ جس سے چاہے عشق لڑاتا پھرے گا۔۔۔بہت بڑی بھول ہے یہ اس کی۔۔۔اس کا پیچھا تو میں مرتے دم تک نہیں چھوڑوں گی۔ کبھی خوش نہیں رہنے دوں گی اسے۔"

شہزین پوری بلا بنی بیٹھی تھی اور دوسروں کی جان لینے اور خوشیاں چھیننے کے ارادے باندھ رہی تھی جبکہ یاور دل ہی دل میں اس پہ ہنس رہا تھا۔

"میری جان بھول تو یہ تمہاری ہے کہ تم ایسا کچھ کر پاؤ گی۔۔۔تم اس قابل ہی نہیں رہو گی کہ کسی کا کچھ بگاڑ پاؤ۔"

وہ دل ہی دل میں اس پہ ہنستا بولا۔

"مگر شہزین یہ میری سمجھ سے بالاتر ہے کہ یہ سب کرنے کو اگر حارث نے کہا تھا تو پھر ہر بار ہر ٹیسٹ میں تمہاری رپورٹس پازیٹو کیوں آئی تھیں۔"

Posted On Kitab Nagri

یاور نے اہم نقطہ آگے رکھا۔

"سب ملے ہوئے ہیں۔۔۔وہ ڈاکٹر وہ جاہل انسان جس نے ڈھنگ سے چیک اپ کیے بغیر کہہ دیا ہو گا کہ میں پریگننٹ ہوں تو حارث کو اک نیا بہانہ مل گیا مجھ سے پیچھا چھڑوانے کا۔

اس کا اپنا کیا ٹیسٹ بھی ایک فراڈ تھا اور اس شخص کو بھی حارث نے ہی ہائیر کیا ہو گا۔یہ سب اسی کا کیا دھرا ہے آخر کو مجھے راستے سے ہٹا کر اپنی محبوبہ کے لئے راستہ صاف جو کرنا تھا اسے۔"

شہزین کا شک سیدھا حارث پہ ہی جاتا تھا۔

"چلو مان لیا اس ڈاکٹر کو بھی غلطی لگ گئی اور حارث بھی جھوٹا ہے مگر اس ٹیسٹ کا کیا جو تمہارے گھر والوں نے کروایا۔"

یاور نے ایک تیسرا ٹیسٹ بھی یاد کروایا۔

"پہلی بات تو یہ یاور کہ تم مجھ پہ شک مت کرو میں نے کہا نا کہ سب جھوٹ ہے۔بہت بڑا ڈرامہ رچایا گیا ہے میرے ساتھ۔کھیل کھیلا گیا ہے۔

اور رہی بات اس ٹیسٹ کی تو اس کی رپورٹ کے آتے ہی وہ شخص بھی چلا آیا۔اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ میری رپورٹ آنے کا ہی منتظر تھا تاکہ سارا تماشا کر سکے۔

اور جب اسے میرے ٹیسٹ کا معلوم تھا تو یقیناً اس نے اس ٹیسٹ کی رپورٹ بھی چینج کروادی تھی۔"

وہ ماننے کو تیار ہی نہ تھی کہ وہ امید سے ہے۔

Posted On Kitab Nagri

"مگر اسے الہام تھوڑی نہ ہوا ہو گا کہ تم ٹیسٹ کروا چکی ہو اور اس وقت تک تمہاری رپورٹ آ جائے گی۔"

یاور نے بظاہر حیرت سے پوچھا مگر اندر سے وہ ہنس رہا تھا۔

وہ جانتا تھا کہ ایک بار تو شہزین کے گھر والے بھی ٹیسٹ کروائیں گے مگر یاور کو یہ معلوم نہیں تھا کہ جب وہ اپنا آدمی بھیجے گا رپورٹ بھی اسی وقت آ جائے گی اور تماشے کو چار چاند لگ جائیں گے۔شاید قسمت اس پہ مہربان تھی۔

"گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے۔ضرور گھر کا کوئی ملازم ایسا ہے جو گھر کی ساری خبریں حارث تک پہنچاتا تھا۔یونو واٹ یاور میں رات بھر یہی سب سوچتی رہی تھی۔کڑی سے کڑی جوڑتی گئی تو ہر کڑی حارث سے جا کر ملتی۔

اس کے سارے پلان کی مجھے سمجھ آتی گئی۔اب بس تم ایک بار اس آدمی کو ڈھونڈ لاؤ اور اپنے طریقے سے اسے سمجھاؤ تا کہ وہ سارا سچ میرے گھر والوں کے سامنے رکھ دے۔جلد از جلد مجھے ان الزامات سے بری کرواؤ یاور۔"

وہ بے صبری ہو رہی تھی۔

"ڈارلنگ تھوڑا صبر رکھو۔بہت جلد یاور تمہیں ہر پریشانی سے آزاد کر دے گا۔"

Posted On Kitab Nagri

وہ خود تو بے فکرا تھا اور اسے بھی بے فکر ہونے کا بولا مگر یہ تو وہی جانتا تھا کہ اس کی پریشانیاں ختم ہونے بجائے مزید بڑھا دی جائیں گیں۔ اتنی کہ وہ سر پٹختی رہ جائے گی۔

-_______________________*

"کسے کال کر رہے ہو فارز۔؟"

آغا فارز باہر کاؤنٹر تک آئے تھے اور شائستہ کو کال ملا رہے تھے جب حارث چلا آیا۔

"ایزل کافی آزردہ ہے اس بات کو لے کر کہ اس وقت ماموممانی اس کے پاس نہیں ہیں۔ انعم کو خبر کی تھی مگر اس کے بعد نہ اس کی کال آئی نہ ماما کی۔ حالانکہ اس کے گڈ نیوز سنانے کے بعد کم از کم ماما کو تو کال کرنی چاہیے تھی۔ ابھی ماما سے ہی رابطہ کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔"

آغا فارز نے تفکر سے بتایا۔

"اچھا یہاں آؤ میرے ساتھ۔"

حارث انھیں لئے ہوسپٹل کے اس ایریا کی طرف لے آیا جہاں کوئی نہ تھا۔ ایک طرف زینے تھے تو دوسری طرف راہداری۔ وہ اسے راہداری کے پہلے کمرے میں لے آیا جو خالی تھا۔ گزرتے ہوئے ان کی کسی سے ٹکر بھی ہوئی۔

Posted On Kitab Nagri

"ایم سوری۔"

انہوں نے بنا دیکھے معذرت کی اور آگے بڑھ گئے۔کمرے میں لا کر حارث نے دروازہ بند کیا اور بولا۔

"کیا کہہ رہے تھے کہ انعم کو تم نے بتایا ہے پھر بھی تب سے کسی نے رابطہ نہیں کیا۔؟"

حارث نے دوبارہ سے پوچھا۔

"ہاں نا یار۔۔۔حالانکہ ماما کو تو کرنا چاہیے تھا۔ایسا نہیں ہے کہ ماموں ممانی خوش نہیں ہوئے ہوں گے۔یقیناً انھیں بہت خوشی ہوئی ہوگی مگر شاید ماموں مجھ سے اس قدر خفا ہیں کہ نہ مجھ سے فون پہ کوئی بات کرنا چاہتے ہیں نہ یہاں آ کر میری صورت دیکھنا چاہتے ہیں۔

ممانی کا تو دل مچل رہا ہوگا ایزل کے پاس آنے کا اپنے نواسے کو دیکھنے کا مگر شاید ماموں کی وجہ سے اپنی خواہش مار گئی ہوں گی مگر انھیں مجھے فون تو کرنا چاہیے تھا۔"

آغا فارز کچھ کچھ سلجھے اور کچھ کچھ الجھے سے بول رہے تھے۔

"دیکھو یہ سمجھ اور نا سمجھی کی کشمکش تو تب ہی دور ہو سکتی ہیں جب تم خود جا کر دیکھو کہ وہاں حالات کیا ہیں یعنی میرا کیا خیال ہے کہ تمہیں کالز پہ کالز کرنے کی بجائے گھر جا کر خود سب کو یہ خبر خوشخبری سنانی چاہیے کہ تم باپ بن گئے ہو اور تمہارے باپ بننے سے اس ننھے بچے کے باقیوں سے بھی کتنے رشتے جڑ گئے ہیں۔"

حارث نے مشورہ دیا۔

Posted On Kitab Nagri

"مگر میں ایزل کو اکیلا کیسے چھوڑوں یار اور پھر میں نے بھی یہی سوچا ہے کہ اس گھر میں قدم تب ہی رکھوں گا جب اس گھر کا دروازہ میرے لئے کھول دیا جائے گا مگر نا جانے کب کھلے گا وہ دروازہ۔۔۔کب ترس آئے گا ماموں کو مجھ پہ۔کب معاف کریں ہے وہ مجھے۔"

آغا فارز نے نا جانے کی دو وجوہات بیان کیں۔

"ایزل اکیلی نہیں ہے میں ہوں اس کے پاس۔صرف کچھ دیر کی بات ہے پھر تم آ جانا اور ویسے بھی یہ بہترین وقت ہے انکل سے معافی مانگنے کا۔خوشی کا موقع ہے ہو سکتا ہے معافی مل جائے۔"

حارث کا مشورہ ابھی بھی برقرار تھا کہ انہیں جانا چاہیے۔

"نہیں یار میں ایزل کو اکیلا نہیں چھوڑ سکتا اس وقت اسے میری سب سے زیادہ ضرورت ہے ہاں مگر کچھ دیر اور انتظار کرتا ہوں ہو سکتا ہے ماما رابطہ کریں اور بتائیں کہ سب کے کیا تاثرات ہیں یہ خبر سننے کے بعد۔۔"

آغا فارز نے اس کے مشورے کو مکمل رد نہیں کیا تھا تو مکمل سراہا بھی نہیں تھا۔

"تم انعم کو کال کرو نا اسی سے معلوم کرو۔"

حارث کا اک اور مشورہ حاضر تھا۔

"کیا کروں میں حارث۔۔۔کیا کیوں آخر جو سب ٹھیک ہو جائے۔کوئی میری کال نہیں اٹھا رہا۔یہ کیسی خوشی ہے جس میں اتنا ادھورا پن ہے۔"

Posted On Kitab Nagri

وہ بے بسی سے چلائے۔

"حوصلہ رکھو فارزا اور پلیز آہستہ بولو۔ بھولو مت کہ دیواروں کے بھی کان ہوتے ہیں۔"

حارث نے انھیں تسلی دی اور آواز نیچی رکھنے کا کہا۔

"دل بہت بجھ گیا ہے حارث۔ ابھی کچھ دیر قبل میں اتنا خوش تھا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے خوشی سے پاؤں زمین پہ نہیں ٹک رہے۔ ابھی تو میں نے اپنے بیٹے کو بھی نہیں دیکھا اور اس قدر دیوانہ ہو رہا تھا۔ دیکھ کر تو اور ہو جاتا مگر۔۔۔

مگر ایزل ٹھیک کہتی ہے اس خوشی کے موقع پہ اپنے ساتھ نہ ہوں تو خوشی کی تاثیر کم پڑ جاتی ہے۔ میں نے کبھی نہیں سوچا تھا حارث کہ مجھ سے اتنا بڑا گناہ ہو جائے گا۔

گناہ بھی ایسا کہ میں اپنوں کے ساتھ ساتھ اس لڑکی کی نظروں میں بھی گر جاؤں گا جس کی نظروں میں میں دنیا کا سب سے معتبر انسان تھا۔

اس لڑکی کی نظروں میں تو اپنی عزت میں نے پھر سے کمالی ہے مگر ماموں اور ممانی جان کی نظروں میں ابھی بھی اٹھ نہیں پا رہا خاص کر ماموں کی نظروں میں۔

ان کی ناراضگی جائز ہے یار مجھ سے جو ہوا اس کے بدلے میں وہ میری جان بھی لے لیتے تو کم تھا۔ اگر کوئی اور ان کی گھر کی عزت پہ ہاتھ ڈالتا تو وہ جان لے بھی لیتے۔

Posted On Kitab Nagri

اور پھر انہیں بتائے بنا اچانک سے میرا اور ایزل کا نکاح کر لینا انہیں مزید تاؤ دلا گیا کیونکہ وہ نہیں چاہتے تھے کہ ایزل مجھے چنے مگر میں چاہتا ہوں کہ وہ یہ بھی تو سوچیں کہ آج میں اور ایزل ایک ساتھ کتنے خوش ہیں۔

جو بھی ہوا اس کی خبر صرف ہم دو گھروں کو ہے۔ان کی عزت لوگوں کی نظروں میں قطعی داغدار نہیں ہوئی۔ہم پھر سے ایک فیملی بن سکتے ہیں۔

بھلے مجھے ایک دم سے معاف نہ کریں مگر کچھ تو رعایت کر دیں کہ میری بات کا جواب دے دیا کریں۔میری صورت دیکھ کر رخ نہ پھیرا کریں۔

سچ کہوں حارث اس وقت میری زندگی میں ایک ہی کمی ہے وہ ہے ماموں اور ممانی جان کے ساتھ پھر سے ایک فیملی بننے کی۔

میں خود کو تو سمجھا لوں گا کہ آج وہ یہاں ہماری خوشی میں ہمارے ساتھ شریک نہیں ہیں مگر ایزل کو کیسے سمجھاؤں گا وہ تو سب کی منتظر بیٹھی ہے۔میں آج کے دن اسے روتا ہوا نہیں دیکھ سکتا یار۔"

آخر میں آغا فارز بے بسی سے بولے۔

"تم کہو تو میں انکل سے۔۔۔۔نہیں حارث میں انتظار کروں گا ہو سکتا ہے وہ لوگ آ جائیں بلکہ مجھے امید ہے آئیں گے خاص کر ماما تو ضرور آئیں گیں۔"

Posted On Kitab Nagri

آغافارز جلد بازی نہیں کرنا چاہتے تھے۔امید بنائے رکھنا چاہتے تھے کہ ابھی کوئی چلا آئے گا ان کی خوشی کو دوگنا کرنے۔

*______________________۔

"میں ذرا التمش کے پاپا کو کال کر کے پوچھوں کہ کہاں رہ گئے ہیں۔ابھی تک آئے نہیں۔"

نزمین یہاں التمش کے ساتھ آئی تھیں اور تب ہالہ کے پاس مکرم تھے۔التمش کچھ دیر پہلے واپس جا چکا تھا مگر مکرم ابھی تک پہنچے نہیں تھے۔نزمین کو واپس ان ہی کے ساتھ جانا تھا۔ایک تو وہ عیادت کر لیتے اور نزمین کو پک بھی۔

وہ روم سے نکل کے کاریڈور پار کرتیں مکرم کو کال ملاتیں اپنے دھیان میں جا رہی تھیں جب ان کی کسی سے ٹکر ہوئی۔

انہوں نے ذرا بھر کو سر اٹھا کر دیکھا تو وہ آغا فارز تھے جو ان کو دیکھے بنا معذرت کرتے آگے بڑھ چکے تھے۔

"ارے یہ تو فارز ہے مگر یہ یہاں کیا کر رہا ہے۔"

Posted On Kitab Nagri

نرمین اپنے آپ سے ہی پوچھنے لگیں اور اس سے قبل کہ آغا فارز کو آواز دے کر پوچھتیں مکرم فون اٹھا کر ہیلو ہیلو کرنے لگے تو وہ فون کی طرف متوجہ ہو گئیں۔

"التمش پہنچ گیا اور آپ کہاں ہیں، ابھی گھر ہی ہیں کیا۔اب آ بھی جائیں۔"

نرمین نے پوچھا۔

"میں بس راستے میں ہی ہوں بس سمجھو پہنچ ہی گیا۔"

مکرم نے جواب دے کر فون رکھ دیا تو وہ بھی فون لئے واپس جانے لگیں۔

"آئے ہائے اب راستہ کون سا تھا۔یہ والا کاریڈور تھا یا آگے والا۔"

ایک تو راستے ایک سے تھے کہ نرمین کنفیوژ ہو گئیں۔

"شاید آگے والا تھا۔۔۔اتنا کم چل کر تو نہیں آئی تھی۔"

وہ اندازہ لگاتیں آگے والے کاریڈور کی طرف چلی آئیں جہاں سے گزرتے ہوئے ان کی سماعتوں سے اک آواز ٹکرائی۔

www.kitabnagri.com

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted On Kitab Nagri

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

)کیا کروں میں حارث۔۔۔کیا کیوں آخر جو سب ٹھیک ہو جائے۔کوئی میری کال نہیں اٹھا رہا۔یہ کیسی خوشی ہے جس میں اتنا ادھورا پن ہے۔(

کوئی چلا رہا تھا۔غصے یا بے بسی سے۔

آواز جانی پہچانی تھی۔انہوں نے غور کیا تو وہ آواز آغا فارز کی تھی اور قدرے قریب سے اٹھی تھی۔نرمین کے قدم وہیں تھمے اور جب انہوں نے آواز کی سمت کان لگائے تو نظریں دیوار میں سے نکلی کمرے کی طرف کھلی کھڑکی سے ٹکرائیں۔یعنی آواز اندر سے آ رہی تھی۔

"یہ یہاں کیا کر رہا ہے اور یوں چلا کیوں رہا ہے۔کوئی پریشانی تو نہیں مگر یہ تو کسی خوشی کی بات کر رہا ہے۔پتا نہیں کیا مسلہ ہے میرا جا کر ذرا پوچھ ہی نہ لوں۔"

Posted On Kitab Nagri

زمین کو تجسس ہوا کہ وہ یہاں کیوں ہیں اور اتنے پریشان کیوں ہیں۔وہ ابھی سوچ ہی رہی تھیں کہ اندر جائیں یا نہ جائیں کیونکہ مناسب نہ تھا یوں دروازہ کھول کر دو لوگوں کی باتوں میں مداخلت کرنا مگر ابھی وہ سوچ ہی رہی تھیں جب پھر سے آغا فارز کی آواز سنائی دی مگر اس بار سماعتوں سے ٹکرانے والے آغا فارز کے الفاظ انھیں چونکا گئے۔

)دل بہت بجھ گیا ہے حارث۔ابھی کچھ دیر قبل میں اتنا خوش تھا۔یوں لگ رہا تھا جیسے خوشی سے پاؤں زمین پہ نہیں ٹک رہے۔ابھی تو میں نے اپنے بیٹے کو بھی نہیں دیکھا اور اس قدر دیوانہ ہو رہا تھا۔دیکھ کر تو اور ہو جاتا مگر۔۔۔

مگر ایزل ٹھیک کہتی ہے اس خوشی کے موقع پہ اپنے ساتھ نہ ہوں تو خوشی کی تاثیر کم پڑ جاتی ہے۔(

"اس کا بیٹا ہوا ہے مگر کب۔۔۔اتنی جلدی کہاں سے آگیا بیٹا اور یہ اپنے ساتھ کیوں نہیں ہیں۔آخر چکر کیا ہے اور یہ اتنی آہستہ کیوں بول رہا ہے۔"

زمین کی تجسس بھری رگ پھڑکی تو کان کو مزید کھڑکی کے ساتھ یوں جوڑتے ہوئے سننے لگیں کہ آواز ڈھنگ سے سنائی دے۔ان نے چلانے پہ حارث نے ہی انھیں آہستہ بولنے کا کہا تھا۔

)میں نے کبھی نہیں سوچا تھا حارث کہ مجھ سے اتنا بڑا گناہ ہو جائے گا۔

گناہ بھی ایسا کہ میں اپنوں کے ساتھ ساتھ اس لڑکی کی نظروں میں بھی گر جاؤں گا جس کی نظروں میں میں دنیا کا سب سے معتبر انسان تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اس لڑکی کی نظروں میں تو اپنی عزت میں نے پھر سے کمالی ہے مگر ماموں اور ممانی جان کی نظروں میں ابھی بھی اٹھ نہیں پار ہا خاص کر ماموں کی نظروں میں۔

ان کی ناراضگی جائز ہے یار مجھ سے جو ہوا اس کے بدلے میں وہ میری جان بھی لے لیتے تو کم تھا۔اگر کوئی اور ان کی گھر کی عزت پہ ہاتھ ڈالتا تو وہ جان لے بھی لیتے۔

اور پھر انہیں بتائے بنا اچانک سے میرا اور ایزل کا نکاح کر لینا انہیں مزید تاؤ دلا گیا کیونکہ وہ نہیں چاہتے تھے کہ ایزل مجھے چنے مگر میں چاہتا ہوں کہ وہ یہ بھی تو سوچیں کہ آج میں اور ایزل ایک ساتھ کتنے خوش ہیں۔

جو بھی ہوا اس کی خبر صرف ہم دو گھروں کو ہے۔ان کی عزت لوگوں کی نظروں میں قطعی داغدار نہیں ہوئی۔ہم پھر سے ایک فیملی بن سکتے ہیں۔(

اور پھر اس کے بعد نرمین نے جو سنا وہ سن کر تو گویا ان کے ہوش ہی اڑ گئے۔کچھ دیر کے لئے تو وہ دنگ اور گنگ ہی رہ گئیں کہ ابھی جو انہوں نے آغا فارز کے منہ سے جو سنا وہ سب حقیقت میں سنا یا یہ کوئی وہم تھا یا خواب۔

"ہائے ربا۔۔۔یہ میں کیا سن رہی ہوں۔۔۔فارز نے ایزل کے ساتھ۔۔۔"

نرمین بے ساختہ جھرجھری بھر کے رہ گئیں۔ان کا تو سر چکرانے لگا تھا یہ سب جان کر۔

Posted On Kitab Nagri

"اب سمجھ آئی کہ یہ آنا فانا نکاح کا کیا چکر تھا۔اب آئی نا ساری اصلیت سامنے۔توبہ ہمارے سامنے تو بڑا پاکباز بنا پھرتا تھا اصل میں کیا گل کھلاتا رہا یہ تو ہمیں پتا ہی نہیں تھا۔توبہ توبہ مجھے تو یقین نہیں آ رہا۔"

وہ دونوں کانوں کو چھو کر توبہ کرتیں وہاں سے کھسک گئیں۔

"کہاں جا رہے ہیں آپ واپس پلٹیں اور فوراً گھر چلیں۔"

وہ ہسپتال کے دروازے تک آئیں تو مکرم کو اندر داخل ہوتا پایا۔مکرم نے چونکہ کہا تھا کہ وہ بس پہنچ ہی گئے ہیں تو کہے کے مطابق وہ واقعی پانچ منٹ میں پہنچ گئے تھے۔

"کیا ہوا اس طرح سے کیوں کہہ رہی ہو۔میں نے ابھی قدم رکھا نہیں کہ تم نے جانے کی بات چھیڑ دی۔"

مکرم ان کے انداز پہ الجھ گئے۔

"وہ ہوا ہے جس کا آپ کبھی خواب میں بھی نہیں سوچ سکتے تھے۔"

نرمین کی تو ابھی تک حیرت نہیں جا رہی تھی۔

"ارے مگر ہوا کیا ہے۔بتاؤ تو سہی۔"

وہ چڑچڑاہٹ سے بولے۔

"گھر چلیں الف تا یے سب بتاتی ہوں۔"

نرمین نے اب کے خود بازو پکڑ کے انھیں باہر نکالا اور خود بھی نکل آئیں۔

Posted On Kitab Nagri

*______________________-

"کتناوقت ہو گیاہے نرمین ابھی تک واپس نہیں آئی۔"

نرمین کال کرنے گئی تھیں مگر واپس نہ آئیں تو نیلم بولیں۔

"ہو سکتاہے آنٹی گھر چلی گئی ہوں ورنہ اتنی دیر تو نہیں لگتی اور انکل اگر آرہے تھے تو انھیں بھی اب تک آجاناچاہیے تھا۔"

ماہی اپنے اندازے لگاتی بولی۔

"ایسے بنا بتائے بھلا کیوں جانے لگی وہ۔بیگ بھی اس کا یہیں پڑا ہے۔"

نیلم بھی الجھیں۔

"خیر تم ایسا کرو اپنے پاپا کے ساتھ گھر چلی جاؤ۔میں ہوں یہاں تمہاری چچی کے ساتھ۔"

نیلم نے اسے گھر جانے کا کہا جس کے لئے وہ راضی نہ تھی۔

"نہیں ماما مجھے نہیں جانا۔"

اس کا دل نہ مانا۔

Posted On Kitab Nagri

"ضدمت کرو ماہی، ایسے تو تم اپنی طبیعت خراب کر لو گی۔ میں کہہ رہی ہوں نا کہ گھر جاؤ۔ تمہارے چاچو بھی آنے والے ہیں۔ وہ آجائیں گے تو رات میں میں بھی واپس آجاؤں گی۔"

نیلم نے اب کے حکمانہ انداز میں کہا۔

"ٹھیک ہے مگر میں ڈرائیور کے ساتھ چلی جاؤں گی۔ جب تک چاچو نہیں آتے پاپا کا یہاں ہونا ضروری ہے۔"

اس نے ضد چھوڑتے ہوئے جانے کی حامی بھری اور اٹھ کھڑی ہوئی۔

"پتا نہیں نرمین ابھی تک کیوں نہیں آئی۔ فون بھی نہیں اٹھا رہی۔ تم ذرا باہر جا کر پتا کرو۔ اگر نہیں ہے تو اس کا بیگ بھی لے جاؤ جاتے ہوئے اس کے گھر پکڑا جانا۔"

بیس منٹ ہو چکے تھے نرمین کو گئے۔ نیلم نے کال بھی ملائی مگر اٹھائی نہ گئی تب ہی انہوں نے ماہ جبین سے کہا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

*______________________۔

Posted On Kitab Nagri

"ارے اب بتاؤ بھی کہ کیا ہوا۔مجھے وہاں بنا ان سے ملے یوں کھینچ کر واپس کیوں لے آئی۔کوئی بھوت ووت تو نہیں دیکھ لیا تھا وہاں یا پھر ان لوگوں سے کوئی معاملہ بگاڑ آئی ہو۔"

مکرم کو سارے راستے فکر ہی لگی رہی اور اب گھر پہنچ کر انہوں نے پھر سے پوچھا۔

"کوئی بھوت ووت تو نہیں ہاں مگر آپ کے لاڈلے بھتیجے کو ضرور دیکھ لیا تھا وہاں۔ارے مبارک ہو خیر سے باپ بن گیا ہے آپ کا بھتیجا۔"

نرمین نے خوشی کی بجائے طنزیہ انداز میں یہ خبر سنائی تو اسی لمحے زینے اترتے التمش کے قدم بے اختیار وہیں جکڑے رہ گئے۔

وہ جو مکرم کی شور پہ مبنی اونچی آواز سن کر سوتی ہوئی ہالہ کی نیند ڈسٹرب ہونے کے خیال سے کمرے کا دروازہ بند کرتا نیچے آ رہا تھا کہ اس طرح بولنے اور اتنی جلدی واپس آنے کی وجہ جان سکے مگر نرمین کے منہ سے آغا فارز کے باپ بننے کے الفاظ سن کر اس کے قدموں کو جیسے ایلفی سی چپک گئی۔

"باپ بن گیا ہے وہ بھی ایک بیٹے کا۔اس کی لاڈلی بیوی نے اسے بیٹے کا تحفہ دیا ہے۔"

نرمین نے بیٹا بول کر مزید اضافہ کیا جبکہ التمش ابھی تک وہیں گم سم کھڑا تھا۔یعنی آج بھی ایزل کو لے کر اس کے دل پہ چھریاں چلتی تھیں۔

"بیٹا۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

وہ زیر لب بڑبڑایا شاید اسے یہ خیال آیا تھا کہ اس بیٹے کے دنیا میں آنے کا بندوبست بھی اسی نے کیا تھا وہ بھی اپنے شیطانی ارادے کے ساتھ اور جب یہ خیال آیا تو شرم بھی بے تحاشا آئی۔

"اگر وہ باپ بن گیا ہے تو یہ تو خوشی کی بات ہے۔آج نہیں تو کل بننا ہی تھا مگر تم مجھے یہ خبر سنانے کو وہاں سے ایسے بے صبروں کی مانند کیوں لے کر آئی۔"

مکرم خوش ہوئے تھے یہ بات سن کر مگر نرمین کے بات بتانے کا انداز انہیں بہت عجیب لگ رہا تھا۔وہ ایسے کیوں بتا رہی تھیں۔

"نہ نہ نہ۔۔۔یہ بات بتانے کو نہیں لائی وہاں سے۔۔۔ارے بات تو کچھ اور ہے مکرم صاحب اور ایسی ہے کہ سن کر آپ زمین میں دھنستے جائیں گے۔"

نرمین ہاتھ نچا کر بولیں جبکہ ان کی بات پہ التمش بری طرح ٹھٹکا۔اسے اپنے اطراف سنگین گھنٹیاں بجتی محسوس ہونے لگیں۔

"کیا بولے جا رہی ہو نرمین۔دماغ کیوں پکا رہی ہو میرا جو بات ہے صاف صاف بولو۔"

وہ زچ ہونے لگے۔

"آپ کو سننا ہے نا تو سنیں۔۔۔بات یہ ہے مکرم صاحب کہ آپ کے لاڈلے بھانجے نے اس گھٹ جتنی لڑکی کے ساتھ در حقیقت ایسے گل کھلائے تھے کہ جن پہ پردہ ڈالنے کو اسے فوری طور پہ اس سے نکاح کرنا پڑا۔۔۔ارے صاف لفظوں میں بولوں تو اس کی عزت پہ ہاتھ ڈالا تھا آپ کے بھتیجے نے۔"

Posted On Kitab Nagri

نرمین نے مزید ان کے صبر کا امتحان لینے کی بجائے دھماکے کی صورت میں سارا کٹھا چٹھا ان کے سامنے کھول کر رکھ دیا۔

مکرم کے تاثرات تو بعد میں بدلتے پہلے تو التمش کے سر پہ گھر کی پوری کی پوری چھت آن گری تھی۔اس کا وجود کپکپایا۔پیر لڑکھڑائے اور لڑکھڑا کر جلدی سے ریلنگ سنبھال گیا۔نہ سنبھالتا تو یقیناً گر پڑتا۔

جس سچ کو وہ چھپاتا آرہا تھا وہ آج اس کی ماں جان بیٹھی تھی بلکہ یہ سچ تھا ہی کب۔یہ تو جھوٹ تھا جسے سب سچ مانتے تھے مگر سچ کیا ہے یہ صرف التمش جانتا تھا۔

"کک۔۔۔کیا۔۔۔۔نرمین یہ تم کیا او فول بول رہی ہو۔اتنی بڑی بات بولتے ہوئے تمہیں شرم نہیں آئی۔یہ کیسا گھٹیا الزام لگا رہی ہو تم اس بیچارے پہ۔"

مکرم کو تو یقین ہی نہ آیا الٹا ان کا پارہ ہائی ہو گیا۔

"کوئی بیچارہ ویچارہ نہیں ہے وہ نہ ہی میں نے کوئی گھٹیا الزام لگایا ہے بلکہ گھٹیا انسان کا سچ بیان کر رہی ہوں۔"

"بس نرمین ایک لفظ اور مت کہنا۔ارے کیسی عورت ہو تم۔منہ پھاڑ کر کسی کے بھی بارے میں کچھ بھی بولتی چلی جاتی ہو۔کچھ تو شرم کرو۔اچھا بھلا شریف انسان ہے وہ۔"

مکرم چلائے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"ہاں ہاں شریف تو آپ کہیں گے ہی آخر کو آپ کا بھتیجا جو ہے مگر یہ آپ کی بھول ہے مکرم کہ اس میں کوئی شرافت ہے۔ ساری شرافت آج کھل کر سامنے آچکی ہو۔

میں نا کہتی تھی کہ ضرور کوئی بات ہے جو ان دونوں کا اچانک سے نکاح کر دیا گیا۔ ارے دونوں کا کوئی جوڑ ہی نہ تھا مگر پھر بھی سب کیسے مان گئے تو سنیں۔ مانا وانا کوئی بھی نہ تھا۔

یہ سب فارز کے کرتوت تھے جن کے پیچھے یہ سب ہوا۔ مجھے اب ساری سمجھیں آرہی ہیں کہ ایزل بی بی نے ہمارے منہ پہ انگوٹھی کیوں ماری تھی کیونکہ وہ فارز کے ہاتھوں استعمال ہو چکی تھی اور اب اس کے پاس کوئی چارہ نہیں بچا تھا سوائے اس سے نکاح کرنے کے اور وہ شائستہ تب ہی ہمارے ماتھے نہیں لگتی کہ کیا منہ لے کر بیٹھے گی ہمارے پاس۔

وہ دونوں الگ گھر میں اس لئے نہیں رہتے کہ کوئی ان کی شادی سے راضی نہ تھا بلکہ اس لئے رہتے ہیں کہ فارز نے جو کیا ہے اس کے بعد کوئی ان دونوں کو اپنے ساتھ رکھنے کو تیار ہی نہیں۔ وہ اعجاز تو اس کی صورت تک دیکھنے کا روادار نہیں۔"

نرمین ایک کے بعد ایک بات کہے جا رہی تھیں جبکہ التمش وہیں زینوں پر بیٹھتا جا رہا تھا کیونکہ اس لمحے اس پہ ایسا پہاڑ ٹوٹا تھا کہ اس سے کھڑے ہونا دشوار ہو رہا تھا۔

اس نے کبھی گمان بھی نہیں کیا تھا کہ ایزل اور آغا فارز کا یہ راز اس کے گھر والوں کے سامنے آئے گا اور نرمین ایسا تماشا کریں گیں۔

Posted On Kitab Nagri

"بہت بول لیا تم نے اور بہت سن لیا میں نے۔اب خبردار جو تم نے ایسی کوئی بات کی تو۔نجانے کس فسادی نے تمہارے دماغ میں یہ خناس بھرا ہے اور تم چل پڑی اب ہمارا دماغ خراب کرنے۔میں ایسا سوچ بھی نہیں سکتا جیسا تم بولتی چلی جارہی ہو۔

ارے تمہاری بیٹی کی شادی نہیں ہوئی فارز سے اور ایزل کی تمہارے بیٹے سے تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ تم ایسے گھٹیا الزام لگا کر ان دونوں کی تذلیل کرو گی۔"

مکرم بے حد غصے سے بولے۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

Posted On Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

"اچھا ہوا۔۔۔بہت اچھا ہوا۔خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ میری بیٹی کی شادی ایسے بدکردار انسان سے نہیں ہوئی اور وہ دنیا جہاں کی مکار لڑکی شکر ہے کہ میری بہو نہیں بنی۔"

نرمین نے تو شکر ادا کیا جبکہ آغا فارز کے لئے لفظ بدکردار پہ التمش کے سر پہ ایک دم سے کوئی آہنی شے آ گری۔

"بدکردار۔"

وہ چکراتے سر کے ساتھ بڑبڑایا کیونکہ وہ بدکردار تو ہر گز نہ تھے۔وہ باکردار تھے گھٹیا تو وہ خود تھا۔

"رہی بات کسی کے میرے دماغ میں ایسی باتیں بھرنے کی تو بتاتی چلوں کہ یہ سب میں اپنے کانوں سے سن کر آرہی تھی وہ بھی اس فارز کے منہ سے۔"

مکرم تو حیران ہوئے ہی مگر التمش کی حیرت کی انتہا ہی نہ رہی۔کیا یہ سب واقعی اس کی ماں آغا فارز کے منہ سے سن کر آرہی ہے مگر وہ انھیں یا کسی کو بھی اپنی زندگی کا اتنا بھیانک راز کیوں بتائیں گے۔آخر کیوں۔

"کیا مطلب ہے کہ فارز کے منہ سے سن کے آرہی ہو۔یہ سب کہا اس نے تم سے کہا۔؟"

التمش کے لبوں پہ آیا سوال مکرم نے پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

"لو بھلا مجھے کیوں بتانے لگا وہ اپنے گھٹیا کرتوتوں والے راز۔وہ جو اس کا ڈاکٹر دوست ہے نا اس سے باتیں کر رہا تھا فارز تو میں نے سن لیا۔میں تو بس پوچھنے جا رہی تھی کہ وہ یہاں خیریت سے آیا ہے تو پتا چلا کہ اس کا بیٹا ہوا ہے مگر کوئی اسے دیکھنے تک نہیں آیا اور کیوں نہیں آیا یہ تو میں آپ کو بتا ہی چکی ہوں۔ افففف۔۔۔میں تو یہ سن کر سکتے میں ہی آگئی تھی۔کتنے گھنے لوگ ہیں بھنک تک نہیں پڑنے دی کہ اتنے اچانک نکاح کا آخر سبب کیا تھا مگر نرمین سے زیادہ دیر بھلا کچھ چھپ سکتا ہے کیا۔"

نرمین کی زبان کو تو بریک لگ ہی نہیں رہا تھا۔

"نرمین مجھے سچ سچ بتاؤ یہ سب واقعی تم سن کر آئی ہو یا پھر خواہ مخواہ ان دونوں کو بدنام کرنا چاہ رہی ہو۔"

مکمل یقین کرنا مکرم کے لئے دشوار ہو رہا تھا۔

"کاش۔۔۔کاش کہ ماما کہہ دیں یہ جھوٹ ہے یا کاش یہ میرا وہم یا کوئی خواب۔کاش یہ سچ نہ ہو۔"

ریلنگ کو تھامے زینے پہ بیٹھے نڈھال سے التمش نے شدت سے دعا کی تھی۔

"لو جی اللہ مجھے کڑی سے کڑی سزا دے جو میں اتنا بڑا جھوٹ بولوں۔"

نرمین نے اپنے اس جملے سے مکرم کو گہری چپ لگا دی تو وہیں التمش نے تکلیف سے آنکھیں میچ کر کھولیں کہ یہ واقعی سچ تھا۔۔۔یہ خواب نہیں تھا۔

"کیا ہوا لگ گئی چپ۔۔۔ہو گئے ختم الفاظ۔آگیا یقین میری باتوں کا۔"

نرمین طنزیہ لہجے میں بولیں مگر مکرم ابھی بھی خاموش کھڑے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

"اس ڈاکٹر کے آگے اپنے دکھڑے رو رہا تھا ارے اب کیا فائدہ رونے کا پہلے ہی شرم کو ہاتھ مار لیا ہوتا تو آج یہ دن نہ دیکھنا پڑتا کہ اتنی بڑی خوشی میں اس کا کوئی اپنا اس کے ساتھ ہی نہیں۔"

وہ مزید بتانے لگیں۔

"بس نرمین۔۔۔۔چپ کر جاؤ۔"

اس بار مکرم کی آواز میں غصہ نہیں بلکہ شرم اور گہرا صدمہ تھا۔آغا فارز تھے تو ان کے بھتیجے ہی۔ان کے خاندان کا حصہ تھے اور ان کے خاندان کا کوئی مرد ایسی حرکت کرے اس پہ ان کا سر شرم سے جھکنا ہی تھا۔

وہ بے جان قدموں سے چلتے ہوئے ایک دم سے صوفے پہ گرنے کے سے انداز میں بیٹھ گئے۔

"اور تم وہاں کیا بیٹھے ہوئے ہو۔سن چکے ہو یا میں دوبارہ سے سناؤں۔جسے تم بڑا بھائی بھائی کہتے تھے نا ارے اسی نے تمہاری ایزل کی عزت کی دھجیاں۔۔۔پلیز ماما۔۔۔۔پلیز چپ کر جائیں۔"

التمش کو آنکھیں پھاڑے زینوں پہ بیٹھا دیکھ نرمین سمجھ گئیں کہ وہ سب سن چکا ہے مگر وہ دوہرانے کو تھیں جب التمش نے انھیں گزارش کی کہ وہ اب چپ کر جائیں۔

"چپ تو میں اب ہرگز نہیں کروں گی۔"

وہ کسی ارادے کے تحت بولیں تو مکرم کے ساتھ ساتھ التمش نے بھی ٹھٹک کے سر اٹھایا۔

"کیا مطلب ہے تمہارا۔۔۔۔کیا کرنے کا ارادہ کر رہی ہو تم۔"

Posted On Kitab Nagri

مکرم کو کسی خدشے کا گمان گزرا۔

"وہی جو مجھے کرنا چاہیے۔جا رہی ہوں میں ان لوگوں کے گھر انہیں پوتے اور نواسے کی مبارک باد دینے۔"

نرمین معنی خیزی سے بولیں تو التمش اپنی جگہ سے ایک دم سے اٹھ کھڑا ہوا کیونکہ وہ دونوں ہی جانتے تھے کہ وہ مبارک باد دینے ہر گز نہیں جا رہیں۔وہ کسی اور ارادے کے تحت جا رہی ہے۔

انہوں نے ابھی دو قدم ہی اٹھائے تھے کہ التمش باقی کے زینے برق تیزی سے پھلانگتا جست لگا کر ان کی راہ میں آ حائل ہوا۔

"کک۔۔۔کہیں نہیں جا رہیں آپ۔۔۔"

اس نے ان کا راستہ روکا۔

"التمش ٹھیک کہہ رہا ہے تم کہیں نہیں جا رہی نرمین۔"

مکرم بھی سختی سے بولے۔

"جاؤں گی تو میں ضرور۔اس ایزل کے انکار کا بدلہ منہ پہ مارنے۔اس شائستہ اور فارز کے انکار کا بدلہ منہ پہ مارنے۔اس ڈھکے چھپے نکاح پہ تبصرہ کرنے اور سب سے اہم۔۔۔بیٹے کی مبارک باد دینے۔

Posted On Kitab Nagri

اور فکر نہ کریں اس کے کرتوتوں کا ڈھنڈورا پورے جہاں میں پیٹنے نہیں جا رہی آخر کو آپ کی بھی عزت جڑی ہے ان کے ساتھ۔ میں تو بس ان کی اولاد کا کیا ان کے منہ پہ مارنے جا رہی ہوں ارے کچھ مجھے بھی تو تسکین ملے۔"

نزمین کو تو آج اچھا موقع ملا تھا سب سے بدلہ لینے کا۔ وہ بھلا کیسے ہاتھ سے جانے دیتیں جبکہ لفظ بدلے نے ہی تو یہ دن دکھائے تھے اب تو لفظ بدلے پہ التمش کو خوف آنے لگتا تھا۔

"پاگل مت بنو نزمین۔ ارے کیسی بے شرم اور بے حس عورت ہو تم۔ خبردار جو تم نے ایک قدم بھی گھر سے باہر نکالا تو۔"

مکرم نے سختی سے انہیں کہیں بھی جانے سے روکا۔

"آپ ۔۔۔ آپ کہیں نہیں جا رہیں ماما ۔۔۔ آپ ان لوگوں کو ذلیل نہیں کر سکتیں۔ کسی نے حق نہیں دیا آپ کو کہ آپ ان کے گھر کے معاملات میں اس طرح سے دخل اندازی کریں۔

اور خدارا بھول جائیں بدلے کو ۔۔۔ یہ بدلے کی آگ انسان کی زندگیاں تباہ کر ڈالتی ہے مت قدم رکھیں اس آگ میں۔"

جو غلطی التمش نے کی تھی وہ غلطی وہ کسی اور کو دوہراتا نہیں دیکھ سکتا تھا بلکہ التمش نے تو گناہ کیا تھا غلطی تو چھوٹا سا لفظ تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"تمہیں کیوں اتنی تکلیف ہو رہی ہے ان لوگوں کے لئے۔ تمہیں تو بلکہ موقع ملا ہے اس فارز سے بدلہ لینے کا۔اس کی وجہ سے نہیں ہو پائی نہ تمہاری ایزل سے شادی۔اسی کی وجہ سے مناتے رہے مہینوں تک اس کے نہ ملنے کا غم۔"

نرمین نے اسے بھی بے حس بنانا چاہا۔

"بدلہ بدلہ بدلہ۔۔۔۔۔۔خدا کے لئے بس کردیں۔"

نجانے التمش کو ایک دم سے کیا ہوا کہ وہ پورے جی جان سے چلا اٹھا۔اس کے یوں اچانک زوردار آواز میں چلانے پہ مکرم تو حیران ہوئے ہی نرمین جو پاس کھڑی تھیں ایک دم سے لرزاٹھیں۔

"بس کردیں ہاتھ جوڑ رہا ہوں میں آپ کے سامنے۔ارے نہیں لینا مجھے کسی سے کوئی بدلہ۔نہیں کرنا مجھے اپنی آخرت کو مزید تباہ۔"

التمش نے ہذیاتی انداز میں چلاتے ہوئے ماں کے آگے باقاعدہ ہاتھ جوڑے تو اس کے ایسے عجیب و غریب سے انداز پہ مکرم بھی ٹھٹک سے گئے۔

"نہیں گرنا مجھے اب مزید اپنی ہی نظروں میں۔گھن آنے لگی ہے اب مجھے اپنے ہی وجود سے۔ارے میں تو ابھی تک اسی بدلے کے پچھتاوے سے نہیں نکل پایا جس نے میرے دن کا چین اور راتوں کی نیند ڈسٹرب کررکھی ہے۔"

وہ اپنے حواسوں میں ہوتے ہوئے بھی بدحواسی میں جھگڑا نظر آرہا تھا اور چلا چلا کر بول رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"یہ سب کیا بولے جا رہے ہو تم التمش۔ کس بدلے کی بات کر رہے ہو تم۔"

مکرم نے پوچھا۔

"میری بات سنو التمش، یہ سب ڈرامہ کر کے مجھے روکنے کی ضرورت نہیں۔"

نرمین کو اب لگا کہ شاید وہ انھیں روکنے کو یہ سب بول رہا ہے۔

"زندگی بھر کے لئے اس فارز نے ایزل پہ بدنامی کا اتنا بڑا داغ لگا دیا اور تمہیں کوئی افسوس ہی نہیں اس کے لئے۔ عزت کو روند کے رکھ دیا اس نے ایک لڑکی کی۔ بڑے محبت کے دعویدار کرتے تھے نا تم ایزل سے تو اب اس کی عزت لوٹنے والے کے لئے دو حرف تک منہ سے نہیں نکال پا رہے۔"

نرمین اسے آغا فارز کے خلاف بھڑکا رہی تھیں جبکہ وہ الٹا ان کے لفظوں پہ ذہنی اذیت کا شکار ہوتا جا رہا تھا۔۔۔

"بسسسس۔۔۔۔۔۔"

وہ ایک دم سے دھاڑا تھا یوں کہ گمان گزرا جیسے گھر کے درودیوار لرز اٹھے ہوں۔ مکرم اور نرمین ہکا بکا اسے دیکھتے رہ گئے کہ یہ آخر اسے ہو کیا رہا ہے۔

"کس منہ سے نکالوں وہ دو حرف اس شخص کے لئے جس کا اس سب میں سرے سے کوئی قصور ہے ہی نہیں۔ نہیں ہیں وہ بدکردار نہیں ہیں وہ گھٹیا انسان۔ وہ بے قصور ہیں۔ سنا آپ نے بے قصور ہیں وہ۔"

Posted On Kitab Nagri

وہ بھینچے ہوئے لہجے میں بولتا انھیں ٹھٹکا گیا کہ وہ بے قصور ہیں اور جب وہ بے قصور ہیں تو قصوروار پھر آخر ہے کون اور یہی بات مکرم نے پوچھ بھی لی۔

"کیا مطلب ہے تمہاری بات کا۔"

مکرم نے پوچھا۔

"تم کہنا چاہتے ہو کہ میں نے جو سنا وہ سب میری سماعتوں کا دھوکہ تھا۔ جھوٹ تھا فریب تھا۔ارے جب وہ شریف ہے پاکباز ہے باکردار معصوم بیچارہ ہے تو پھر قصوروار آخر ہے کون۔"

نرمین تمسخرانہ انداز میں بولیں۔

"جب اس نے اپنے منہ سے واضح لفظوں میں کہا کہ اس نے ایزل کی عزت کے ساتھ چھیڑ خانی کی ہے وہ ہے اس کا گناہگار تو تم آخر کیوں اس کی سائیڈ لے رہے ہو۔مان کیوں نہیں لیتے کہ وہ ایک کردار سے گرا آدمی۔۔۔ نہیں ہیں وہ بدکردار نہیں ہیں وہ گنہگار۔"

التمش انھیں بیچ میں ٹوک کر چلایا۔

"وہ نہیں ہے تو پھر کون ہے۔"

نرمین بھی چلائیں۔

"میں۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

اک مرا مرا سا لفظ التمش کی زبان سے نکلا اور مقابل کھڑے اس کے ماں باپ کو چند لمحوں کے لئے واقعی بے جان سا کر گیا۔

اس لمحے زمین ہلی تھی یا پھر حیرت و بے یقینی کے سبب انہیں اپنا وجود اپنے کنٹرول سے نکلتا محسوس ہوا تھا جو وہ لرز کے رہ گئے تھے یوں جیسے دونوں کے وجود پہ زلزلہ آ گیا ہو۔

اس ایک لفظ "میں" نے ان سے کتنی ہی دیر تو ان کی گویائی ہی چھین ڈالی تھی۔ کس قدر جان لیوا لفظ تھا جس کے تاثرات ان دونوں کے چہرے کو جھکڑے ہوئے تھے۔

"تت تم۔۔۔ تم ہو گناہگار۔۔۔ کک۔۔۔ کیا مطلب ہوا اس کا۔؟"

سکتہ ٹوٹنے کے قریب ہوا تو زمین کی زبان نے یہ سوال پوچھنے میں ان کا ساتھ دیا۔

"مطلب یہ ہے کہ۔۔۔۔۔۔"

اس نے اٹھایا ہوا سر جھکایا اور دو قدم ان سے دور ہٹتا تھوک نگلتا بولا۔

"کہ۔۔۔ ایزل کی عزت کو روندنے کے لئے۔۔ شی۔۔۔ شیطانی جال پھیلانے والا کوئی اور نہیں بلکہ۔۔۔ مم۔۔۔ میں تھا آپ کا اپنا بیٹا التمش۔"

اور اصل معنوں میں آسمان تو اب ٹوٹا تھا ان دونوں پہ۔ وہ زمین کا ہلنا اور ان کا زلزلے کے جھٹکوں کی زد میں آنا تو کچھ بھی نہ تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اک لفظ میں تو کچھ بھی نہ تھا جو یہ الفاظ تھے جنھوں نے مکرم اور نرمین کو کھڑے کھڑے زوردار طماچوں سے لال ولال کر ڈالا تھا۔

"جھوٹ۔۔۔۔ جھوٹ بول رہے ہو تم۔ سراسر بکواس کر رہے ہو۔اس شخص نے کیا گھول کر پلا دیا ہے تمہیں التمش جو تم اس کو بے قصور ثابت کرنے کی خاطر اس کا گناہ اپنے سر لینے پہ تلے ہو۔"

نرمین کے لئے اس کی بات پہ یقین کرنا آسان نہ تھا اور آسان تو مکرم کے لیے بھی نہ تھا آخر کو وہ ان کا بیٹا تھا اور اپنی اولاد سے تو کسی کو بھی ایسی امید نہیں ہوتی۔

"گھول کر انہوں نے نہیں بلکہ میں نے انھیں پلایا تھا۔میں نے ایزل سے انکار کا بدلہ لینے کی خاطر فارز بھائی کو نشے بھری دوا چائے میں ڈال کر پلا دی اور پھر جو بھی ہوا اس کا سارا الزام ان پہ گیا۔

میں نہ صرف ایزل سے بدلا لینا چاہتا تھا بلکہ فارز بھائی کو بھی سب کی نظروں میں گرانا چاہتا تھا آخر کو میرے اور ایزل کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ وہی تو تھے۔"

اصل بم تو التمش نے اب پھوڑا تھا۔ایسا سچ بتایا تھا جسے سننے کے بعد بے یقینی کی گنجائش نہیں رہتی تھی۔اس نے باقاعدہ ایک جال بچھا کر آغا فارز کو پھنسایا تھا یہ جان کر نرمین بے ساختہ کھلتے منہ پہ ہاتھ رکھے نفی میں سر ہلاتی گئیں کہ نہیں تم ایسا نہیں کر سکتے۔میرا بیٹا ایسا نہیں کر سکتا۔

Posted On Kitab Nagri

جبکہ مکرم۔۔۔مکرم کو لگا کہ ابھی اس لمحے ہاں اسی لمحے ان کا بیٹا ان کی نظروں سے بری طرح گر چکا ہے۔ان کا سر ایک دم شرم سے جھک گیا اور یہ شرم ایسی تھی کہ ان کا جی چاہا چلو بھر پانی ملے اور وہ اس میں ڈوب مریں۔

"میں نے نہیں سوچا تھا کہ یہ سب ہو جائے گا میرا مقصد تو بس ایزل کو مزہ چکھا کر اسے حاصل کرنا اور آغا فارز کو نیچا دکھانا تھا۔

میں نے سوچا تھا کہ جب سچ سب کے سامنے آئے گا تو ایزل اور اس کے گھر والے منہ چھپاتے پھریں گے۔کوئی ایزل کو اپنانے کو تیار نہیں ہو گا اور تب۔۔۔۔"

چٹاخ۔۔۔۔

اس سے قبل وہ اپنی بات پوری کرتا مقابل کھڑا وجود لمبے ڈگ بھرتا اس کے پاس آیا اور اپنے آہنی ہاتھ کا ایک طماچہ اس کے منہ پہ دے مارا۔التمش کی زبان کو وہیں قفل لگا۔

"اور تب تم اسے اپناؤ گے ہے نا۔"

مکرم نے اسے طماچہ مارنے کے بعد اس کی بات مکمل کی تو وہ نہ ہاں کہہ پایا نہ ہی نہ بس چپ چاپ سر جھکا گیا۔

"کیسے۔۔۔کیسے گوارا کیا تمہارا دل ایسے شیطانی عمل کو۔۔۔آخر کیسے اتنا گر گئے تم اپنے مقام سے۔شرم وحیا غیرت واحساس سب بیچ کھایا تھا کیا تم نے۔کیسے بن گئے تم اتنے خبیث۔"

Posted On Kitab Nagri

مکرم کا بس نہیں چل رہا تھا اسے جان سے مار ڈالیں بلکہ مار مار کر بے حال کر دیں۔ان کا تو بی پی بڑھنے لگا تھا۔

"گھن۔۔۔گھن آ رہی ہے مجھے تم سے۔جی چاہ رہا ہے تمہیں جان سے مار کر یہیں اسی جگہ دفن کر دوں۔ارے میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ میرا اپنا بیٹا اتنا گرا ہوا انسان نکلے گا بلکہ انسان نہیں تم تو وحشی درندے ہو۔۔۔دوسروں کی عزت لوٹنے والے بھیڑیے ہو تم بلکہ بھیڑیے سے بھی بد تر۔"

وہ اسے درندے سے بھی بد تر قرار دے چکے تھے جبکہ التمش سر جھکائے ان کی ہر لعن طعن چپ چاپ سننے لگا کیونکہ وہ خود کو اسی قابل سمجھتا تھا۔

"ال۔۔۔التمش کہہ دو۔۔۔کہہ دو کہ یہ جھوٹ ہے۔کہہ دو کہ یہ سب فارز کا ہی کیا دھرا ہے۔"

ماں تو پھر ماں تھی۔سب سن کر بھی خود کو غلط فہم قرار دینا چاہا۔

"کاش کہ یہ جھوٹ ہوتا مگر افسوس کہ یہ سچ ہے۔۔"

وہ شرمساری سے بولا تو نرمین چند قدم پیچھے ہٹتیں دھرم سے صوفے پہ جا گریں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"سن لیا۔۔۔کیا کہہ رہی ہے تمہاری اولاد کہ جنھیں تم ذلیل و رسوا کرنے جا رہی تھیں ان کے بیٹے کا تو کوئی قصور ہے ہی نہیں۔قصوروار کوئی ہے تو وہ ہے تمہارا اپنا ہی بیٹا۔

انھیں نیچا دکھانے جا رہی تھی نا اب دیکھ لو کہ تمہارے اپنے ہی بیٹے نے تمہیں کیسے نیچے پٹخ کے رکھ دیا ہے۔اب بیٹھی کیوں ہوا ٹھو جاؤ وہاں اور جا کر اتار و بدلے۔کروانہیں مزید رسوا۔"

Posted On Kitab Nagri

مکرم نرمین کو بری طرح طنز کرتے بولے جبکہ نرمین کیا بولتیں ان کی تو بولتی ہی بند ہو کے رہ گئ تھی۔بیٹے نے انہیں کچھ بولنے کے قابل چھوڑا ہی نہیں تھا۔

"دوسروں کی ذلت وبدنامی کے مزے لے رہی تھی نااب سہو وہ ذلت جو تمہارے بیٹے نے ہمارے نام کی ہے۔۔۔"

ہاتھ کے نہیں مگر لفظوں کے طماچے ضرور نرمین کو پڑ رہے تھے۔

"ایسی اولاد کو تو پیدا ہوتے ہی کاش تم گلا گھونٹ کر مار دیتی تو اچھا تھا۔"

وہ نرمین کو دیکھتے التمش کے متعلق بولے جبکہ اس بات پہ التمش کا تو دل ہی چیر کر رہ گیا۔

"پاپا۔۔۔ماما۔۔۔مجھے معاف کر دیں میں غصے میں ہوش کھو بیٹھا تھا۔اس وقت بدلے کی آگ مجھے اس قدر جھلسا رہی تھی کہ اسے بجھانے کا حل مجھے یہی نظر آیا۔"

وہ ہاتھ جوڑے ان کی طرف آیا۔

"تمہارے حل نے کتنی زندگیاں برباد کر ڈالیں تمہیں کچھ اندازہ بھی ہے۔کتنی زندگیاں تمہاری اس بدلے کی آگ کی لپیٹ میں آکر جھلس گئیں کچھ احساس ہے تمہیں۔

کتنی اذیت پہنچی انہیں صرف تمہارے سبب۔کتنا روئے تڑپے ہوں گے وہ سب دن رات صرف تمہارے سبب۔دو گھروں کے بیچ دراڑ ڈال دی تم نے۔اپنوں کو اپنوں سے دور کر ڈالا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ بڑے اور بچے جن میں اتنا پیار تھا تم نے تہس نہس کر ڈالا اس پیار کو۔ ہنستے بستے خوش و خرم لوگوں کو تڑپا کر رکھ دیا تم سے۔

تم نے ایک لڑکی کی عزت کو داغدار کرنے کا ساماں پیدا کیا۔ ایک شریف باکردار انسان کو سب کے سامنے اس کے کردار سے گرا دیا۔

انھیں اپنی حسرتیں مار کر بنا اپنوں کی دعاؤں کے رشتے میں بندھنا پڑا۔ تم نے دور کر ڈالا ماں باپ کو اولاد اور اولاد کو اس کے ماں باپ سے۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

Posted On Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

آج بھی وہ دونوں اتنی بڑی خوشی اس لئے ڈھنگ سے منا نہیں پا رہے کیونکہ ان کے اپنے ان کے ساتھ نہیں ہیں اور وہ اگر ساتھ نہیں ہیں تو صرف تمہاری وجہ سے۔ صرف اور صرف تمہاری وجہ سے۔"

وہ سختی سے انگشت شہادت سے التمش کی طرف اشارہ کرتے چلائے۔ غصے سے ان کا چہرہ سرخ پڑ رہا تھا۔ تنفس بگڑ رہا تھا مگر وہ چلائے جا رہے تھے۔

"میں۔۔۔ میں اپنے کیے پہ بہت شرمندہ ہوں پاپا۔۔۔ میں ان سب کو سچ بتا کر ان سے معافی مانگ لوں گا انکلٹ میں بہت پہلے ہی یہ سچ بتا دینا چاہتا تھا مگر میری زبان ساتھ ہی نہیں دیتی تھی۔"

وہ تو شاید آج بھی یہ راز نہ کھول پاتا کہ اصل قصوروار وہ خود ہے اگر جو نرمین وہاں جانے کا ارادہ نہ باندھتیں۔

وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس کی ماں وہاں جا کر ایک بے قصور کو لعنت و ملامت کرے اور اس کے گھر والوں کو ذلیل کر کے رکھ دے جبکہ ذلالت کا اصل حقدار تو وہ خود ہے۔

وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس کی ماں کی زہریلی اور شرم سے ڈوب مرنے والی باتوں پہ کوئی واقعی اتنا دل برداشتہ ہو جاتا کہ اپنی حالت خراب کر بیٹھتا۔

"تمہاری شرمندگی ان کا وہ وقت واپس نہیں لا سکتی جس وقت میں وہ خوش ہونے کی بجائے اپنوں سے دوری پہ تڑپتے رہے۔ برباد کر ڈالا تم نے ان کے حسین وقت کو۔

Posted On Kitab Nagri

اور رہی معافی تو وہ تمہیں ان سے ہر صورت مانگنی ہو گی۔میں اب مزید تمہیں ان کی خوشیاں برباد نہیں کرنے دے سکتا۔آج کے آج ہی تم ان کے پاس جاؤ گے اور ان کے پیروں میں گر کر ان سے معافی مانگو گے۔سنا تم نے۔

تم آج ہی آج جا کر سب کو بتاؤ گے کہ وہ سب فارز کا نہیں تمہارا کیا دھرا ہے۔سب کو بتاؤ گے کہ فارز بے قصور ہے۔"

وہ جارحیت سے چلائے اور کڑا حکم دیا۔

"میں۔۔۔میں سب کرنے کو تیار ہوں پاپا۔میں ان کے قدموں میں گر کر بھی معافی مانگنے کو تیار ہوں بس آپ مجھ سے خفا نہ ہوں۔"

وہ ان سب سے معافی مانگنے کو راضی تھا جس جس کے ساتھ اس نے غلط کیا تھا۔

"ڈوب مرو تم التمش۔۔۔ڈوب مرو۔جس شخص نے مشکل میں تمہاری مدد کی۔میری ایک پکار پہ بھاگا چلا آیا اتنی بڑی رقم دینے کے لئے ایک بار بھی نہ نہیں کی۔تمہاری بیٹی کی خاطر اتنا بڑا خطرہ مول لیا۔اسے بچانے کی خاطر اپنے اوپر گولی تک کھالی۔رشتوں کو آخری دم تک نبھانے والے اس مخلص شخص کے ساتھ تم نے اتنا گھناونا کھیل رچایا۔ارے تمہارا دل نہ کانپا یہ سوچتے ہوئے بھی کجا کہ اس پہ عمل کرنا۔"

Posted On Kitab Nagri

انہوں نے اسے مزید شرم میں دھکیلنا چاہا جبکہ وہ شرمسار تو اسی روز سے تھا جب آغا فارز نے ہالہ اور اس کی خاطر خود کو مشکل میں ڈالا۔

"کیا۔۔۔فارز نے آپ کو ہالہ کے لئے پیسے دیے اور اسے بچانے کی خاطر خود پہ گولی۔۔۔"

نرمین نے حیرت بھری آواز میں پوچھا۔لفظ گولی پہ آکر حیرت سے تو جملہ ہی مکمل نہ کر پائیں۔جس شخص کو وہ اتنا لعن طعن کر رہی تھیں اس کے متعلق یہ سن کر وہ تو شرمندگی سے مزید پانی پانی ہو گئیں۔

"میں ان کا یہ احسان ساری زندگی نہیں بھول پاؤں گا۔انہوں نے میرے اور ہالہ کے لئے جو کیا وہ میں مرتے دم تک نہیں بھولوں گا۔

وہ واقعی ایک عظیم انسان ہیں۔وہ بھی تو ایزل کو لے کر مجھ پہ غصہ کرتے رہے مجھ سے لڑے بھی مگر مجھے نقصان پہنچانے کا نہ سوچا۔مجھے دل سے اپنا چھوٹا بھائی سمجھتے رہے اور میں۔۔۔میں نجانے غصے میں کس راہ پہ نکل پڑا۔

بہت غلط کیا میں نے ان کے ساتھ۔بہت غلط کیا انھیں اپنوں کی نظروں میں گرا کر اپنوں سے دور کر کے مگر میں انہیں مزید اس دوری اور پچھتاوے کی آگ میں نہیں جلنے دوں گا۔میں انھیں سب سچ بتا دوں گا اور ہاتھ جوڑ کر معافی مانگوں گا۔

مگر پہلے آپ مجھے معاف کر دیں پاپا۔۔۔میں قسم کھاتا ہوں آج کے بعد کبھی ایسا سوچوں گا بھی نہیں۔"

اس نے قسم تک اٹھالی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"مت کہو مجھے پاپا۔ تم جیسی ناہنجار اولاد میری ہو ہی نہیں سکتی اور تمہاری معافی اور قسم کی اب میری نظر میں دو کوڑی کی بھی اہمیت نہیں رہی۔"

انہوں نے آج اس سے باپ کہنے کا حق بھی چھین لیا تھا جبکہ التمش جوان کی ہر کڑوی کسیلی سننے کو تیار تھا اس بات پہ دھچکا کھا کر رہ گیا۔

"اگر تمہیں یاد ہو تو تمہاری اس ڈھکی چھپی شادی والی حرکت پہ تمہیں معاف کرتے ہوئے میں نے کیا کہا تھا۔"

اور ان کی بات پہ التمش کو مہینوں قبل کہے ان کے الفاظ یاد آئے۔

)دوبارہ ایسا کوئی کام مت کرنا التمش جس سے ہمیں دنیا والوں کے سامنے شرمندہ ہونا پڑے۔۔۔اب تک برداشت کرتا آیا ہوں مگر آیندہ تمہاری کسی قسم کی حرکت کو نہ برداشت کروں گا نہ ہی معاف کروں گا یہ یاد رکھنا۔(

تو کیا وہ اسے عمر بھر معافی نہیں دینے والے تھے۔

"تم ہر بار غلط کرتے رہے اور ہر بار میں تمہیں معاف کرتا رہا مگر اس بار جو تم نے کیا ہے التمش اس کے لئے میں تمہیں مرتے دم تک معاف نہیں کروں گا۔

نکل جاؤ میرے گھر سے۔اب اس گھر میں اور ہمارے دلوں میں تمہارے جیسے گھٹیا انسان کے لئے کوئی جگہ نہیں بچی۔"

Posted On Kitab Nagri

انہوں سفاکی سے اسے اس گھر سے ہمیشہ کے لئے بے دخل ہو جانے کا کہا جبکہ یہ سن کر التمش شاک میں آگیا۔

"نہیں۔۔۔ایسامت کہیں پاپا۔۔۔مجھے اس گھر سے مت نکالیں۔"

اس نے التجا کی۔

"تم نے سنا نہیں میں نے کیا کہا، نکل جاؤ میرے گھر سے ابھی اور اسی وقت۔"

انہوں نے اس کا بازو پکڑ کر درشتی سے اسے دروازے کی طرف دھکیلا تو اسی لمحے دروازے پہ کھڑے وجود کو دیکھ کر التمش کے حواس آن ہی آن میں باختہ ہو گئے۔

اسے اپنی آنکھوں پہ پہلے تو یقین نہ آیا کہ سامنے وہ کھڑی ہے مگر جب بارہا اپنی پلکوں کو جھپک کر دیکھا تو یہ اس کا گمان نہیں تھا۔وہ حقیقت میں سامنے موجود تھی۔

"ماہی۔"!

اسے اپنی ہی آواز کسی کنویں سے آتی دکھائی دی جبکہ اس نام پہ مکرم اور نرمین نے بھی سر اٹھا کر دروازے کی طرف دیکھا تو دہلیز کے بیچ و بیچ کھڑا وجود دیکھ کر وہ بھی چکرا کر رہ گئے تھے۔

ماہ جبیں کی آنسوؤں بھری صورت سے واضح تھا کہ وہ سب سن چکی ہے۔وہ دنگ صورت اور گنگ زبان لئے بت بنی وہاں کھڑی تھی جبکہ ہاتھ میں پکڑا بیگ اب قدموں کے پاس بے قدروں کی مانند گرا پڑا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

نرمین کی نظر اس بیگ پہ پڑی تو بھولی بسری یادداشت واپس لوٹی کہ یہ تو ان کا بیگ ہے۔یعنی وہ بیگ ہوسپٹل میں ہی بھول آئی تھیں جسے لوٹانے کو گھر جاتے ہوئے ماہ جبیں راستے میں رک کر نہیں یہاں پکڑانے چلی آئی مگر دہلیز پہ قدم رکھتے ہی اتنی بھیانک حقیقت اس کی منتظر ہو گی اس کے تو وہم و گمان میں بھی نہ تھا۔

"مم۔۔۔ماہی تم۔۔۔"

التمش کے خشک بے جان دکھائی دیتے لبوں سے پھر سے اس کا نام پھسلا تو کسی ٹوٹی ہوئی گڑیا کی مانند التمش کو دیکھ کر نفی میں سر ہلاتی پلٹی اور بھاگتی ہوئی وہاں سے نکل گئی۔

"ماہی۔۔۔"

وہ گئی تو التمش کو بھی جیسے ہوش آئی۔وہ بھی من من بھر کے قدموں کو پوری جان لگا کر بھگاتا اس کے پیچھے لپکا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

*___________________________۔

ارحم اور سوزین گھر لوٹے تو اکانشہ بھی ہوسپٹل سے آچکی تھی اور اب انو کو کھچڑی کھلا رہی تھی۔

"کھچڑی کھا رہے ہو ننھے میاں طبیعت تو سیٹ ہے نا۔؟"

Posted On Kitab Nagri

ارحم نے انو کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں بس بیلی اپسیٹ ہے اس کا اسی لئے یہ کھلا رہی ہوں۔"

جواب اکانشہ کی طرف سے آیا۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

"تم لوگ بتاؤ کھانا لگاؤں۔ ابھی بنا کر فارغ ہوئی ہوں گرم گرم ہی ہے کھا لو۔"

Posted On Kitab Nagri

اکانشہ نے ان سے کھانے کا پوچھا۔

"آج کافی تھکا دینے والا دن تھا۔سارا دن تو بھوک کا احساس چھو کر نہیں گزرا مگر اب گھر میں پھیلی کھانے کی اشتہا انگیز خوشبو سے میری سوئی ہوئی بھوک جاگ اٹھی ہے۔میں فریش ہو کر آتا ہوں تم کھانا لگاؤ۔"

ارحم کھانے کی حامی بھر تا روم میں چلا گیا۔

"میں تمہاری ہیلپ۔۔۔نہیں میں کرلوں گی تم بھی جا کر فریش ہو جاؤ۔تھک تو تم بھی گئی ہو گی۔"

سوزین ہیلپ کی بات کرنے کو تھی مگر اکانشہ نے فوراً انکار کر دیا۔

"تھک تو تم جاتی ہو اکانشہ۔صبح اٹھتی ہو ناشتہ بناتی ہو پھر انو کو اسکول بھیجتی ہو پھر صبح سے شام تک ہوسپٹل ڈیوٹی دیتی ہو اور واپس آکر کھانا بناتی ہو اور انو کو پڑھاتی بھی ہو اس کا خیال رکھتی ہو۔"

سوزین اس کی فکر میں بولی۔

"میں اس سب کی عادی ہوں۔"

"اکانشہ نے مختصر جواب دے کر بات ختم کرنا چاہی۔

"انو کی نینی نہیں آتی کیا اب۔؟"

سوزین نے آج نینی کو نہیں دیکھا بلکہ آج سارا دن وہ گھر تھی ہی کب۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"آتی ہے مگر انو کے اسکول سے واپس آنے کے وقت اور شام میں جب میں آتی ہوں تب چلی جاتی ہے۔"

ٹائمنگ کم ہو گئی تھی یا کر دی گئی تھی۔

"انو جاؤ شاباش اب جا کر بستر پہ لیٹ جاؤ ماما کچھ دیر تک آتی ہیں۔"

اکانشہ اسے آخری بائیٹ کھلانے کے بعد اٹھتی ہوئی بولی۔

"مجھے آپ کے روم میں سونا ہے ماما۔"

انو دھیرے سے بولا۔

"ٹھیک ہے جاؤ۔"

اسے جواب دیتی اکانشہ کچن کی طرف چل پڑی جبکہ سوزین بھی کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

"______________________________۔

"میرا بیٹا۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

آغا فارز اس وقت اپنے بیٹے کو بانہوں میں اٹھائے ہوئے تھے اور بانہوں میں بھرے وہ اسے یوں یک ٹک دیکھے جا رہے تھے جیسے وہ کچھ دیر بعد نظروں سے اوجھل ہو جائے گا اور دوبارہ دیکھنے کا موقع نہیں ملے گا۔

اس وقت وہ بلکل کسی چھوٹے بچے کو طرح لگ رہے تھے جس کے ہاتھ کوئی قیمتی شے آگئی ہو اور وہ اسے چندھیاتی آنکھوں کے ساتھ دیکھتا رہے۔

نظریں اک پل کے لئے بھی اس کے روئی کی مانند سفید و گداز چہرے سے ہٹ نہیں پا رہی تھیں۔یوں لگ رہا تھا جیسے چھوٹی سی دنیا ان کی بانہوں میں آسمائی ہو اور یہی ان کے لئے ان کا سب کچھ ہو۔

وہ اپنے بیٹے کے چہرے کو تکے جا رہے تھے جبکہ ایزل ایک پل کے لئے بھی ان کے چہرے سے نظریں نہیں ہٹا پا رہی تھی۔

"تو آ گئے آپ اس دنیا میں، آنا تھا تو آرام سے آتے ماما کو اتنا تنگ کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ویری بیڈ بے بی ماما کو اتنا درد دیا اب یہ درد مجھے ہی دور کرنا پڑے گا۔"

ایزل ان کی باتوں پہ ہنس پڑی۔ہنسنے سے بھی درد اٹھ رہا تھا مگر وہ پرواہ کیے بنا ہنستی رہی۔

"قسم سے تڑپا کر رکھ دیا اس نے تمہارے ساتھ ساتھ مجھے بھی۔یہ آیا ہے تو جان میں جان آئی ہے کہ میری ایزل کی تکلیف کا ایک مرحلہ تو سر ہوا۔"

وہ سکوں کی سانس بھرتے بولے۔

Posted On Kitab Nagri

"سچ کہوں ایزل یہ خوشی ناقابل بیان ہے۔میرا بیٹا میری بانہوں میں ہے میرے سامنے ہے اور یقین نہیں آرہا کہ یہ واقعی سچ ہے یا میں کوئی خواب دیکھ رہا ہوں۔یقین نہیں آرہا کہ جس دن کا میں شدت سے منتظر تھا وہ دن آچکا ہے۔اتنی خوشی ایک ساتھ ملنا خوش قسمتی ہی ہے۔"

وہ اپنی خوشی سنبھالے نہیں سنبھال پارہے تھے۔

"میری ننھی سی جان۔میری ننھی سی دنیا۔۔۔کتنی خوبصورت ہے۔"

آغافارز نے جھک کر اس کے پھول سے چہرے پہ جابجا پیار کیا اور پھر اس کے روئی جیسے نرم ننھے ہاتھوں کو چومنے لگے۔

"جی چاہ رہا ہے تمہیں اپنے سینے میں کہیں چھپالوں یوں کہ دنیا کا کوئی غم یا تپتی دھوپ تم تک پہنچ نہ سکے۔"

وہ محب سے مخاطب اسے آہستگی سے اپنے سینے کے ساتھ لگاتے بولے۔

"آغا مجھے بھی دکھائیں نا میرا بیٹا۔"

کب سے وہ آغافارز کو بیٹے سے پیار کرتا ترستی نگاہوں سے دیکھ رہی تھی۔اب صبر نہ ہی پایا تو بول اٹھی۔

"یہ لو میری جان۔۔۔دھیان سے۔"

آغافارز کا دل تو نہیں چاہ رہا تھا کہ ایک پل کے لئے بھی اپنے بیٹے کو اپنے سینے سے جدا کریں مگر ایزل کی تڑپ کو بھی سمجھتے تھے۔انہوں نے اس کی گود میں بہت آہستگی سے بستر میں مقید بیٹے کو لیٹایا۔

Posted On Kitab Nagri

بیٹے کو دیکھتے اور چھوتے ہی ایزل کی آنکھیں بے ساختہ بھر آئیں۔

اسے پتا ہی نہ چلا کب آنسو روانی سے اس کی آنکھوں سے بہہ نکلے اور پھر بہتے ہی چلے گئے۔ یہ آنسو خوشی کے تھے جو اپنی متاع جان کو دیکھ کر رکنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔

"don't cry sweetheart."

آغا فارز نے اس کے برابر بیٹھتے ہوئے اس کے آنسوؤں کو اپنی پوروں میں چنتے ہوئے اسے رونے سے منع کیا۔

"میں۔۔۔میں رو۔۔۔ نہیں رہی آغا۔۔۔میں تو بس۔۔۔اپنی خوشی سنبھال نہیں پا رہی۔ ہمارا محب کک۔۔۔ کتنا کیوٹ ہے نا۔ ماشاءاللہ۔"

ایزل تو اپنے بیٹے کو دیکھے ہی نہال ہو گئی۔

"ہاں کتنا گولو مولو سا ہے نا ہمارا محب۔"

آغا فارز محب کے پھولے گال اور صحت مند وجود کو دیکھتے بولے۔

"آپ کی بھوکر اولاد جو ہے موٹا تو ہونا ہی تھا کھا کھا کے۔"

Posted On Kitab Nagri

ایزل نے رونے کے دوران ہنستے ہوئے آغا فارز کو دیکھ کر اپنا من پسند ڈائلاگ مارا اور محب کی طرف متوجہ ہو گئی مگر تب ہی اسے محسوس ہوا جیسے کوئی اسے گھور رہا ہے۔اس نے آغا فارز کی طرف دیکھا تو اسے گھورنے والے وہی تھی۔

"کتنی بار کہا ہے کہ میری اولاد کو بھو کر مت کہا کرو۔"

ہر بار کی طرح اب بھی اسے ڈپٹا گیا۔

"شاید ایک سو پچپن بار۔"

وہ کنپٹی پہ ہاتھ رکھے معصومیت سے سوچتی بولی تو آغا فرز بے ساختہ ہنس دیے۔

"کیسا محسوس ہو رہا ہے ایزل۔؟"

اب کے انہوں نے مسکراتے ہوئے ایزل سے اس کے احساسات جاننے چاہے۔

"آپ ٹھیک کہتے ہیں آغا یوں تو اس خوشی کو لفظوں میں بیان کرنا آسان نہیں مگر اس وقت مجھے یوں محسوس ہو رہا ہے جیسے۔۔۔جیسے ساری دنیا میری اغوش میں آسمائی ہو۔میں خود کو ایک دم سے اتنا مظبوط اتنا طاقتور محسوس کرنے لگو ہوں جتنا پہلے کبھی نہیں کیا۔

شاید اولاد جیسی طاقت کو پا کر کمزور عورتیں بھی مظبوط ہو جاتی ہیں۔محب کو اپنی اغوش میں لے کر یوں محسوس ہو رہا ہے جیسے ٹھنڈی اور اطمینان بخش ہواؤں کے جھونکے مسلسل میرے وجود میں سرایت کر رہے ہوں۔یہ احساس بہت خوبصورت ہے آغا بہت بہت خوبصورت۔"

Posted On Kitab Nagri

وہ بہت پہ قدرے زور دے کر بولی اور بولتے بولتے پھر سے اس کی آنکھیں بھیگ رہی تھیں۔

"آج سے ہم ایک فیملی بن گئے آغا۔ میں آپ اور ہمارا محب ہماری چھوٹی سی کائنات۔"

یہ ڈبڈباتی آنکھوں سے اپنے محبوب شوہر کو دیکھتی بولی۔

"ہاں مگر یہ فیملی کی شروعات ہے۔ فیملی ابھی مکمل نہیں ہوئی۔"

انہوں نے شوخی سے کہا تو ایزل ان کی بات کا مطلب سمجھ کر سر جھکا کر بھیگی آنکھوں سے ہنس دی مگر ابھی اس نے محب کی طرف سر جھکایا ہی تھا کہ خوشگوار حیرت سے آنکھیں پوری کی پوری کھل گئیں۔

"آغا آغا۔۔۔!

ایزل نے ایک دم سے پکارا تو وہ چونکے۔

"یہ دیکھیں اس نے آنکھیں کھولی ہیں۔ کتنا پیارا لگ رہا ہے۔"

وہ یوں ایکسائٹمنٹ سے بولی جیسے کچھ انوکھا ہو گیا ہو۔

"اوہ اس نے تو پھر سے بند کر لیں۔"

محب نے آنکھیں فوراً سے بند کر لیں تو ایزل کا چہرہ لٹک گیا۔

"ایزل۔"

آغا فارز جنہوں نے بہت غور سے محب کی آنکھوں کو دیکھا تھا بولے۔

"کیا تم نے غور کیا۔؟"

Posted On Kitab Nagri

"کیا۔۔۔؟"

ایزل نے پوچھا۔

"ہمارے بیٹے کی آنکھوں کا رنگ بلکل تمہاری آنکھوں جیسا ہے۔یعنی ایک بلی آلریڈی تھی میرے پاس اب ایک بلا بھی آگیا۔کاش میری آنکھوں کا رنگ بھی گرے ہوتا۔"

آخر میں وہ حسرت سے بولے۔

"آغا آپ کی آنکھوں کا رنگ بے حد خوبصورت ہے۔۔۔آئی وش کہ میرے بیٹے کی آنکھوں کا رنگ اس کے باپ کی آنکھوں جیسا ہوتا۔"

ایزل نے حسرت سے کہا۔

"کوئی بات نہیں بیٹے کا نہ سہی ہماری بیٹی کی آنکھوں کا رنگ ضرور اس کے باپ کی آنکھوں پہ چلا جائے گا۔"

وہ شرارت سے بولے۔

آپ بھی نا آغا۔"

وہ شرما گئی۔

"یہ دوبارہ آنکھیں کیوں نہیں کھول رہا۔"

ایزل اب ٹکٹکی باندھے اس کی بند آنکھوں کی طرف دیکھتی جا رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"کھول لے گا جان ابھی تم اس کو ڈسٹرب مت کرو۔ سونے دو۔ لاؤ مجھے دو۔"

انہوں نے محب کو اس کی گود سے اٹھانا چاہا مگر چلا اٹھی۔

"نہیں نا۔۔۔ میرے پاس رہنے دیں۔"

وہ بچوں کی طرح بولی۔

"تمہارے پاس ہی رہنا ہے اس نے مگر ابھی تم تھوڑا ریسٹ کر لو تب تک میں اپنے بیٹے سے ذرا اکیلے میں کچھ باتیں کر لوں۔"

وہ ایزل کو آرام کرنے کا کہنے کے ساتھ دوسری بات اک آنکھ دبا کر شریر پن سے بولے۔

"مجھے نہیں کرنا ریسٹ مجھے بھی کرنی ہیں اپنے بیٹے سے باتیں۔"

ایزل نے آرام کرنے اور محب انھیں دینے سے انکار کیا۔

"اچھا بابا۔"

آغا فارز نے ہار مانی۔

"بہت نیندیاں آگئی ہیں آپ کو۔ بہت سست بچے ہو آپ تو بلکل ماما کی طرح۔ بس ماما کو تنگ نہیں کرنا چپ کر کے راتوں میں سو جایا کرنا ہے۔ دونوں ماں بیٹے مل کے خوب نیند پوری کیا کریں گے۔"

ایزل کی نیند والی بات پر آغا فارز نے اپنی ہنسی چھپائی۔

Posted On Kitab Nagri

"ہاں یہ صحیح ہے۔تم ماں بیٹا خوب نیندیں پوری کرنا اور میں ترسی نگاہوں سے تم دونوں کی سوئی صورتیں دیکھتا رہوں۔"

وہ مصنوعی خفگی سے بولے۔

"ترسنے کی کیا ضرورت ہے آپ بھی ہمارے ساتھ سوئی صورت بن جانا۔ "

ایزل نے مزے سے حل بیان کیا۔

"ہاں جیسے میرے پاس اور کوئی کام ہو گا ہی نہیں۔"

وہ ناک سکیڑتے بولے۔

"محترمہ زیادہ خوش ہونے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اب آپ کی راتوں کی نیندیں اڑنے والی ہیں۔"

آغا فارز نے اس کی خوشی پہ پانی پھیرنا چاہا۔

"میرے پیار سے دور بھاگنے کے لئے کیسے مزے سے سوتی بن جایا کرتی تھی اب ذرا اپنے بیٹے سے بچ کر دکھانا جو تمہیں دن رات تنگ کرے گا۔"

انہوں نے پہلے ہی بتادیا کہ یہ ننھا مہمان اسے بہت تنگ کرنے والا ہے۔

"تو کیا ہوا آغا۔۔آپ ہیں تو سہی میرے ساتھ۔آپ مجھے تنگ نہیں ہونے دیں گے۔ہم مل کر رکھا کریں گے نا اس کا خیال۔"

Posted On Kitab Nagri

ایزل تنگ ہونے کی بجائے آغا فارز کے بازو میں بازو حائل کرتی ان کے شانے سے سر ٹکاتی اتنی محبت سے بولی کہ آغا فارز دل و جان سے اثبات میں سر جھکا گئے۔

"میں تمہیں واقعی تنگ نہیں ہونے دوں گا۔ تم پہ کوئی بوجھ پڑنے نہیں دوں گا۔ محب کو صرف تم نہیں بلکہ ہم دونوں سنبھالیں گے۔"

انہوں نے بھی اس کی ہاں میں ہاں ملائی اور تب ہی دروازہ ناک ہوا۔

"اگر تم دونوں ڈسٹرب نہ ہوں تو اندر جاؤں میں۔؟"

آنے والا حارث تھا جس نے اجازت چاہی۔

"آؤ آؤ تم بھی مل لو اپنے بھتیجے سے۔"

آغا فارز نے ایزل کی گود سے محب کو اٹھاتے ہوئے کہا اور حارث کی بانہوں میں تھمایا۔

اس ننھے بچے کو اپنی بانہوں میں اٹھا کر کچھ لمحوں کے لئے تو حارث کھو سا گیا۔ محرومی کا احساس ایک دم سے دل میں جاگا۔ کاش کہ وہ اپنی اولاد کو بھی ایسے ہی بانہوں میں بھر پاتا۔

"ماشاءاللہ فارز تمہارا بیٹا تو تم سے بھی پیارا نکلا لگتا ہے حسن میں اپنے چاچو پہ چلا گیا ہے۔"

حارث نے اپنے تاثرات پہ قابو پاتے ہوئے شوخی بھری تعریف کی۔

"اپنے منہ میاں مٹھو بننا کوئی تم سے سیکھے۔"

آغا فارز بولے۔

Posted On Kitab Nagri

"ایک بار پھر سے ماشاءاللہ بھئی میرا بھتیجا کافی صحت مند ہے۔"

حارث تعریف کرتے ہوئے پھر سے ماشاءاللہ کہنا نہیں بھولا تھا۔

"جب ماں نے تین ٹائم کی بجائے چھ ٹائم کا کھانا کھانا تھا تو بچے نے صحت مند ہونا ہی تھا۔"

آغا فارز نے کنکھیوں سے ایزل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو ایزل نے اس بات پہ انھیں گھوری سے نوازا۔

"بیٹے کی بہت مبارک ہو ایزل۔"

محب کو دیکھنے پیار اور تعریف کرنے کے بعد اب وہ ایزل کو مبارک باد دے رہا تھا۔

"تھینک یو حارث بھائی اور آپ کو تو ڈبل مبارک ہو ایک نہیں دو دو رشتے ہیں آپ کے اس سے۔ چاچو کے ساتھ ساتھ ماموں بھی بن گئے ہیں آپ۔"

ایزل نے ایک اور رشتہ یاد کروایا تو حارث اتراہٹ سے مسکرا دیا۔

"اچھا ایسے ہی کھڑے رہو میں ذرا تصویر بنا لوں۔"

آغا فارز نے موبائل نکالتے ہوئے کہا۔

"زیادہ پوز مارنے کی ضرورت نہیں تصویر میں صرف اپنے بیٹے کی بنانے والا ہوں۔"

حارث کو سیٹ ہوتا دیکھ وہ ہنستے ہوئے بولے تو حارث نے انھیں گھور کر دیکھا۔

آغا فارز نے حارث کے ساتھ تصویر اتارنے کے بعد کچھ تصاویر صرف محب کی اتاریں اور انعم اور شائستہ کو شئیر کر دیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

*______________________ـ

"ماہی سنو۔۔۔۔رکو ماہی۔"

وہ تیز رفتاری سے بھاگتا ہوا اس کے پاس آیا اور اسے گھر کا بیرونی گیٹ پار کرنے سے قبل ہی بازو سے پکڑ کر روکتے ہوئے اپنی طرف کھینچا۔

"کیا سنوں میں التمش۔۔۔کیا سنوں۔۔۔آج جو کچھ بھی میری سماعتوں نے سنا ہے اس کے بعد اب مزید کچھ سننے کی گنجائش باقی نہیں رہتی۔کاش کہ میں یہ سننے سے پہلے اپنی سماعتیں کھو بیٹھتی۔۔کاش آپ کی بھیانک حقیقت سننے سے پہلے خدا مجھے بہرہ کر دیتا۔"

وہ اپنا بازو چھڑوانے کی ناکام کوشش کرتی آنسوؤں اور سسکیوں کے دوران درد سے بھری آواز میں بولی۔

"ماہی میری بات سنو۔۔۔میں جانتا ہوں تم سب سن چکی ہو مگر تم نے یہ بھی سنا نا کہ میں اپنے کیے پہ بہت شرمندہ ہوں۔میں بہک گیا تھا یار۔"

Posted On Kitab Nagri

وہ اس لڑکی کو خود سے دور ہوتا نہیں دیکھ سکتا تھا۔ماہی سب جان چکی ہے یہ اس کے لئے بہت جان لیوا تھا۔آج شاید قسمت اس کے خلاف ہی جانی تھی جب ہی ایک ہی وقت میں کتنا کچھ برا ہو رہا تھا اس کے ساتھ۔

"بھاڑ میں جائے آپ کی شرمندگی۔آپ کی شرمساری سے کسی کی لٹی ہوئی عزت واپس نہیں آ جائے گی التمش۔آپ کے شرمندہ ہونے سے یا معافی مانگنے سے دل صاف نہیں ہو جائیں گے۔

آپ کا کیا کوئی معاف نہیں کرے گا۔سنا آپ نے۔۔۔نہ وہ لڑکی نہ اس کا شوہر نہ ہی اس کے گھر والے۔غلطی نہیں کی گناہ کیا ہے آپ نے۔مجھے تو سوچ سوچ کر شرم آ رہی ہے کہ میں آپ کے ساتھ اپنی ساری زندگی جوڑنے جا رہی تھی۔۔۔آپ کے ساتھ جو کسی لڑکی کی زندگی برباد کر کے سکوں سے اپنی نئی زندگی شروع کرنے جا رہے تھے۔"

وہ زہریلے پن سے بولی۔آنسو مسلسل بہہ رہے تھے۔آواز رندھ رہی تھی مگر وہ پھر بھی بول رہی تھی۔آج اس پہ ایک ایسا انکشاف ہوا تھا جس نے اسے اپنوں قدموں پہ کھڑے رہنے کے قابل نہیں چھوڑا تھا مگر پھر بھی وہ کھڑی تھی کیونکہ اسے آج بولنا تھا۔اتنا بولنا تھا کہ آج کے بعد التمش اس کی آواز سننے کو بھی ترس جائے۔

"تم۔۔۔تم نے تو کہا تھا کہ۔۔۔تمہیں میرے ماضی سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔"

Posted On Kitab Nagri

التمش نے اسے اس کی بات یاد دلائی جس کے بعد ہی اس نے فیصلہ کیا تھا کہ وہ ماہی سے رشتہ جوڑنے کو راضی ہے۔

"کہا تھا۔۔۔مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ میں نے یہی کہا تھا مگر میں یہ نہیں جانتی تھی کہ آپ کا ماضی اتنا بھیانک ہو گا۔

ارے آپ کسی کا قتل بھی کر دیتے تو بھی میں آپ کے ساتھ عمر بھر رہ لیتی۔رہ لیتی ایک قاتل کے ساتھ۔کوئی افسوس نہ کرتی کہ مجھے اک قاتل سے محبت ہے مگر میں ایک لٹیرے کے ساتھ نہیں رہ سکتی۔"

لفظ لٹیرا التمش کو اپنے منہ پہ کسی طماچے کی صورت میں لگا۔

"آپ چور ہوتے ڈکیت ہوتے کسی مافیا کے ممبر ہوتے شرابی جواری کچھ بھی ہوتے میں اس سب کو آپ کا ماضی قرار دے کر خود کو راضی کر لیتی آپ کے ساتھ کے لئے مگر آپ۔۔۔آپ تو لٹیرے نکلے التمش وہ بھی ایک معصوم لڑکی کی عزت کے۔

میری نظر میں وہ فارز نہیں بلکہ آپ ہیں زانی۔۔۔سنا آپ نے زانی وہ نہیں آپ ہیں۔"

اور یہاں التمش کو لگا جیسے ماہی نے سیدھا اس کے سینے میں خنجر کھونپ دیا ہو۔کتنے ظالم الفاظ تھے اس کے کتنے سفاک۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

التمش کو ایک دم سے یہ سوچ آئی کہ اس نے تو ایک نہیں ایک سے زیادہ لڑکیوں کو بے پردہ کیا تھا کتنی ہی لڑکیوں کی عزت لوٹی تھی۔ماہی جو صرف ایک لڑکی کی عزت کو لے کر التمش سے نفرت پہ اتر آئی تھی اس سے رشتہ ختم کر رہی تھی اگر اسے پتا چل جائے کہ اس نے ایک سے زیادہ لڑکیوں کے ساتھ یہ سب کیا ہے تب اس کی نظر میں وہ کتنا گر جائے گا۔

"ماہی۔۔۔ایسا مت کہو۔۔۔دیکھو کچھ دنوں بعد ہماری شادی ہے۔ہم ایک ہونے والے ہیں۔میں جانتا ہوں میں نے بہت غلط کیا ہے مگر میں سب ٹھیک کر دوں گا۔میں سب سے معافی مانگ لوں گا سب کو سچ بتا دوں گا۔ایزل اور فارز بھائی پھر سے اپنی فیملی کے پاس لوٹ جائیں گے۔

سب انھیں واپس سے وہی محبت دیں گے کیونکہ میں بتاؤں گا کہ قصور ان کا نہیں میرا تھا۔ماما پاپا سے بھی معافی مانگ لوں گا اور وعدہ کرتا ہوں کہ آئندہ کسی غلط کام میں ہاتھ نہیں ڈالوں گا۔

میں اپنے کیے پہ بہت شرمندہ ہوں بہت پچھتا رہا ہوں۔میں اپنی زندگی سے ہر پچھتاوے کو نکالنا چاہتا ہوں۔تمہارے سنگ اپنی نئی زندگی شروع کرنا چاہتا ہوں۔پلیز ماہی مجھ سے دور جانے کی بات مت کرو۔"

التمش نے اس سے التجا کی کہ وہ شادی سے انکار نہ کرے۔مت توڑے یہ رشتہ۔

"یہ رشتہ تو اسی لمحے اسی دہلیز پہ کھڑے کھڑے ٹوٹ گیا تھا التمش جب میری سماعتوں نے آپ کا وہ بھیانک سچ سنا۔

Posted On Kitab Nagri

کیسالگ رہاہے میراانکارسن کر۔۔۔تکلیف ہورہی ہے نا۔ بلکل ایسے ہی مجھے بھی تکلیف ہوئی تھی جب آپ نے میرے لئے انکار کیا تھا۔میں توچپ بیٹھ گئی تھی۔

مگر آج میں انکار کررہی ہوں توآپ کیا کریں گے۔شادی کے لئے انکار ملنے پر میرے ساتھ بھی وہی کریں گے کیاجو آپ نے ایزل کے ساتھ کیا۔"

ماہ جبیں کا طنزالتمش کوزمین میں کئی فٹ کی گہرائی تک دھنسا کررکھ گیا۔

"نن۔۔۔نہیں ماہی۔۔۔میں ایسا سوچ بھی نہیں سکتا۔ماہی میں تم سے بہت پیار کرتا ہوں میں تمہیں تکلیف نہیں دے سکتا۔۔میں تمہارے توکیااب کسی لڑکی کے ساتھ غلط کرنے کا نہیں سوچ سکتاٹرسٹ می۔"

وہ ماہ جبیں کے دونوں شانوں کو تھامتاپریقین لہجے میں بولا۔

"پیار۔۔۔ہونہہ"

ماہ جبیں نے لفظ پیار دہراتے ہوئے طنزیہ ہنکارہ بھرا۔

"کل تک تو میں آپ کو صرف اچھی لگتی تھی مگر آج چھوڑنے کی بات کی تواچانک سے آپ کو مجھ سے محبت بھی ہوگئی۔"

وہ اس کے ہاتھ اپنے شانوں سے جھٹکتی تمسخرانہ پن سے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"مجھے نہیں پتا نہیں مجھے تم سے کیا ہے۔پیار ہے عادت ہے یا اس سے بڑھ کر کوئی جذبہ ہے مگر میں سچ کہہ رہا ہوں میں تمہارا ساتھ چاہتا ہوں۔ تم بہت اچھی ہو ماہی مجھے تمہارا چاہیے عمر بھر کے لئے۔"

وہ فریاد کر رہا تھا منتیں کر رہا تھا مگر پھر بھی اس لڑکی کا دل اپنے لئے پگھلا نہیں پا رہا تھا۔وہ اپنے جھٹکے ہوئے ہاتھوں سے اس کے دونوں ہاتھ تھامتا بولا۔

"مگر میں نہیں رہ سکتی اس شخص کے ساتھ جس نے اپنی ہی محبت کی عزت داغدار کرنے کے لئے گھناونا کھیل رچایا ہو۔"

ماہ جبیں نے بے دردی سے ایک بار پھر اس کے ہاتھ جھٹک ڈالے۔

"بلکہ نہیں آپ کو تو کبھی اس لڑکی سے محبت تھی ہی نہیں کیونکہ جو محبت کرتے ہیں وہ اپنی جان پر کھیل جاتے ہیں محبوبہ کی عزت کی حفاظت کی خاطر مگر آپ انسان نہیں وہ شیطان ہیں جس نے محبت کا دعوہ رکھنے کے بعد اپنی شیطانیت کا ثبوت بھی دے دیا۔"

باقی سب تکلیف بھری باتیں ایک طرف مگر ماہ جبیں کا اسے شیطان کہنا التمش کو کسی کوڑے کی مانند سینے پہ لگا۔

"یقیناً مجھ سے بھی آپ کو ویسی ہی محبت ہو گی جیسی ایزل سے تھی۔ جھوٹی کھوکھلی دکھاوے بھری۔ ہے نا۔"

Posted On Kitab Nagri

ایک اور طنز جس میں التمش غرق ہو کے رہ گیا۔ٹھیک ہی تو کہہ رہی تھی وہ۔محبت تو وہ تھی تو آغا فارز نے ایزل سے کی تھی۔

"کم از کم میری محبت کو تو جھوٹا مت کہو ماہی۔میں سچ میں تمہیں چاہنے۔۔۔ایک اور لفظ نہیں التمش۔۔۔ایک اور جھوٹ نہیں۔"

وہ ہاتھ اٹھا کر اسے ٹوک گئی۔

"آپ سے رشتہ جڑنے سے قبل مجھے پتا ہے کیا سوچ آئی تھی کہ من چاہا ہونا جتنی بڑی خوش قسمتی ہے ان چاہا ہونا اتنی ہی بڑی بد قسمتی۔۔۔اور بد قسمتی کون چنتا ہے۔۔۔مگر میں چننے جا رہی تھی۔

ٹھیک کہتی تھی ماما کہ انسان کی شکل و صورت دیکھ کر اس کا حسن دیکھ کر ساری عمر اس کے ساتھ بیتانے کا فیصلہ کرنا حماقت ہے۔

کسی کے ظاہر پہ مر مٹنا نہیں چاہیے کوئی فطرتاً کیسا ہے کیسا نہیں یہ تو اس کے ساتھ وقت گزار کر ہی پتا چلتا۔

ہر چمکتی چیز سونا نہیں ہوتی اس لئے ظاہر دیکھ کر دل ہار بیٹھنا محض بیوقوفی ہے اور کچھ نہیں۔کچھ لوگ دیکھنے میں بہت اچھے لگتے ہیں مگر ان کا اندر بہت سیاہ ہوتا ہے اور آپ۔۔۔۔آپ وہی سیاہ ہیں یہ جان کر افسوس ہے۔۔۔آپ پر نہیں بلکہ خود پر کہ میں نے آپ جیسے مرد سے محبت کی جسے نے لڑکیوں کو

Posted On Kitab Nagri

سوائے کھلونا بنا کر ان کے ساتھ کھیلنے کے اور کچھ نہیں آتا۔۔ گھن آ رہی ہے مجھے آپ سے اور اپنے دل سے جس میں میں نے آپ کو بسایا۔"

وہ غم وغصے اور بسیلے پن سے بول رہی تھی آنکھوں سے آنسو روانی سے بہہ رہے تھے جبکہ اس کی تلخ باتوں پہ التمش نے سختی سے آنکھیں میچ کر اپنی آنکھوں میں اڈتی نمی کو اس سے چھپایا جو تکلیف کے سبب اٹھ رہی تھی۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri
whatsapp _ 0335 7500595

"مگر اب اور نہیں۔۔۔اب مزید میں اپنے دل کے ساتھ ناانصافی نہیں کر سکتی اس شخص کو دل میں بسا کر جو اس کے لئے محض تکلیف کا باعث ہو۔

میں آج ابھی اور اسی وقت آپ کو اپنے دل سے خارج کرتی ہوں التمش۔۔۔"

اور التمش کے قدم اس لمحے بے ساختہ لڑکھڑائے۔دھچکا ہی اتنا بھاری تھا۔

"میں ماہ جبیں عفان ابھی اور اسی وقت آپ سے اپنا ہر رشتہ ہر ناطہ توڑتی ہوں۔آپ کا اور میرا ساتھ بس یہیں تک تھا۔"

ایک اور دھچکا اس کے نام کرتی وہ وہاں ٹھہری نہیں بلکہ اسی پل رخ پھیرتی دروازہ عبور کر گئی جبکہ التمش کے حلق میں آنسوؤں کا ایسا پھندا پھنسا تھا کہ وہ چاہ کر بھی اسے روکنے کو پکار نہ پایا۔قدم ایسے جکڑے ہوئے تھے کہ وہ چاہ کر بھی انہیں حرکت نہ دے پایا۔نہیں بھاگ پایا تھا اس کے پیچھے۔وہ اس سے اپنا ہر رشتہ توڑ کر جا چکی تھی اور وہ جہاں ٹھہرا تھا وہیں ٹھہرا رہ گیا۔

سر جھکا ہوا تھا مگر پھر کسی کی موجودگی محسوس کر کے اس نے جھکا ہوا سر اٹھایا تو لاؤنج کر دروازے پہ نرمین اور مکرم کو کھڑا پایا۔

ماہ جبیں کیا کہہ کر گئی تھی اس کا ایک ایک لفظ انہوں نے بھی سنا۔

نرمین مکرم کا ہاتھ تھامے بڑی مشکل سے کھڑی تھیں ورنہ اس دوسرے دھچکے کے بعد ان میں کھڑے رہنے کی ہمت ختم ہوتی جارہی تھی۔وہ رشتہ جو انہوں نے بڑی چاہ سے مانگا تھا اور کتنے جتن کیے تھے اس

Posted On Kitab Nagri

رشتے کو جوڑنے کے لئے وہ آج ان کے بیٹے کی وجہ سے ان کی نظروں کے سامنے لمحوں کے اندر اندر ہی ٹوٹ چکا تھا۔

اس کے ماں باپ کی نظروں میں اس وقت اس کے لئے کیا کچھ نہ تھا۔۔ان کی نظریں التمش کو اپنی نظروں میں گراتی جا رہی تھیں۔وہ زیادہ دیر ان کی طرف نہیں دیکھ پایا تھا۔

اس نے رخ پھیرا اور گیٹ کی جانب دیکھا جہاں سے ابھی کچھ لمحے قبل ماہی اس سے ہر رشتہ ختم کر کے نکلی تھی اور اب اسے نکلنا تھا۔

ہر رشتہ ختم کر کے نہیں بلکہ کچھ ٹوٹے ہوئے رشتے جوڑنے کے لئے۔جو کچھ اس کی وجہ سے خراب ہوا تھا اب وقت آگیا تھا کہ اسے اپنے ہاتھوں سے صحیح کیا جائے۔

*______________________۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کیا ہوا تمہارے سر میں درد ہو رہا ہے کیا۔؟"

سوزین بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر ٹانگیں سیدھی کیے نیم دراز تھی جب ارحم دھیرے سے آ کر اس کی ٹانگوں پہ سر رکھے لیٹ گیا۔وہ اکثر تب ہی ایسے کرتا تھا جب اس کے سر میں درد ہوتا کہ سوزین اس کا سر دبا سکے۔

Posted On Kitab Nagri

سوزین ٹیک چھوڑے سیدھی ہو بیٹھی اور فکر مندی سے پوچھا۔

"درد نہیں ہے بس کتنا عرصہ ہوا تمہاری گود میں سر رکھ کر وہ سکوں محسوس نہیں کیا۔"

وہ سکوں کی بات کرتا اس کی کمر کے اطراف بازو حائل کرتا اس کے پیٹ میں چہرہ چھپا گیا مگر سوزین جانتی تھی کہ آج ارحم کافی اداس ہے تب ہی اس کے پاس آکر سکوں حاصل کرنا چاہتا ہے اور سر درد تو واقعی تھا۔

"میرے آنے سے قبل تم کچھ سوچ رہی تھی نا۔۔۔بتاؤ کیا سوچ رہی تھی۔؟"

ارحم روم میں آیا تو اسے سوچوں میں گم پایا تھا۔

"سوچ رہی تھی کہ انسان کی زندگی میں کتنے بڑے بڑے غم ہوتے ہیں پھر بھی وہ ان غموں کو دل میں دبا کر روزمرہ کی زندگی جیتا ہے۔

اپنے بیوی بچوں کو خوش رکھتا ہے اپنا کام اچھے سے مینیج کرتا ہے۔اپنوں کو ہر خوشی دیتا ہے مگر کبھی محسوس نہیں ہونے دیتا کہ وہ اندر سے کتنا ٹوٹا ہوا ہے۔"

سوزین واقعی یہی سب سوچ رہی تھی۔

"تم میرے بارے میں بات کر رہی ہو نا۔"

ارحم فوراً جان گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"تمہارے علاوہ اور کس کی کر سکتی ہوں۔ہاں ہوتے ہیں اور بھی بہت سے ایسے لوگ جو اپنی تکلیف چھپا کر دوسروں کا دامن خوشیوں سے بھر دیتے ہیں مگر میری زندگی میں تو ایسے انسان تم ہی ہو ارحم۔آج مجھے صحیح معنوں میں اندازہ ہوا ہے کہ تم میں اور اکانشہ میں کتنا حوصلہ ہے کتنا ضبط ہے۔میں تم دونوں کی جگہ ہوتی تو کب کی ٹوٹ چکی ہوتی۔اتنے بڑے غموں کا بوجھ میں کبھی نہ اٹھا پاتی۔

تم تو یہاں کبھی کبھی آتے ہو ممی سے کبھی کبھی ملتے ہو مگر اکانشہ تو روز اسی ہوسپٹل میں جاتی ہے جہاں ممی ہیں وہ روز انھیں بستر پہ پڑا دیکھتی ہو گی مگر کیسے۔۔۔سوچتی ہوں تو اکانشہ کی ہمت پہ حیرت ہوتی ہے۔"

اس نے خود کو ان دونوں کی جگہ رکھ کر سوچا تو سوچ کر ہی ٹوٹنے لگی تھی۔

"اللہ نہ کرے کہ کبھی تم ہماری جگہ ہوتی اور ویسے بھی نور تمہاری اپنی زندگی میں بھی کچھ کم غم نہیں ہیں۔تم نے وہ بھی تو سہے ہیں۔"

ارحم برجستگی سے بولا۔

"ہیں نہیں ارحم۔۔۔تھے۔۔۔اب میری زندگی سے وہ غم نکل چکے ہیں جو صرف میری ذات سے جڑے تھے۔اب اگر کوئی غم ہے تو تمہارا غم ہے۔تمہارا ہر غم میری ذات سے جڑا ہے اور پتا ہے یہ غم بہت جلد خوشی میں بدل جائیں گے۔"

وہ ارحم کے گال پہ ہاتھ پھیرتی امید سے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"ان شاءاللہ۔"

ارحم نے بھی مسکرا کر دل سے کہا۔

"تمہارا گھر بہت خوبصورت ہے ارحم۔"

یہ بات وہ وہاں تو نہ کہہ سکی مگر اب ضرور کہنا چاہتی تھی۔

"اور آج اس گھر میں تمہارے سنگ بنائی یادیں بھی بہت خوبصورت تھیں جان من۔خاص کر میرے کمرے میں۔"

ارحم نے ایک آنکھ دباتے ہوئے کہا تو سوزین شرما کر نظریں پھیر گئی۔

"ویسے کچھ خوبصورت یادیں اس گھر اس کمرے میں بھی نہ بنا لیں۔"

وہ سوزین کو ٹہوکا دیتا بولا۔

"ارحم باز آجاؤ اب تم۔اور ہاں تمہارے سر میں درد ہے یہ بات تم مجھ سے جتنا بھی چھپالو بیکار ہے۔"

سوزین اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتی بولی۔

"صرف تھوڑا سا مگر یہ بھی تو سچ ہے نا کہ مجھے تمہاری اغوش میں سما کر وہ سکوں پانا ہے جس سے اتنا عرصہ محروم رہا۔"

یعنی ارحم کہہ رہا تھا کہ اس نے جو کہا وہ بھی جھوٹ نہیں کہا۔

"اور ابھی بھی تب تک محروم رہو گے جب تک پین کلر نہیں لے لیتے۔اٹھو اور جلدی سے پین کلر لو۔"

Posted On Kitab Nagri

سوزین نے اسے کے بازو اپنی کمر سے کھولتے ہوئے اسے اٹھانا چاہا۔

"درد تو تمہاری ان مخملی انگلیوں کے لمس سے ہی ختم ہو جائے گا۔"

وہ اٹھ کر بیٹھتا اس کی انگلیوں کو چھو کر بولا۔

"سر بھی دبادوں گی مگر تم پین کلر بھی لے لو کہیں درد بڑھ نہ جائے۔"

اسے فکر لگ چکی تھی اور تب تک اس نے بولتے رہنا تھا جب تک ارحم نے گولی کھا نہیں لینی تھی۔

"اوکے مادام کھالیتا ہوں مگر میرے پاس ہے نہیں۔ اکا نشہ کے پاس ہو گی۔ میں ذرا لے کر۔۔۔ نہیں تم رہنے دو یہاں لیٹ جاؤ میں لے کر آتی ہوں۔"

سوزین نے اسے لیٹا دیا اور خود کھڑی ہو گئی۔

اوکے جان۔"

وہ فرمابرداری سے کہتا لیٹ کر اس کے واپس آنے کا انتظار کرنے لگا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

____

انعم اپنا موبائل چارج پہ لگا کر جانے لگی جب آغا فارز کی طرف سے میسجز موصول ہوئے اس نے کھول کے دیکھا تو وہ محب کی تصاویر تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

اس نے پن اتاری اور بیڈ پہ بیٹھی اک بھرپور مسکراہٹ لئے اشتیاق سے محب کو دیکھنے لگی مگر پھر ایک تصویر پہ اس کی نظریں گویا ٹک سی گئیں۔لبوں پہ آئی مسکراہٹ بھی ایک دم سے عنقا ہو گئی۔

اس تصویر میں صرف محب نہیں تھا وہ کوئی اور بھی تھا۔اک مسکراتا ہوا نیلی آنکھوں والا شخص اور وہ شخص کوئی اور نہیں یقیناً حارث ہی تھا۔

آغا فارز بے محب کی باقی تصاویر کے ساتھ غلطی سے حارث والی تصویر بھی بھیج دی تھی جس میں وہ محب کو بانہوں میں اٹھائے ہوئے تھا۔

مگر انعم محب کو بھولائے بس اس نیلی آنکھوں والے شخص کو دیکھتی ہی چلی گئیں۔وہ آنکھیں جو محب کو دیکھنے کے بعد خوشی سے بھرنے لگی تھیں وہ اب حارث کو دیکھ کر غم سے بھر آئی تھیں۔

کتنے عرصے بعد دیکھ رہی تھی وہ اس شخص کا چہرہ اور وہ بھی کتنے غور سے۔بار بار آنسوؤں کے سبب بصارت دھندلا رہی تھی اور بار بار وہ آنسو پونچھ کر بصارت صاف کر رہی تھی تاکہ اسے بنا کسی دقت کے دیکھ سکے۔

نظریں پل بھر کے لئے بھی اس کے چہرے سے ہٹ نہیں پا رہی تھیں جس نے اس کے دن کا چین دل کا سکون اور راتوں کی نیندیں اڑا رکھی تھیں۔

وہ اس کا ایک ایک نقش بہت غور سے دیکھ رہی تھی اور نجانے کیوں اسے وہ بہت مرجھایا تھا لگا تھا۔اس کی نیلی آنکھوں میں انعم کو اداسی چھلکتی مسوس ہوئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

لب مسکرا رہے تھے مگر پھر بھی اداسی کے اثار ان آنکھوں سے چھلک رہے تھے اور یہ اداسی صرف وہی دیکھ سکتا تھا جو غور کرتا اور انعم سے زیادہ اس شخص کو غور سے بھلا کون دیکھ سکتا تھا۔

اتنے غور سے تو وہ کبھی اپنا چہرہ بھی نہیں دیکھتی تھی جتنا اس کا دیکھتی تھی۔

وہ محب کو بھول چکی تھی اور بھرائی آنکھوں سے بس اسے دیکھتی جارہی تھی جس سے محبت نے اسے ادھورا کر چھوڑا تھا۔ محبوب کو اتنے عرصے بعد دیکھنا بھلے تصویر میں ہی سہی جہاں اس کو بے چین کر گیا تو وہیں کہیں نہ کہیں چین بھی آیا تھا۔

آنکھیں اسے دیکھ دیکھ کر بھر نہیں رہی تھیں۔جی چاہ رہا تھا اس چہرے کو نظروں سے ہی دل میں اتار لے بلکہ اتار تو وہ کب کا چکی تھی۔

"حارث۔"

ان کے لبوں نے بے ساختہ اسے پکارا اور پھر انگلیاں اس کے چہرے پہ پھرنے لگی تھیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

*_______________________۔

"اکانشہ تمہارے پاس پین کل ل ل۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

سوزین اکانشہ کے کھلے دروازے پہ دستک دیتی اپنے ہی دھیان میں بولتی آرہی تھی جب اس کی نظر سامنے اٹھی تو بیڈ پہ بیٹھی اکانشہ کو روتا ہوا پایا۔سوزین کی آواز پہ اس نے جلدی سے کوئی چیز سائیڈ ٹیبل پہ اوندھی تھی۔

سوزین نے بغور دیکھا تو وہ وہی فوٹو فریم تھا جس کو دیکھ کر پہلے بھی اس نے اکانشہ کو روتا پایا تھا۔

"کوئی کام ہے تمہیں۔"

وہ ابھی تک اسی فریم کو ہی دیکھ رہی تھی جب اکانشہ نے جلدی سے آنسو پونچھتے ہوئے اس سے آنے کی وجہ پوچھی۔

"ہاں وہ۔۔۔مجھے پین کلر چاہیے تھی۔ارحم کے سر میں درد ہے۔"

اس نے چونکتے ہوئے بتایا۔

"اس کے سر میں زیادہ درد ہے کیا۔؟"

اکانشہ کو فکر لگی۔

"زیادہ نہیں ہے مگر بڑھ نہ جائے اس لئے تم پین کلر دے دو۔۔انو سو گیا کیا۔"

ساتھ ہی اس نے انو کا بھی پوچھا۔

"ہاں بس ابھی سویا ہے۔"

اکانشہ بتا کر سائیڈ ٹیبل کے دراز سے پین کلر ڈھونڈنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

"کیا ہوا نہیں ہے کیا۔؟"

سوزین دہلیز پار کرتی اس کے پاس چلی آئی۔

"ہے تو تھی۔میں کبھی ختم نہیں ہونے دیتی۔۔۔بلکہ ہاں یہ رہی۔"

بولتے بولتے اس کے ہاتھ دوا لگ ہی گئی۔اس نے چیک اپ کا سامان بھی لیا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔

"تمہارے شوہر کی طبیعت بھی چیک کرلوں یہ نہ ہو صبح تک بیمار پڑا ہو۔"

اکانشہ اس وقت ڈاکٹر کے روپ میں آچکی تھی۔سوزین کو ایک دم سے اس کا وہ گیٹ اپ یاد آیا جو آج اس نے ہوسپٹل میں دیکھا تھا۔

ڈریس پہ اوور آل کوٹ پہنے گلے میں استھیتو سکوپ لٹکائے ڈاکٹر کے گیٹ اپ میں وہ آج اسے بہت پیاری لگی تھی۔

"ایک بات کہوں۔؟"

وہ جانے لگی تو سوزین بولی۔

"ہوں۔"

اکانشہ رکی اور کہنے کی اجازت دی۔

"تمہیں ڈاکٹر کے روپ میں آج پہلی بار دیکھا تھا۔۔۔"

"تو۔؟"

Posted On Kitab Nagri

اکانشہ نے سوالیہ تو کہا۔

"تو یہ کہ تم مجھے اس روپ میں کافی اچھی لگی۔"

سوزین نے دل کی بات کہہ دی جبکہ اکانشہ اس تعریف پہ متعجب سی رہ گئی۔

"تھینکس۔"

مگر پھر یوں تھینکس کہہ کر کمرے سے نکل گئی جیسے یہ اس کے لئے معمولی تعریف ہو۔سوزین اس روکھے سوکھے تھینکس پہ سر جھٹکتی خود بھی کمرے سے نکلنے لگی مگر پھر کسی خیال کے تحت اس کے قدم واپس سائیڈ ٹیبل کی طرف اٹھنے لگے۔

اس کی نظریں اس اوندھے منہ پڑے فریم پہ جمی ہوئی تھیں۔وہ جانتی تھی کہ اکانشہ اپنے شوہر کو دیکھ کر آنسو بہایا کرتی ہے مگر اس کا شوہر کون ہے کیسا ہے یہ جاننے کا اسے تجسس پیدا ہوا۔

ابھی تو اکانشہ کمرے میں نہیں ہے ارحم کو چیک کرنے میں تھوڑا ٹائم لے گی اتنی دیر میں وہ آرام سے اس تصویر کو دیکھ لے گی یہی سوچتے ہوئے اس نے فریم اٹھایا اور اس کا سیدھا رخ بے صبری سے اپنی جانب کیا مگر جیسے ہی اس نے رخ اپنی طرف کیا آنکھوں کے سامنے آیا چہرہ دیکھ کر فریم بے ساختہ اس کے لرزتے ہاتھوں سے چھوٹ کر نیچے جا گرا۔

وہ تو شکر تھا وہ بیڈ کے ساتھ کھڑی تھی اور فریم سیدھا بیڈ پہ گرا تھا مگر اس وقت اسے فریم کے بچنے کی پرواہ نہ تھی کیونکہ فریم میں جو چہرہ تھا اس نے سوزین کو سکتے میں دھکیل دیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ حیرت و بے یقینی کا بت بنی بیڈ پہ پڑے فریم کو پھٹی پھٹی نگاہوں سے دیکھتی رہی۔

یہ۔۔۔یہ تھا اکانشہ کا شوہر اسے یقین نہیں آ رہا تھا۔حیرت کا اک بھرپور جھٹکا لگا تھا اسے۔تصویر میں موجود اس چہرے کو وہ جانتی تھی۔۔۔اچھی طرح جانتی تھی۔

وہ چہرہ جس نے اس سے اپنی کہانی بیان کی تھی وہ اور تصویر میں موجود چہرہ ایک ہی تھا۔وہ کہانی بلکہ اس کا ایک ایک لفظ سوزین کو یاد تھا۔

)زلفی نے اظہار محبت کیا تھا مگر اس نے جواباً بھری بھیڑ میں اس کے منہ پہ تھپڑ دے مارا۔وہ بدلہ لئے بغیر چین سے بیٹھنے والوں میں سے نہیں تھا۔(

سوزین کی سماعتوں میں مہینوں قبل کہی کسی کی باتیں ٹکرائیں۔

)کوئی لڑکا ڈھونڈنا ہو گا جو اسے اپنی محبت کے جال میں پھنسائے اور پھر جب وہ اس کی محبت میں پور پور ڈوب جائے تو وہ اسی محبت کو پیروں تلے روند کر چلا جائے۔(

وہ کہانی الف تا یے یاد آئی جو کسی نے اسے سنائی تھی۔

)میں دل سے راضی نہ تھا مگر میرے دوستوں نے اپنی دوستی کو لے کر ایسی ایسی باتیں کیں کہ میں راضی ہو گیا(

سوزین نے افسوس سے اس تصویر میں دکھائی دیتے لڑکے کی طرف دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

)اس نے اپنی جاب سٹارٹ کر دی تھی اور میں نے اپنے مقصد کی شروعات۔یہ مقصد کیسے شروع ہوا کیسے ہمارے سوچے گئے پلان کے مطابق پایا تکمیل کو پہنچا یہ بتانے کا مجھ میں حوصلہ نہیں مگر جیسا سوچا تھا ویسا ہو گیا بلکہ اس سے بڑھ کر ہو گیا۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

وہ مجھ سے نہ صرف محبت کرنے لگی تھی بلکہ مجھ سے شادی کرنے پہ بھی انسسٹ کرنے لگی(

Posted On Kitab Nagri

سوزین نے کپکپاتے ہاتھوں سے فریم کو اٹھا کر اپنے سامنے کیا۔

)وہ میرے سامنے سرخ جوڑا پہنے میرے لئے سجی سنوری بیٹھی تھی میرے منہ سے محبت بھرے الفاظ سننے کی تمنا کیے ہوئے تھی میری محبت کی منتظر تھی اور میں متذبذب سا کھڑا وہ الفاظ تلاش رہا تھا جن میں اس کے سامنے حقیقت سے پردہ اٹھا کر وہ تین لفظ اس کے منہ پہ مار سکوں

مگر میں نہ مار سکا وہ میری محبت کی منتظر تھی اور میں اس کی طرف بڑھ گیا اسے محبت دینے کو۔ وہ رات غموں بھری نہیں بلکہ خوشیوں بھری تھی۔ میں سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ میں نے ایسا کیوں کیا۔ میں اپنے مقصد سے پیچھے کیوں ہٹ گیا کیوں طلاق اس کے سپرد نہ کر سکا۔۔۔(

اس نے بے ساختہ تکلیف سے آنکھیں میچ کر آنکھوں میں آتی نمی کو واپس دھکیلا۔

)میں بھی اس سے محبت کرنے لگا تھا مگر اس محبت کا انکشاف شادی کی پہلی رات ہوا جب میرے منہ سے وہ لفظ ادا ہی نہ ہو سکے۔(

یہ شخص اکا نشہ سے محبت کرتا تھا سچی محبت اور یہ بات صرف سوزین ہی جانتی تھی۔

)اک روز زلفی نے مجھے اس کے ساتھ ایک ریسٹورنٹ میں دیکھ لیا۔ اس نے پورے مجمع کے سامنے میری اس سے شادی کا سچ کھول ڈالا۔

الف سے یے تک ساری حقیقت کا اس پر سے پردہ اٹھا ڈالا۔(

یہ یاد آتے ہی اک گھونسا سا سوزین کے دل پہ لگا تھا۔ کاش ایسا نہ ہوتا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

)وہ میری ایک نہیں سننا چاہتی تھی۔میں اسے بتانا چاہتا تھا کہ میں اس سے سچی محبت کرتا ہوں مگر وہ تو میری شکل تک دیکھنے کی روادار نہیں تھی۔اس نے کہا نفرت ہے اسے مجھ سے اور اس وقت واقعی میں نے اس کی آنکھوں میں ایک قہر سا دیکھا تھا جو مجھ پہ برسنے کو تیار تھا(

یہ بتاتے ہوئے اس شخص کی آنکھوں سے کتنا کرب ٹپک رہا تھا یہ سوزین کو آج بھی یاد تھا۔حالانکہ بات مہینوں پرانی ہو چکی تھی۔

)اس نے مجھے دھکے دے کر اس گھر سے نکال دیا کیونکہ وہ گھر میرا تھا ہی نہیں۔

اس نے نکالا تو دوبارہ میری بھی ہمت نہ ہوئی اس کے در پہ جانے کی اس کا دروازہ کھٹکھٹانے کی کیونکہ میں اسی قابل تھا۔میں چھوڑ آیا۔۔۔سب چھوڑ آیا۔(

وہ تو چھوڑ آیا تھا مگر اکا نشہ آج بھی وہیں کھڑی تھی۔

)دن رات خود کو بے حد مصروف رکھا۔۔۔بے حد مصروف سوزین مگر آج بھی اسے بھول نہیں پایا۔دن تو گزر جاتا ہے مگر رات میں اس کی یاد بہت تڑپاتی ہے اور اس کو دیا دھوکہ شرم سے چور کر دیتا ہے۔(

اور اسی شرم اور پچھتاوے کے سبب آج وہ اکا نشہ سے دور تھا۔اس کا سامنا کرنے سے ڈرتا تھا اور اکا نشہ اس کی یاد میں روتی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

)بنااس سے معافی مانگے تم یہ فیصلہ نہیں کر سکتے کہ وہ تمہیں معاف نہیں کرے گی۔بنااس سے ملے اسے پیپرز مت بھجوانا کیونکہ اگروہ تمہاری معافی کی منتظر ہوئی تمہارے لوٹ آنے کی راہ تکتی ہوئی تو ایسا کر کے تم ایک بار پھراس کے ساتھ زیادتی کروگے۔(

اور آج سوزین کو معلوم ہو گیا تھا کہ وہ لڑکی سچ میں اس کے لوٹ آنے کی منتظر تھی۔اسے یاد کر کر کے دن رات روتی تھی۔وہ اپنی زندگی میں آگے نہیں بڑھ پارہی تھی کیونکہ وہ آج بھی ماہر سے محبت کرتی تھی۔

ہاں ماہر۔۔۔وہ ماہر تھا۔۔۔اکانشہ کا شوہر کوئی اور نہیں بلکہ وہ ماہر تھا جو سوزین کا دوست تھا۔وہ ماہر جس نے سوزین کے سامنے اپنی زندگی کا سب سے بڑا اور بھیانک راز کھول کر رکھ دیا تھا۔

"ماہر۔۔۔۔"

بے ساختہ سوزین کے منہ سے نکلا اور پھر کچھ خیال آتے ہی وہ فریم واپس رکھتی تیز تیز قدم اٹھاتی اپنے کمرے کی طرف چلی آئی۔

"بس کہا تھا نا میں نے کہ کوئی بخار وخار نہیں ہے مگر تم سنتی ہی نہیں ہو۔"

اکانشہ ارحم کو چیک کر چکی تھی اور اب ارحم اپنی بات صحیح ثابت ہونے پہ اسے جتا کر بول رہا تھا۔

"بخار ہو نہ ہو پھر بھی چیک کرنا اچھی بات ہے۔خیر اب تم یہ پین کلر لے لینا۔"

Posted On Kitab Nagri

اکانشہ اپنے سامان سمیت پلٹی اور کمرے سے نکلنے لگی مگر دروازے پہ کھڑی سوزین کو دیکھ کر ٹھٹکی۔سوزین کو اپنی طرف تکلیف بھری نگاہوں سے دیکھتا پا کر وہ الجھی۔

"ایسے کیا دیکھ رہی ہو۔"

اسے کچھ عجیب سا محسوس ہوا تو پوچھنے لگی۔

"نن۔۔۔نہیں۔۔۔میں تو بس یوں ہی۔"

سوزین اٹکتی ہوئی نفی میں سر ہلا گئی تو اکانشہ بھی کچھ دیر اسے دیکھتی رہی مگر جب سوزین کی ان نظروں کا مطلب سمجھ میں نہ آیا تو شانے اچکاتی اس کے برابر سے نکل گئی۔

وہ گئی تو سوزین بھاگتی ہوئی ارحم کے پاس آئی۔

"ارحم۔۔۔"

اور بے صبری سے اسے پکارا۔

"ہاں بولو سویٹ ہارٹ۔۔۔"

جبکہ ارحم گولی پانی کے ساتھ حلق سے اتارتا گلاس واپس رکھے پیار بھرے لہجے میں بولا۔

"ارحم مجھے تم سے کچھ ضروری بات کرنی ہے۔"

وہ اس کے دونوں ہاتھ تھامتی بے چینی سے بولی۔

"کیا بات ہے نور کچھ پریشان سی لگ رہی ہو۔"

Posted On Kitab Nagri

ارحم نے اب کے محسوس کیا وہ کافی پریشان معلوم ہو رہی تھی۔

"صرف کچھ نہیں ارحم۔۔۔کچھ سے کہیں زیادہ۔"

اس کی بات سے ارحم کی فکر بڑھی۔

"بات کیا ہے نور۔"

اب کے ارحم الجھا۔

"ارحم۔۔۔بات دراصل یہ ہے کہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔کہ۔۔"

اور اس کہ سے آگے ایک ایک کر کے سوزین ارحم کو سب بتاتی چلی گئی جبکہ سب سننے کے بعد ارحم کو گہری چپ لگ گئی۔

"تم۔۔۔تم نے جو کہا وہ سچ ہے۔۔۔میرا مطلب ہے کہ کیا وہ واقعی اکا نشہ سے سچی محبت کرتا ہے۔"

اس سب میں ارحم کے لئے سب سے زیادہ ضروری اس بات کا یقین تھا کہ آیا ماہر اس کی بہن سے سچی محبت کرتا ہے یا نہیں۔

"میں سچ کہہ رہی ہوں ارحم میں نے دیکھا ہے اس کی آنکھوں میں پچھتاوا۔۔۔شدید پچھتاوا اور سب سے بڑھ کر اکا نشہ کے لئے محبت۔

وہ دونوں ایک دوسرے سے بہت محبت کرتے ہیں ارحم۔اکا نشہ اسے آج بھی یاد کر کے روتی ہے اور وہ بھی اس کے بغیر اپنی زندگی میں بلکل خوش نہیں ہے۔"

Posted On Kitab Nagri

سوزین کا دیکھا اور سنا جھوٹ نہیں تھا اس نے یقین دلایا۔ ارحم اب گہری سوچ میں پڑ چکا تھا۔

"تم سے ایک بات پوچھوں ارحم۔؟"

کچھ خیال آتے ہی سوزین نے اجازت مانگی۔

"ہوں۔"

ارحم نے سوچ کے دوران ہنکارہ بھرا۔

"تم نے کبھی اکانشہ سے اس بارے میں بات نہیں کی کیا۔ میرا مطلب ہے کہ وہ تمہاری بہن ہے اور ایک بھائی اپنی بہن کو اس کی زندگی میں ہنستا بستا دیکھنا چاہتا ہے مگر اکانشہ ابھی تک اس کے نام پر بیٹھی ہے۔ تم دونوں کے نزدیک ایک دھوکے باز کے نام پر تو پھر تم نے کبھی اسے اپنی زندگی میں آگے بڑھنے کا کیوں نہیں کہا۔

کیوں ڈائیورس کا مطالبہ نہیں کیا اس سے۔ کیوں اکانشہ کو ابھی تک اسی کے نام پہ بیٹھنے دیا۔؟"

یہ سوال اب اسے پریشان کر رہا تھا کہ ارحم کیسے اتنے سالوں سے خاموش بیٹھا ہوا ہے۔

"میں خاموش نہیں تھا نور مجھے خاموش کیا گیا اور کروانے والی اکانشہ تھی۔ وہ ماہر کے بعد کسی کو اپنی زندگی میں شامل کرنے پہ راضی نہیں۔ میں نے اسے بہت سمجھایا مگر اس کا جواب ہمیشہ کی طرح انکار ہی رہا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

اور میں اسے مجبور نہیں کرنا چاہتا۔۔۔ کبھی بھی نہیں۔ ہر انسان ایک سا نہیں ہوتا نور جس طرح میں نے اکانشہ کو اپنی بیٹی مان کر اسے باپ جیسا پیار دیا اس کی ہر ضرورت پوری کی اس طرح کوئی انو کو بھی باپ کا پیار دے گا یہ نہ ہی میں گارنٹی دے سکتا تھا نہ ہی کوئی اور تو پھر کیسے اکانشہ کو دوسری شادی کے لئے راضی کر لیتا۔

اکانشہ انو کی زندگی میں سوتیلے باپ کا سوچ کر ہی کانپ اٹھتی ہے اور اتنے غصے میں آجاتی ہے کہ پھر مجھے چپ ہونا پڑتا ہے۔

رہی بات اس کے نام پر رہنے کی تو گوارا یہ مجھے بھی نہیں تھا مگر وہ انو کا باپ ہے اس حقیقت کو میں جھٹلا نہیں سکتا۔ انو کا باپ ہونے کے ناطے اکانشہ آج بھی اس کے نام پر بیٹھی ہے۔

اور شاید تب تک بیٹھی رہے گی جب تک وہ خود اسے اپنے نام سے آزاد نہ کر دے تاکہ میں اسے دوسری شادی کے لئے فورس نہ کر سکوں اور سب سے بڑی بات وہ آج بھی اس سے محبت کرتی ہے اور اب تو اس سے جڑی ایک بہت نشانی یعنی انو بھی اس کے پاس ہے۔ اس سب کے بعد اکانشہ کے لئے علیحدگی کا مطالبہ کرنا آسان نہیں۔

میں تو اس کے آگے ہار مان گیا ہوں۔ وہ کہتی ہے کہ وہ انو کے سہارے اپنی ساری عمر بیتا لے گی۔ اسے کسی مرد کی ضرورت نہیں۔ اس نے اپنی ساری خواہشیں مار لی ہیں مگر آج بھی اسے نئی زندگی شروع کرتا دیکھنا چاہتا ہوں۔ میں ملا تھا ماہر سے۔"

Posted On Kitab Nagri

ارحم نے اپنی چپی کی وجہ تفصیل سے بتانے کے بعد آخر میں جو کہا اس پہ سوزین چونکی۔

"تم ملے تھے ماہر سے مگر کب۔۔۔؟"

اس نے جلدی سے استفسار کیا۔

"کچھ مہینوں قبل شاید تمہارے ملنے کے بعد۔"

ارحم نے اندازہ لگاتے ہوئے بتایا۔

"کیا بات ہوئی تمہاری اس سے۔؟"

سوزین ایک ہی سانس میں جان لینا چاہتی تھی۔

"کیا کہہ سکتا ہوں میں اس سے۔"

ارحم نے اسے اندازہ لگانے کو کہا۔

"تم نے اس سے طلاق کا مطالبہ کیا۔؟"

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted On Kitab Nagri

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

اس نے صحیح اندازہ لگایا تھا کیونکہ ارحم نے اس کے جواب میں اثبات میں سر ہلایا تھا۔

"مگر ایک مطالبہ اس نے بھی کیا تھا۔وہ اکانشہ کو چھوڑنے سے قبل اس سے ملنا چاہتا تھا۔میں اس کا مطالبہ مان گیا مگر جب میں نے اکانشہ کو اس سے ملنے کے لئے راضی کرنا چاہا تو وہ مجھ سے سخت خفا ہو گئی۔اس کی ناراضگی اور اس کے آنسو میں دیکھ نہیں پایا۔

میں نے ماہر کو اس کا انکار پہنچایا تو تب اس نے میرے ساتھ اپنا رویہ ٹھیک کیا۔اس کے بعد سے میں ماہر سے رابطے کی کوشش نہ کی۔"

یعنی اس کا ماہر سے ملنا بیکار گیا۔ارحم نے اک ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے بتایا۔

"ارحم کیا تم نے ماہر کو انو کے بارے میں بتایا۔؟"

سوزین نے اہم سوال پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

"اکانشہ نے مجھے قسم دے رکھی ہے کہ میں اسے انو کے بارے میں بلکل نہیں بتاؤں گا۔شاید اسے ڈر ہے کہ کہیں وہ انو کو اس سے دور نہ لے جائے۔مگر میں نے سوچا تھا کہ ماہر جب اس سے ملے گا تو خود ہی جان جائے گا کہ اس کا ایک بیٹا بھی ہے مگر اکانشہ نے ملنے سے ہی انکار کر دیا۔

ارحم نے اپنی اک اور مجبوری بتائی۔

"کیا ماہر نے تمہیں بتایا کہ وہ اکانشہ سے سچ میں محبت کرتا ہے۔؟"

اک اور سوال جو سوزین کے دماغ میں اڈا تھا۔

"نہیں۔۔۔اس نے صرف مجھ سے اتنا کہا کہ وہ کوئی بھی قدم اٹھانے سے پہلے ایک بار اکانشہ سے ملنا چاہتا ہے۔شاید وہ یہ اب ڈائریکٹ اکانشہ کو ہی بتانا چاہتا ہو کہ وہ آج بھی اس سے محبت کرتا ہے اور اس کی محبت کوئی دھوکہ نہیں۔"

ارحم نے اپنی سوچ کے مطابق کہا۔

"یقیناً ایسا ہی ہے مگر اکانشہ اپنے ساتھ ٹھیک نہیں کر رہی ارحم اور انجانے میں ماہر کے ساتھ بھی۔

دونوں نے اگر ایک دوسرے کو چھوڑ دیا تو ان کی زندگی میں تکلیف مزید بڑھ جائے گی۔

Posted On Kitab Nagri

ماہر کو لگتا ہے کہ اکانشہ کی محبت نفرت میں بدل چکی ہے وہ اس کی شکل تک دیکھنے کی روادار نہیں۔ وہ اس کی منتظر نہیں جبکہ اکانشہ کو یہ لگتا ہے کہ ماہر اس سے محبت نہیں کرتا اس کا مقصد صرف اسے دھوکہ دینا تھا صرف دوست کا بدلہ پورا کرنا۔

ارحم وہ دونوں اسی انجانے پن میں کتنے برسوں سے تکلیف کاٹ رہے ہیں اور اس سے قبل ماہر اکانشہ کو اپنے نام سے آزاد کرے ہمیں دونوں کی غلط فہمیوں کو دور کر کے انھیں ایک کرنا ہو گا۔"

سوزین نے اک فیصلہ کیا تھا اور اس میں ارحم کو بھی شامل کرنا چاہا۔

"تم ٹھیک کہہ رہی ہو ہمیں کچھ کرنا ہو گا۔"

سوزین کی بات پہ پر سوچ نگاہوں سے اسے دیکھتا ارحم بھی حامی بھرتا سر ہلانے لگا۔

*___________________

"دیکھو نادیہ یہ تو بلکل میرا فارز ہے بلکل میرے فارز کی فوٹو کاپی۔ انعم تم نے دیکھی ہیں نا فارز کے بچپن کی تصاویر۔ ہے نا بلکل اسی کی طرح۔"

شائستہ تو اپنے پوتے کی تصویر دیکھ کر نہال ہی ہو چکی تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

"دیکھی ہیں پھپھو مگر اب ذرا آپ بھی دیکھیں اور وہ بھی غور سے کہ میرا بھانجا صرف اپنے باپ پر ہی نہیں بلکہ ماں پر بھی گیا ہے۔دونوں کا ہی عکس نظر آرہا ہے اس میں بلکہ زیادہ ایزل کا۔"

انعم ایزل سے ملا رہی تھی تو شائستہ فارز سے۔

"ارے بھئی ابھی تو اس نے دنوں کے ساتھ ساتھ شکل بدلنی ہے کچھ دنوں بعد ٹھیک سے پتا چلے گا کہ میرا نواسہ ماں پہ ہے یا باپ پہ۔

ابھی تو بس مجھے اسے جی بھر کر دیکھنے دو جس پہ بھی ہے۔ہے تو پورا چاند کا ٹکڑا۔ماشاءاللہ۔۔اللہ نظر بد سے بچائے۔"

نادیہ نے دونوں کو ہی ٹوکتے ہوئے کہا اور بری نظر سے بچنے کی دعا کی۔

"آمین۔"

انعم اور شائستہ نے بیک وقت آمین کہا۔

"میرا تو قسم سے دل مچل رہا ہے ملنے کو۔جی چاہ رہا ہے اسے تصویر سے ہی باہر نکال لوں۔"

نادیہ محبت ٹپکاتی نظروں سے اپنے نواسے کو دیکھتی بولیں۔

"میرا بھی یہی دل چاہ رہا ہے۔دیکھ دیکھ کر نظریں نہیں بھر رہیں۔دل چاہ رہا ہے نظروں میں سما ہی لوں۔"

شائستہ بھی حسرت سے بولیں۔

Posted On Kitab Nagri

"اور میرا کیا دل چاہ رہا ہے کہ جب اس سے ملوں تو اسے اتنا پیار کروں اتنا پیار اتنااا پیار کروں کہ یہ میرے سامنے ہاتھ جوڑ دے کہ خالہ بس کر دو۔"

انعم مذاقاً بولی تو نادیہ اور شائستہ مسکرا دیں اور جہاں یہ دونوں مسکرا رہی تھیں وہیں چند قدموں کی دوری پہ کھڑے اعجاز حسرت سے اس موبائل کو دیکھ رہے تھے جس میں ان کے نواسے کی تصویر تھی۔

ان کا بھی دل مچل رہا تھا کہ وہ بھی اپنی لاڈلی بیٹی کی اولاد کو دیکھیں۔دیکھیں تو سہی کہ کیسا ہے ان کا نواسہ۔آنکھیں ترس رہی تھیں مگر وہ زبان سے کہہ نہیں سکتے تھے مجھے بھی دکھاؤ۔

وہ اپنا دل مارتے ہوئے باہر کی اوڑھ بڑھ گئے مگر ان کے دل کی بات پڑھتی انعم موبائل لئے ان کے پیچھے چلی آئی۔

"بابا۔۔۔"

اس نے پکارا تو دروازے کے قریب پہنچے اعجاز رکے۔

"کہاں جا رہے ہیں آپ۔؟"

اس نے پوچھا۔

"کہیں نہیں بس یہیں لان میں۔"

انہوں نے بنا انعم کی طرف دیکھے جواب دیا۔

"اپنے نواسے کو نہیں دیکھیں گے کیا۔؟"

Posted On Kitab Nagri

انعم نے مسکراتے ہوئے پوچھا تو اس کے سوال کے جواب میں جواب ہوتے ہوئے بھی اعجاز کی زبان کو قفل لگ گئے۔وہ نہ ہاں کہہ پائے نہ ہی نا اور نہ ہی قدم آگے بڑھا پائے۔

اور جب وہ خاموش سے کتنی ہی دیر وہیں کھڑے رہے تو ان کا جواب سمجھتی انعم نے خود ہی موبائل ان کے آگے کر دیا۔

اعجاز نے موبائل تھاما نہیں تھا مگر نظریں بے چین ہو کر سکرین کی طرف لپکی تھیں۔سکرین پہ روشن چہرہ جب ان آنکھوں کو بھی روشن کر گیا تو پھر وہ چاہ کر بھی نظریں ہٹا نہ پائے۔

وہ سرخ و سفید اور گداز گڈا ان کا دل اپنی طرف کھینچ کر لے گیا۔وہ ننھا سا گڈا اتنا پیارا تھا کہ بے ساختہ اعجاز کے لبوں سے ماشاءاللہ نکلا اور تینوں خواتین کو خوشگوار حیرت میں مبتلا کر گیا۔

اور پھر اعجاز کو خود بھی پتا نہ چلا کہ کب ان کے ہاتھوں نے موبائل کو تھام کر اپنی آنکھوں کے قریب کر لیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"میری چھوٹی سی ایزل۔"

انھوں نے نمی بھری آنکھوں سے اس کو دیکھتے ہوئے اپنے انگلیوں کی پوروں کو اس کے چہرے پہ پھیرنا شروع کر دیا۔

"دیکھا پھپھو میں نے کہا تھا نا کہ میرا بھانجا بلکل اپنی ماں پہ گیا ہے۔۔۔آپ مان ہی نہیں رہی تھیں دیکھیں اب تو بابا نے بھی کہہ دیا۔"

Posted On Kitab Nagri

انعم چہک کر بولی جبکہ اس کے بولنے سے ایک دم سے اعجاز ہوش کی دنیا میں واپس لوٹے۔انھیں اپنے آس پاس سے اتنا بے خبر ہو جانے پہ خود ہی پہ حیرت ہوئی۔انہوں نے اس گڈے سے نظریں چراتے ہوئے جلدی سے موبائل واپس انعم کو تھمایا تو انعم کو اپنے بولنے پہ ایک دم سے پچھتاوا ہوا۔

کاش وہ چپ ہی رہتی تو کم از کم باپ کی نواسے کے لئے محبت تو دیکھ پاتی۔وہ اسے موبائل تھما کر جانے لگے تو انعم نے ان کا ہاتھ پکڑ کے روکا۔

"اب بھی نہیں جائیں گے کیا ملنے اپنی چھوٹی سی ایزل سے۔"

انعم نے مرجھائے لہجے میں پوچھا تو اعجاز نے خاموشی سے آنکھوں میں آئی نمی کو صاف کیا۔

"میرا ہاتھ چھوڑو انعم بیٹا۔"

انہوں نے بنا انعم کی طرف دیکھے کہا۔

"میں آپ کا ہاتھ چھوڑ دوں گی بابا اگر جو آپ اپنی ننھی ایزل کا ہاتھ تھامنے کی حامی بھر لیں گے۔"

انعم نے ہاتھ اور بھی مضبوطی سے پکڑ لیا۔

نادیہ اور شائستہ نے امید بھری نگاہوں سے ان کی طرف دیکھا کہ شاید اب مان جائیں۔

"ضدمت کرو بچے۔"

انہوں نے اب کے پیار سے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"میں بھی یہی کہوں گی بابا ضد مت کریں اور مان جائیں نا۔ قسم سے میرا بہت دل چاہ رہا ہے اپنے بھانجے کے پاس جانے کا اور اسے جی بھر کے پیار کرنے کا۔ ہمیشہ اس گھر میں ہم ہی آپ دونوں کی لاڈلیاں رہی ہیں مگر اب فائنلی کوئی ایسا آیا ہے جو میرا اور ایزل کا لاڈلا ہو گا۔ مجھے اپنے لاڈلے سے ملنا ہے بابا پلیز ملوانے لے چلیں۔"

انعم کا لہجہ ایسا تھا جیسے ابھی رو دے گی جبکہ اعجاز کے لئے اپنی آنکھوں کی نمی پہ قابو پانا اب مشکل ہو گیا تھا۔

"پلیز مان جائیں انکل۔"

اس سے قبل انعم دوبارہ سے کہتی اک جانی پہچانی مردانہ آواز قریب سے اٹھی۔ اعجاز اور انعم کے ساتھ نادیہ اور شائستہ نے بھی آواز کی سمت دیکھا تو دروازے پہ التمش کھڑا تھا۔

التمش سب سن چکا تھا اور دیکھ بھی چکا تھا۔ دیکھ چکا تھا بار بار اعجاز کا اپنی نم آنکھوں کو پونچھنا۔ ان کا ترستی نگاہوں سے اپنے نواسے کو دیکھنا مگر پھر بھی ملنے سے انکار کرنا۔

"التمش تم۔"

اعجاز اپنے آپ کو کمپوز کرتے بولے۔

"وہاں کیوں کھڑے ہو اندر آؤ نا؟"

اعجاز نے اس کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے اسے اندر آنے کا کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"میں یہاں اس لئے کھڑا ہوں انکل کیونکہ میں خود کو اندر آنے کے قابل نہیں سمجھتا۔آج میں آپ سے جو بھی کہوں گا یہیں کھڑے ہو کر کہوں گا کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ اندر آؤں تو آپ دھکے دے کر مجھے باہر نکالیں۔"

وہ ان کی طرف نادم نگاہوں سے دیکھتا بولا جبکہ اعجاز اور باقی سب التمش کی طرف نا سمجھی بھری نظروں سے دیکھنے لگے کہ وہ بھلا ایسا کیوں کہہ رہا ہے۔

"کیسی باتیں کر رہے ہو۔میں ایسا کیوں کرنے لگا التمش۔"

اعجاز الجھن بھرے تاثرات لئے بولے۔

"آپ ایسا کریں گے انکل یا شاید اس سے بھی کہیں زیادہ برا کریں گے میرے ساتھ اور آپ کو کرنا بھی چاہیے۔"

وہ ابھی بھی کھل کر نہیں بتا پا رہا تھا۔

"تمہاری باتیں میری سمجھ میں نہیں آ رہیں التمش بیٹا۔"

وہ ہنوز وہی تاثرات لئے کھڑے تھے مگر پھر چلتے ہوئے خود ہی اس کے پاس آ کھڑے ہوئے کیونکہ وہ تو آ نہیں رہا تھا اور اتنے فاصلے سے بات کرنا اعجاز کو کھل رہا تھا۔

"میں آپ کو سمجھاتا ہوں انکل مگر جب آپ سمجھ گئے تو مجھے التمش بیٹا کہنا چھوڑ دیں گے۔"

پھر سے پہیلی۔

Posted On Kitab Nagri

"یہ عجیب سی باتیں کیوں کر رہے ہو التمش، جو بات ہے صاف اور آسان لفظوں میں کہو۔"

انعم جو ساتھ ہی کھڑی تھی اسے صاف صاف بات کرنے کا بولی۔

"میں آپ سے ایک سوال کرنا چاہتا ہوں انعم۔"

"کیسا سوال۔؟"

وہ اب کے انعم کی طرف متوجہ ہوا تو انعم نے پوچھا۔

"میں جانتا ہوں آپ آنٹی اور تائی ماں فارز بھائی کو معاف کر چکے ہیں لیکن سوال یہ ہے کہ اگر ان کی جگہ کوئی اور ایسا کرتا تو کیا آپ اسے معاف کر پاتے۔؟"

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri
Fb/Pg/Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

بیک وقت ڈر اور جھجک کے ساتھ اس نے انعم سے پوچھا۔

"یہ کیسا سوال ہے التمش اور اس وقت یہ سوال پوچھنے کا کیا مقصد ہے۔؟"

انعم کو اس کا سوال پسند نہیں آیا تھا۔ پہلی بات تو یہ کہ وہ نہیں چاہتے تھے کہ کبھی ایزل کے ساتھ ایسا ہوا اور اگر ہو ہی گیا تھا تو آغا فارز کی جگہ وہ کسی باہر والے کو کیوں فرض کرتے۔

"مقصد ابھی کھل کر سامنے آجائے گا انعم بس ابھی آپ مجھے یہ بتائیں کہ کیا فارز بھائی کی جگہ کوئی اور ہوتا تو کیا آپ سب اسے معاف کر دیتے۔؟"

التمش نے اپنا سوال دوبارہ دوہرایا۔ انعم نے چند لمحے باری باری سب کی طرف دیکھا اور پھر بولی۔

"ہم نے فارز کو اسی لئے معاف کیا ہے کیونکہ ایزل انھیں معاف کر چکی ہے۔ وہ ان سے محبت کرتی ہے اور وہ ایزل سے۔ دونوں ایک ساتھ بہت خوش ہے اس کے بعد ہم خفا نہیں رہ سکتے تھے ہاں اگر فارز کی جگہ کوئی اور ہوتا تو نہ ہی کبھی ایزل اسے معاف کرتی نہ ہی ہم۔"

انعم کے جواب سے التمش کے دل پہ زور آور گھونسا بجا۔ تو یعنی ایزل اسے کبھی معاف نہیں کرے گی اور نہ ہی یہ سب۔ اندازہ تو اسے پہلے ہی تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"اور انکل آپ۔۔۔آپ سے تو میں یہ سوال نہیں پوچھوں گا کیونکہ آپ تو فارز بھائی کو بھی معاف نہیں کر پائے کسی اور کو کیا کرتے۔"

ہاں وہ ان سے یہ سوال نہیں پوچھنا چاہتا تھا ان سے اس کا سوال کچھ اور تھا۔

"میں اسے کبھی معاف کروں گا بھی نہیں۔"

اعجاز سفاکیت سے بولے تو ان کے لفظوں سے سب سے زیادہ تکلیف شائستہ کو پہنچی تھی۔

"آپ سے میرا کچھ اور سوال ہے انکل کہ آپ نے فارز بھائی کو تین تھپڑ مارے۔وہ تین تھپڑ بھی اس لئے مارے کیونکہ وہ آپ کے بھانجے تھے۔"

التمش کو وہ تین تھپڑ نہیں بھولتے تھے کیونکہ درحقیقت وہ آغا فارز کے نہیں بلکہ اس کے چہرے پہ پڑے تھے۔

"پر اگر ان کی جگہ کوئی اور ہوتا تو آپ کیا کرتے انکل۔؟"

وہ یہ نہ کہہ پایا کہ اگر ان کی جگہ میں ہوتا تو آپ کیا کرتے۔

"تم یہ سب سوالات کیوں کر رہے ہو۔میرا جواب یہ ہے کہ میں اس بارے میں کوئی بات نہیں کرنا چاہتا۔"

اعجاز اس موضوع میں شامل ہو کر نئے سرے سے اذیت نہیں سہنا چاہتے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

"نہیں۔۔۔آپ کا جواب ہر گز یہ نہیں ہے۔مجھے سچا جواب چاہیے۔۔بتائیں نا انکل اگر فارز بھائی کی جگہ کوئی اور ہوتا تو آپ کیا کرتے اس کے ساتھ۔؟"

التمش جواب جانے بغیر چپ نہیں ہونے والا تھا۔

"انکل بتائیں نا کہ آپ۔۔۔۔۔میں اس کو جان سے مار دیتا۔۔۔"

التمش نے پھر سے پوچھا مگر ابھی سوال مکمل بھی نہیں کر پایا تھا کہ اعجاز کا بسیلے لہجے سے بھرا جواب سامنے آگیا۔ان کا جواب سن کر کتنی ہی دیر تو اسے چپ ہی لگ گئی۔

اور اسی چپ کے ساتھ وہ میکانکی انداز میں ان کے قدموں میں بیٹھتا چلا گیا۔گھٹنوں کے بل ان کے پیروں میں بیٹھتا وہ سریوں جھکا گیا گویا خود کو پھانسی کے پھندے کے لئے تیار کر چکا ہو۔

اس سے قبل اعجاز یا باقی سب متعجب سے کھڑے اس سے اس طرح قدموں میں بیٹھنے کا سبب پوچھتے وہ بول اٹھا۔

"تو پھر مار دیجئے مجھے جان سے انکل۔"

جھکے سر اور جھکی نظریں لئے وہ اپنے اندر پوری ہمت مجتمع کرتا بولا تو اپنی ہی آواز کسی گہری کھائی سے آتی معلوم ہوئی۔

اس کی مری مری سی آواز بامشکل ہی سہی مگر سب کی سماعتوں سے ٹکرائی مگر اس کے لفظوں پہ سب ہی الجھ کر رہ گئے۔

Posted On Kitab Nagri

پہلے تو الجھے پھر ٹھٹکے اور پھر گویا سکتے میں ہی چلے گئے۔یہ وہ کیا کہہ رہا تھا۔۔۔کیوں کہہ رہا تھا۔۔نادیہ اور شائستہ بے اختیار اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئیں۔

"یہ کیا پاگل پن ہے۔جان لے لوں مگر کیوں۔۔۔کس لئے۔؟"

اعجاز اب کے شدید زچ ہوئے تھے اس سے۔پہلے تو اس کے عجیب سوالات اور اب یہ حرکت۔

"کچھ پوچھ رہا ہوں تم سے جواب دو۔کیوں لینے لگا میں تمہاری جان۔"

اب کے اعجاز نے سختی سے پوچھا۔التمش نے درد سے آنکھیں میچ کر کھولیں اور اک ٹھنڈی آہ بھرتا دھڑکتے دل ساتھ بولا۔

"کیونکہ میں ہی ہوں وہ انسان جس نے آپ کی بیٹی کی زندگی خراب کی۔فارز بھائی بے قصور ہیں۔ان کو ڈرگ پلا کر اس جال میں پھنسایا گیا تھا اور ایسا کرنے والا کوئی اور نہیں بلکہ میں تھا۔"

اور اس کی بات مکمل ہوتے ہی سب کو یوں لگا جیسے آن ہی آن پورا آسمان ان کے سروں پہ آ گرا ہو۔یہ حیرت نہیں تھی یہ قطعی حیرت نہیں تھی یہ حیرت سے بھی کہیں گنا اوپر کی چیز تھی۔

اس وقت جو انھیں پہنچا وہ دھچکا بھی نہیں تھا بلکہ یہ تو صدمے سے بھی کہیں زیادہ تھا۔اس کے الفاظ تھے یا جان لیوا ہتھیار جو وہاں کھڑے ایک ایک وجود کے سینے کے ساتھ ساتھ مکمل جسم میں کھب کر رہ گئے۔

Posted On Kitab Nagri

آغا فارز بے قصور ہیں۔انھیں اس گھناؤنے جال میں پھنسایا گیا تھا۔اصل گنہگار وہ نہیں بلکہ التمش ہے۔وہ التمش جو اس وقت ان کے قدموں میں شرم سے بھرا وجود لئے بیٹھا ہے۔

یہ حقیقت آشکار ہوتے ہی اعجاز کے تو دل و دماغ کی دنیا مکمل ہل کر رہ گئ تھی۔

اعجاز کی صورت پہ جو تاثرات تھے وہ نا قابل بیان تھے۔انہوں نے التمش کو دیکھا اور بے ساختہ لڑکھڑا کر ایک قدم پیچھے ہوئے اور جلدی سے دروازے کا سہارا لیا ورنہ اپنا آپ سنبھال نہ پاتے اور لڑکھڑا کر فرش پہ جا گرتے۔

وہ تو نہ گرے مگر شائستہ جو کھڑی ہوئی تھیں بے اختیار لہرا کر گرنے کے انداز میں صوفے پہ جا بیٹھیں کہ اتنے مہینوں سے وہ اپنے بیٹے کو قصوروار ٹھہراتی رہیں۔اس سے موڑ بیٹھیں۔اسے گھر سے نکال دیا۔

مگر آج ان پہ بھی بیک وقت یہ حقیقت آشکار ہوئی تھی کہ ان کے بیٹے نے تو ان کی تربیت کو دو کوڑی کا کیا ہی نہ تھا۔ان کا بیٹا تو آج بھی اسی مقام پہ کھڑا ہے جہاں وہ نظریں اٹھا کر اسے فخر سے دیکھ سکتی تھیں۔

نادیہ ہکا بکا بے یقینی بھرے تاثرات لئے کھڑی تھیں جبکہ پھٹی آنکھیں لئے حیرت سے کھلے منہ پہ ہاتھ رکھے انعم ساکت ہو چکی تھی۔

)میں ہی ہوں وہ انسان جس نے آپ کی بیٹی کی زندگی خراب کی۔(

ایک نہیں دو نہیں بلکہ بار بار یہ جملہ ان چاروں کی سماعتوں میں زہر جیسی گونج بن کے گھلتا جا رہا تھا۔دائیں بائیں دونوں اطراف سے یہ الفاظ ان سب کی سماعتوں سے ٹکراتے جا رہے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

)فارز بھائی بے قصور ہیں(

یوں تو یہ ایک مختصر جملہ تھا مگر یہ مختصر جملہ ان چاروں کی نظروں میں کس قدر بڑا تھا یہ کوئی ان سے پوچھتا تھا۔

جس کو وہ اتنے مہینوں سے قصوروار کہتے آئے در حقیقت وہ قصوروار تھا ہی نہیں۔۔یہ کوئی چھوٹی بات نہ تھی یہ بہت بڑی بات تھی۔

اور آج مختصر جملوں میں التمش نے انہیں اتنی بڑی حقیقت بتادی تھی کہ جسے سن کر سب کو چپ لگ چکی تھی۔

آنکھیں کھل چکی تھیں اور منہ الفاظ نہ ملنے پہ بند ہو چکے تھے۔وہ سب گونگے بن چکے تھے انکشاف ہی ایسا تھا جو ان سے ان کی گویائی ہی چھین گیا۔ہاں مگر سماعتیں ابھی بھی کام کر رہی تھیں۔سماعتیں ابھی تک ان ہی لفظوں سے آگے نہیں بڑھ پارہی تھیں جو التمش نے ادا کیے تھے اور وہ الفاظ تھے۔

)میں ہی ہوں وہ انسان جس نے آپ کی بیٹی کی زندگی خراب کی۔فارز بھائی بے قصور ہیں(

Posted On Kitab Nagri

جاری ہے

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595